مجموعۂ رسائل

ردِّ مرزائیت

مجدّدِ برحق امام احمد رضا خان بریلوی
قدس سرہ العزیز

ادارۂ تصنیفاتِ امام احمد رضا کراچی

مجموعہ رسائل

ردِّ مرزائیت

السُّوءُ والعِقاب، قہرُالدّیان
الجُراز الدّیانی المُبین

امام احمد رضا قادری بریلوی
قدس سرہ العزیز

ادارۂ تصنیفات امام احمد رضا
اخوند مسجد کھارادر کراچی

سلسلہ اشاعت ۱۸

مجموعہ رسائل —— السوء والعقاب ۔ قہر الدیان ۔
المبین الجراز الدیانی

تصنیف —— امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ
تقدیم —— محمد عبد الحکیم شرف قادری
تخریج —— مولانا اظہار اللہ ہزاروی
کتابت —— مولانا شاہ محمد چشتی سیالوی
زیرِ نگرانی —— مفتی محمد عبد القیوم قادری ہزاروی
پروف ریڈنگ —— اراکین شعبہ تصنیف و تالیف
جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

فہرست

تقدیم

ادارۂ تصنیفاتِ امام احمد رضا جناب ریاست علی قادری ڈائریکٹر ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی کا بیحد ممنون و شکر گذار ہے جنہوں نے مجموعہ رسائل (ردّ مرزائیت) مؤلفہ امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سترہٗ شائع کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ بقول سیّد صاحب در اصل شکریہ کے مستحق جناب حضرت مفتی عبد القیوم ہزاروی مدظلہٗ مہتمم دار العلوم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور ہیں جن کی مساعی جمیلہ سے پیش نظر کتاب منظر عام پہ آئی۔

اللہ تعالیٰ ان دونوں حضرات کی کوششوں اور بے لوث خدمات کو منظور و مقبول فرمائے۔ آمین!

ادارۂ تصنیفاتِ امام احمد رضا کراچی

میدانِ طباعت و اشاعت میں اب تک گراں قدر خدمات انجام دے چکا ہے اور صمیمِ قلب سے کوشاں ہے کہ امام احمد رضا کی تصانیف کو منظر عام پر لانے میں دوسرے اداروں کے شانہ بشانہ چل کر اس نیک مقصد میں بھرپور حصہ لے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں توفیق بخشے کہ ہم آئندہ بھی اسی جذبہ کے تحت امام احمد رضا کی تصانیف کو منظر عام پہ لاتے رہیں۔

ادارہ تصنیفات امام احمد رضا کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

امام احمد رضا بریلوی ——— اور ردِّ مرزائیت

دو نقطوں کو ملانے کے لیے متعدد خطوط کھینچے جاسکتے ہیں، لیکن ان میں سے خطِ مستقیم صرف ایک ہوگا جو سب کے درمیان ہوگا، اس میں نہ تو کجی ہوگی اور نہ ہی نشیب و فراز ہوگا۔ اسی طرح اسلام کا نام لینے والے تو بہت سے فرقے ہیں، لیکن مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ (جس طریقے پر میں ہوں اور میرے صحابہ، فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا مصداق اور سلف صالحین کی راہ پر چلنے والے صرف اہلِ سنت وجماعت ہیں۔ دوسرے فرقے اعتقادی اعتبار سے راہِ راست پر قائم نہ رہ سکے اور گمراہی ان کا مقدر ہوگئی اور بہت سے تو ایسے ہیں جو حدِ کفر تک پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ایمان کی سلامتی اور خاتمہ بالخیر عطا فرمائے۔

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ (متوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) چودھویں صدی کے وہ عظیم عالم اور دنیائے اسلام کے نامور مفتی ہیں، جنہوں نے اپنی تمام زندگی عقائدِ اسلامیہ کا پہرہ دیتے ہوئے گزاری۔ ان کا قلم اس دور کے تمام اعتقادی فتنوں کا محاسبہ کرتا نظر آتا ہے۔ اسلامی حرمت کے پیشِ نظر کسی کو خاطر میں نہ لاتے تھے، ان کے بے لاگ فتووں اور غیرتِ ایمانی میں ڈوبی ہوئی تنقیدوں کو بعض طبقے شدت سے تعبیر کرتے ہیں، لیکن انصاف پسند حضرات جب معاملے کی گہرائی تک پہنچتے ہیں، تو انہیں ان کے فیصلوں پر صاد کرنا پڑتا ہے۔ وہ مرزائیوں اور مرزائی نوازوں میں فرق نہیں کرتے، اور عموماً دونوں کے یکساں احکام بیان کرجاتے ہیں۔

مرزائیوں کا خود ساختہ خدا

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ کفار اور گمراہ فرقے خداوند قدوس و برحق کو نہیں مانتے اور جس خدا کا وہ ذکر کرتے ہیں، وہ ان کا خود ساختہ خدا ہے۔ فرماتے ہیں،

"ایک عام بات یہ ہے کہ کفر کیا ہے؟ اس بات کی تکذیب جو بالقطع والیقین ارشادِ الٰہی عزّوجلّ ہے، اب یہ تکذیب کرنے والا اگر اُسے ارشادِ الٰہی نہیں مانتا، تو ایسے کو خدا سمجھا ہے، جس کا یہ ارشاد نہیں ہے، حالانکہ خدا وہ ہے جس کا یہ ارشاد ہے، تو اس نے خدا کو کہاں جانا؟ اور اگر اس کا ارشاد مان کر تکذیب کرتا ہے تو ایسے کو خدا سمجھا ہے جس کی بات جُھٹلانا روا ہے اور خدا اس سے پاک و وراء و بلند و بالا ہے، تو اس نے خدا کو کب جانا؟ حاصل وہی ہوا اِتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰىهُ (اُس نے اپنی خواہش کو معبود بنالیا ہے) [1]

مرزائیوں کے خود ساختہ خدا کے کیا اوصاف ہیں، اس عنوان کے تحت فرماتے ہیں؛

"قادیانی ایسے کو خدا کہتا ہے جس نے چار سو جھوٹوں کو اپنا نبی کہا، ان سے جھوٹی پیشین گوئیاں کہلوائیں، جس نے حضرت عیسٰی علیہ السلام (ایسے کو عظیم الشان رسول بنایا، جس کی نبوت پر اصلاً دلیل نہیں، بلکہ اس کی نفیِ نبوت پر دلیل قائم، جو (خاک بدہن ملعوناں) ولدالزنا تھا، جس کی تین دادیاں، نانیاں زناکار کسبیاں، ایسے کو (خدا مانتا ہے)، جس نے ایک بڑھئی کے بیٹے کو محض جھوٹ کہہ دیا کہ ہم نے بن باپ کے بنایا اور اس پر یہ فخر کی ڈینگ ماری کہ یہ ہماری قدرت کی کیسی کھلی نشانی ہے۔

ایسے کو (خدا مانتا ہے جس نے ایک بدچلن عیاش کو اپنا نبی کیا، جس نے ایک یہودی فتنہ گر کو اپنا رسول کرکے بھیجا، جس کے پہلے فتنہ نے دنیا کو تباہ کردیا۔

---

[1] احمد رضا خاں بریلوی، امام، فتاوٰی رضویہ (مطبوعہ شیخ غلام علی لاہور) ج ۱ ص ۴۸،

ایسے کو (خدا مانتا ہے) جو اس (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو ایک بار دنیا میں لاکر دوبارہ لانے سے عاجز ہے۔ وہ جس نے ایک شعبدہ باز کی مسمریزم والی مکروہ حرکات، قابلِ نفرت حرکات جھوٹی بے ثبات کو اپنی آیاتِ بینات بتایا [1]

مرزا کا چاند ایسا بیٹا جس سے بادشاہ برکت حاصل کریں

ایسے کو (خدا مانتا ہے) جس نے اپنا سب پیارا بروزی خاتم النبیین دوبارہ قادیان میں بھیجا، مگر اپنی جھوٹ، فریب، تمسخر، ٹھٹول کی چالوں سے اس کے ساتھ بھی نہ چوکا، اس سے کہہ دیا کہ،

تیری جورو کے اس حمل سے بیٹا ہوگا جو انبیاء کا چاند ہوگا، بادشاہ اس کے کپڑوں سے برکت لیں گے۔ بروزی بے چارہ اس کے دھوکے میں آکر اسے اشتہاروں میں چھاپ بیٹھا، اُسے تو یوں ملک بھر میں جھوٹا بننے کی ذلت و رسوائی اوڑھنے کے لیے یہ جُل دیا اور جھٹ پٹ میں اُلٹی یہ کل پھرا دی، بیٹی بنا دی، بروزی بے چارہ کو اپنی غلط فہمی کا اقرار چھاپنا پڑا اور اب دوسرے پیٹ کا منتظر رہا۔

اب کی یہ مسخرگی کی کہ بیٹا دے کر امید دلائی اور ڈھائی برس کے بچے ہی کا دم نکال دیا۔ نہ نبیوں کا چاند بننے دیا، نہ بادشاہوں کو اس کے کپڑوں سے برکت لینے دی۔ غرض کہ اپنے چہیتے بروزی کا جھوٹا کذاب ہونا خوب اچھالا اور اس پر مزہ یہ کہ عرش پر بیٹھا اس کی تعریفیں گا رہا ہے۔ [2]

کیا محمدی بیگم کا نکاح اللہ تعالیٰ نے کر دیا تھا

مرزائے قادیانی کی جھوٹی نبوت کو محمدی بیگم کی وجہ سے سخت دھکا لگا۔ بقول مرزا غلام احمد قادیانی اسے الہام ہوا کہ اپنی رشتے کی بہن احمدی بیگم کی لڑکی محمدی بیگم کے ساتھ

---

[1] احمد رضا خاں بریلوی، امام، فتاویٰ رضویہ ج ۱، ص ۴۲۷

[2] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

نکاح کا پیغام بھیجو۔ بدقسمتی کہ یہ پیغام رد کردیا گیا۔ مرزا صاحب نے دھمکیاں دیں کہ اگر اس کا نکاح دوسری جگہ کردیا گیا، تو اڑھائی سال میں اس کا باپ مرجائے گا اور تین سال میں اس کا شوہر ہلاک ہوجائے گا یا اس کے برعکس ہوگا۔ اب اس سے آگے امام احمد رضا خاں کا بیان پڑھیے، فرماتے ہیں:

"اب قادیانی کے ساختہ خدا کو اور شرارت سوجھی، چٹ بروزی (مرزا) کو وحی بھیج دی کہ زَوَّجْنَاکَهَا محمدی (بیگم) سے ہم نے تیرا نکاح کردیا۔ اب کیا تھا بروزی جی ایمان لے آئے کہ اب محمدی کہاں جاسکتی ہے، یوں جل دے کر بروزی کے مُنہ سے اسے اپنی منکوحہ چھپوا دیا تاکہ وہ عمر بھر کی ذلت جو ایک چمار بھی گوارا نہ کرے کہ اس کی جورو اور اس کے جیتے جی دوسرے کی بغل میں، یہ مرتے وقت بروزی کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہو اور رہتی دنیا تک بیچارے کی فضیحت و خواری و بے عزتی و کذابی کا ملک میں ڈنکا ہو، ادھر تو عابد و معبود کی یہ دھی بازی ہوئی، اُدھر سلطان محمد آیا اور نہ عابد کی چلنے دی اور نہ معبود کی، بروزی جی کی آسمانی جورو سے بیاہ کر، لے سنبھلے، یہ جا وہ جا، چلتا بنا، ڈھائی تین برس پر موت دینے کا وعدہ تھا، وہ بھی جھوٹا گیا، الٹے بروزی جی زمین کے نیچے چل بسے وغیرہ وغیرہ خرافاتِ ملعونہ۔

یہ ہے قادیانی اور اس کا ساختہ خدا۔ کیا وہ جانتا تھا یا اب اس کے پیرو جانتے ہیں؟ حَاشَ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا یَصِفُوْنَ"[1]

مرزائیوں کے احکام

امام احمد رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں،

قادیانی مرتد، منافق ہیں، مرتد منافق وہ کہ کلمۂ اسلام اب بھی پڑھتا ہے، اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا ہے اور پھر اللہ عزوجل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] احمد رضا خاں بریلوی، امام: فتاویٰ رضویہ، جلد اول، ص ۳، ۴

یا کسی نبی کی توہین کرتا یا ضروریات دین میں کسی شے کا منکر ہے[1] قادیانی کے پیچھے نماز باطل محض ہے[2]
قادیانی کو زکوٰۃ دینا حرام ہے اور اگر ان کو دے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی[3] قادیانی مرتد ہے اس کا ذبیحہ
محض نجس و مردار حرام قطعی ہے[4] مسلمانوں کے بائیکاٹ کے سبب قادیانی کو مظلوم سمجھنے والا
اور اس سے میل جول چھوڑنے کو ظلم و ناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے[5]

۱۳۲۶ھ میں ایک استفتاء آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح مرزائی سے کر دیا ہے، حالانکہ اسے علم ہے کہ تمام علمائے اسلام فتویٰ دے چکے ہیں کہ مرزائی کافر ملحد ہیں۔ اس کے جواب میں امام احمد رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں :

"اگر ثابت ہو کہ وہ (لڑکی کا باپ) مرزائیوں کو مسلمان جانتا ہے، اس بناء پر یہ تقریب کی، تو خود کافر و مرتد ہے۔ علمائے کرام حرمین شریفین نے قادیانی کی نسبت بالاتفاق فرمایا کہ مَنْ شَكَّ فِيْ عَذَابِهٖ وَكُفْرِهٖ فَقَدْ كَفَرَ جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے، وہ بھی کافر۔
اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت و حیات کے سب علاقے اس سے قطع کر دیں۔ بیمار پڑے پوچھنے کو جانا حرام، مر جائے تو اس کے جنازے پر جانا حرام، اسے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا حرام، اس کی قبر پر جانا حرام"[6]

۱۳۳۵ھ میں محمد عبدالواحد خاں مسلم کمیٹی اسلام پورہ نے سوال کیا کہ قادیانیوں سے کس پیرائے میں بحث کی جائے؟ اس کے جواب میں فرماتے ہیں :

---

[1] احمد رضا بریلوی، امام   احکام شریعت (مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی) حصہ اول ص ۱۱۲
[2] ایضاً   " ص ۱۲۸
[3] ایضاً   " ص ۱۳۹
[4] ایضاً   " ص ۱۲۲
[5] ایضاً   " ص ۱۷۷
[6] ایضاً   فتاویٰ رضویہ (مطبوعہ مبارکپور، اعظم گڑھ) ج ۶، ص ۵۱

نسب میں بھاری ذریعہ اس کے رد کا اول اول کلماتِ کفر پر گرفت ہے جو اس کی تصانیف میں برساتی حشرات الارض کی طرح ابلے گھلے پھر رہے ہیں۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہینیں، عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں، ان کی ماں طیبہ طاہرہ پر طعن اور یہ کہنا کہ یہودی کے جو اعتراض عیسیٰ اور ان کی ماں پر ہیں، ان کا جواب نہیں (اس کے علاوہ متعدد گنوائے ہیں)

دوسرا بھاری ذریعہ ان خبیث پیشین گوئیوں کا جھوٹا پڑنا، جن میں بہت چمکتے روشن حرفوں سے لکھنے کے قابل دو واقعے ہیں (۱) لڑکے کی پیدائش کی خبر نشر کی، لیکن لڑکی پیدا ہوئی (۲) محمدی بیگم سے نکاح کی پیش گوئی کی لیکن وہ بھی جھوٹی ہوئی، یہ دونوں واقعے اس سے پہلے بیان ہو چکے ہیں)

غرض اس کے کفر و کذب حد شمار سے باہر ہیں، کہاں تک گنے جائیں اور اس کے ہوا خواہ ان باتوں کو ٹالتے ہیں اور بحث کریں گے، تو کا ہے، میں کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انتقال فرمایا، مع جسم اٹھائے گئے یا صرف رُوح؛ مہدی و عیسیٰ ایک ہیں یا متعدد؛ یہ ان کی عیاری ہوتی ہے۔ ان کفروں کے سامنے ان مباحث کا کیا ذکر؟[1] (ملخصاً)

کیا مرزا مجدد ہو سکتا ہے؟

ڈیرہ غازی خاں سے ۱۳۳۹ھ میں عبد الغفور صاحب نے ایک استفتاء بھیجا کہ ایک مرزائی قادیانی کا سوال ہے کہ ابن ماجہ کی حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر صدی کے بعد مجدد ضرور آئے گا" مرزا صاحب مجدد وقت ہے۔ یہی لاہوری پارٹی کا موقف ہے۔ اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے فرمایا،

مجدد کا کم از کم مسلمان ہونا تو ضروری ہے اور قادیانی کافر و مرتد تھا، ایسا کہ تمام

---

[1] احمد رضا خاں بریلوی، امام؛ فتاویٰ رضویہ ج ۶، ص ۳۲ - ۳۱

علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا کہ مَنْ شَکَّ فِیْ کُفْرِہٖ وَ عَذَابِہٖ فَقَدْ کَفَرَ، جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے، وہ بھی کافر، لیڈر بننے والوں کی ایک ناپاک پارٹی قائم ہوتی ہے جو گاندھی مشرک کو رہبر دین کا امام و پیشوا مانتے ہیں۔ گاندھی پیشوا ہو سکتا ہے نہ مجدد۔[1]

"المعتمد المستند" ۱۳۲۰ھ میں مولانا شاہ فضل رسول بدایونی قدس سرہ کی عقائد میں تصنیف لطیف "المعتقد المنتقد" کی کتابت و طباعت کا سلسلہ جاری تھا، اسی اثناء میں مولانا شاہ وصی احمد محدث سورتی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اس پر حاشیہ لکھنے کی فرمائش کی۔ امام احمد رضا بریلوی نے مختلف مقامات پر قلم برداشتہ عربی حاشیہ تحریر فرمایا، اپنے دور کے مبتدعین نو پیدا فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے مرزائیوں کا بھی ذکر کیا۔ فرماتے ہیں:

اُن میں سے مرزائیہ بھی ہیں، ہم انہیں غلام احمد قادیانی کی نسبت سے غلامیہ کہتے ہیں، وہ اس زمانے میں پیدا ہونے والا دجال ہے۔ اس نے پہلے تو مسیح کے مماثل ہونے کا دعویٰ کیا، بے شک اُس نے سچ کہا، وہ یقیناً مسیح دجال کذاب کا مثیل ہے۔

پھر اُس نے ترقی کی اور وحی کا دعویٰ کر دیا، بخدا یہ بھی سچ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ

"اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے دشمن بنائے انسانوں اور جنوں کے شیطان کہ ان میں سے ایک خفیہ طور پر جھوٹی بات دوسرے پر القاء کرتا ہے دھوکہ دینے کے لئے۔"

—— جہاں تک وحی کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنے اور اپنی کتاب براہینِ غلامیہ (براہینِ احمدیہ) کو کلامِ الٰہی قرار دینے والے کا تعلق ہے، تو یہ بھی ابلیس کا القاء ہے کہ مجھ سے حاصل کر اور اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دے۔

---

[1] احمد رضا خاں، بریلوی، امام: فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۸۱

پھر اس نے نبوت و رسالت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور کہا اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ نازل کیا ہے،

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ بِالْقَادِیَانِ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ

بے شک ہم نے اسے قادیان میں نازل کیا اور وہ حق کے ساتھ نازل ہوا

وہ کہتا ہے میں ہی وہ احمد ہوں جس کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی اور اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر فرمایا،

مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ

وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا کہ تو اس آیت کا مصداق ہے

هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ۔

پھر اس نے اپنے نفسِ خبیث کو بہت سے انبیاء و مرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم سے افضل قرار دینا شروع کیا، خصوصاً کلمۃ اللہ، روح اللہ اور رسول اللہ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اپنے آپ کو افضل قرار دیا، وہ کہتا ہے ؎

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو — اس سے بہتر غلام احمد ہے

اور جب اس پر اعتراض کیا گیا کہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مماثلت کا دعویٰ کرتے ہو تو وہ روشن معجزات کہاں ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام لائے تھے، مثلاً مردوں کو زندہ کرنا، مادرزاد نابینا اور برص کے مریض کو شفایاب کرنا اور مٹی کا پرندہ بنانا اور اس میں پھونک مارنا اور اس کا حکمِ خداوندی سے اُڑ جانا۔ تو اس نے جواب دیا کہ عیسیٰ علیہ السلام یہ سب کچھ مسمریزم اور شعبدہ بازی کے زور سے کیا کرتے تھے اور اگر میں اس کو ناپسند نہ کرتا، تو میں بھی ایسے کام کر دکھاتا۔"

اس کے چند مزید کفریات کا ذکر کر کے آخر میں فرماتے ہیں،

اُس کے علاوہ اس کے بہت سے ملعون کفر ہیں، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کے اور دیگر تمام دجالوں کے شر سے محفوظ فرمائے۔"[1]

حُسام الحرمین ۱۳۲۴ھ میں امام احمد رضا بریلوی نے ایک استفتاء مدینہ طیبہ اور مکۂ معظمہ کے علماء اہل سنت کی خدمت میں بھجوایا جس میں چند عبارات کے بارے میں سوال تھا کہ یہ کفریہ ہیں یا نہیں اور ان کے قائل پر بحکم شریعت کفر کا حکم ہے یا نہیں؟ ان میں سرفہرست مرزائیوں کا ذکر تھا۔[2] اس استفتاء کے جواب میں حرمین شریفین کے علماء نے بالاتفاق مرزائیوں اور مرزائی نوازوں کی تکفیر کی۔

اس کے علاوہ امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ نے عقیدۂ ختمِ نبوت اور ردِّ مرزائیت میں مستقل رسائل بھی قلم بند فرمائے۔

جزاء اللہ عدوّہٗ اس تصنیف لطیف کا تعارف خود حضرت مصنف قدس سرہٗ کی زبانی سنیے، فرماتے ہیں،

"اللہ و رسول نے مطلقاً نفیٔ نبوتِ تازہ فرمائی۔ شریعتِ جدیدہ وغیرہا کی کوئی قید کہیں نہ لگائی اور صراحۃً خاتم بمعنی آخر بتایا، متواتر حدیثوں میں اس کا بیان آیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے اب تک تمام امتِ مرحومہ نے اس معنیٰ ظاہر و متبادر و عموم و استغراقِ حقیقی تام پر اجماع کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، تمام انبیاء کے خاتم ہیں اور اسی بناء پر سلفاً و خلفاً ائمہ مذاہب نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعیٔ نبوت کو کافر کہا، کتبِ احادیث و تفسیر و عقائد و فقہ ان کے بیانوں سے گونج رہی ہیں۔

---

[1] احمد رضا خاں بریلوی، امام: المعتمد المستند بناء نجاۃ الابد (مکتبہ حامدیہ، لاہور) ص ۹-۲۳۷

ٹ: اس حاشیہ کا صحیح نام یہی ہے، کتابت کی غلطی سے "المستند المعتمد" چھپ گیا ہے ۱۲، قادری

[2] احمد رضا بریلوی، امام: حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین (مکتبہ نبویہ، لاہور) ص ۷-۱۵

فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اپنی کتاب "جَزَاءُ اللّٰہِ عَدُوَّہٗ بِاِبَائِہٖ خَتْمَ النُّبُوَّۃ"

۱۳۱۷ھ (دشمنِ خدا کے ختم نبوت کا انکار کرنے پر خدائی جزاء) میں اس مطلب ایمانی پر صحاح وسنن ومسانید ومعاجیم وجوامع سے ایک سو بیس حدیثیں اور تکفیرِ منکر پر ارشاداتِ ائمہ وعلمائے قدیم وحدیث وکتب عقائد واصول فقہ وحدیث سے تیس نصوص ذکر کیے، وللہ الحمد[1]

اَلْمُبِیْنُ خَتْمَ النَّبِیِّیْنَ ۱۳۲۶ھ میں بہار شریف سے مولانا ابو الطاہر نبی بخش نے ایک استفتاء بھیجا، جس میں دریافت کیا گیا کہ بعض لوگ "خاتم النبیین" میں الف لام عہد خارجی قرار دیتے ہیں (یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعض انبیاء کے خاتم ہیں) اور بعض اسے استغراقی قرار دیتے ہیں (اب مطلب یہ ہوگا کہ آپ تمام انبیاء کے خاتم ہیں) ان میں سے کس کا قول صحیح ہے؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں ایک مختصر رسالہ تحریر فرمادیا، فرماتے ہیں:

"جو شخص لفظ خاتم النبیین میں النبیین کو اپنے عموم واستغراق پر نہ مانے بلکہ اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے، اس کی بات مجنون کی بک یا سرسامی کی بہک ہے، اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ اس نے نص قرآنی کو جھٹلایا، جس کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص"[2]

پھر خاتم النبیین میں تاویل کی راہ کھولنے والوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں،

"آج کل قادیانی بک رہا ہے کہ خاتم النبیین سے ختم شریعت جدیدہ مراد ہے۔ اگر حضور کے بعد کوئی نبی اسی شریعت مطہرہ کا مروّج اور تابع ہوکر آئے کچھ حرج نہیں اور وہ خبیث اپنی نبوت جمانا چاہتا ہے"[3]

---

[1] احمد رضا بریلوی، امام: فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۵۹

[2] ایضاً، " " ص ۵۸

[3] ایضاً، " " ص ۵۸

قہرُالدّیان علیٰ مرتدٍ بقادیان یہ رسالہ بھی امام احمد رضا بریلوی کے رشحاتِ قلم سے ہے، اس میں ختم نبوت کے منکر، کلمۃ اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن، جھوٹے مسیح مرزائے قادیانی کے شیطانی الہاموں کا رد کر کے عظمتِ اسلام کو اجاگر کیا ہے۔

اَلسُّوءُ وَالعِقَابُ ۱۳۲۰ھ میں امرتسر سے مولانا محمد عبد الغنی نے ایک استفتا بھیجا۔ سوال یہ تھا کہ ایک مسلمان نے ایک مسلمہ عورت سے نکاح کیا؟ عرصہ تک باہمی معاشرت رہی، پھر مرد، مرزائی ہو گیا، تو کیا اس کی منکوحہ اس کی زوجیت سے نکل گئی ہے؟ ساتھ ہی امرتسر کے متعدد علماء کے جوابات منسلک تھے۔

امام احمد رضا خاں بریلوی نے اس کے جواب میں ایک رسالہ اَلسُّوءُ وَالعِقَابُ عَلَی المَسِیحِ الکَذَّابِ" (جھوٹے مسیح پر عذاب وعقاب) قلمبند فرمایا جس میں دس وجہ سے مرزائے قادیانی کا کفر بیان کر کے فتاویٰ ظہیریہ، طریقۂ محمدیہ، حدیقہ ندیہ، برجندی شرح نقایہ اور فتاویٰ ہندیہ (عالمگیری) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں،

"یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہٖ مرتدین کے احکام ہیں"

پھر سوال کا جواب ان الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں،

"شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے۔ اب اگر بے اسلام لائے، اپنے اس قول ومذہب سے بغیر توبہ کیے یا بعد اسلام وتوبہ بغیر نکاح جدید کیے، اس سے قربت کرے، زنائے محض ہو اور جو اولاد ہو، یقیناً ولد الزنا ہو، یہ احکام سب ظاہر اور تمام کتب میں دائر وسائر ہیں"[1]

اَلجُرازُ الدَّیّانی یہ رسالہ امام احمد رضا بریلوی کی آخری تصنیف ہے۔ پیلی بھیت سے شاہ میر خاں قادری نے ۳ محرم ۱۳۴۰ھ کو ایک استفتا بھیجا؟

---

[1] احمد رضا خاں بریلوی، امام: السوء والعقاب (مسلم بک ڈپو ہاؤس، لاہور) ص ۲۱

جس کے جواب میں آپ نے یہ رسالہ اَلْجُرَازُ الدَّیَّانِی عَلَی الْمُرْتَدِّ الْقَادِیَانِی (قادیانی مرتد پر خدائی شمشیرِ بُرّاں) سپردِ قلم فرمایا۔ ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ کو آپ کا وصال ہوگیا۔

سائل نے ایک آیت اور ایک حدیث پیش کی تھی، جس سے قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر استدلال کرتے ہیں اور پوچھا تھا کہ اس استدلال کا جواب کیا ہے؟

امام احمد رضا بریلوی نے پہلے اعتراض کا جواب دینے سے پہلے سات فائدے بیان کیے، جن میں واضح کیا کہ مرزائی، حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کا مسئلہ کیوں اٹھاتے ہیں؟ دراصل مرزا کے ظاہر و باہر کفریات پر پردہ ڈالنے کے لیے ایک ایسے مسئلے میں الجھتے ہیں جس میں اختلاف آسان ہے پھر بھی یہ مسئلہ ان کے لیے مفید نہیں۔ پھر سات وجہ سے بتایا کہ یہ آیت قادیانیوں کی دلیل نہیں بن سکتی اور حدیث کو دلیل بنانے کے دو جواب دیئے۔

آپ کے صاحبزادے حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ نے ۱۳۱۵ھ میں ایک سوال کے جواب میں ایک کتاب "الصارم الربانی" تصنیف فرمائی جس میں مسئلۂ حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کو تفصیل سے بیان کیا اور مرزا کے مثیلِ مسیح ہونے کا زبردست رد کیا۔

امام احمد رضا خاں بریلوی اس کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں،

اُس ادعائے کاذب (مرزا کے مثلِ مسیح ہونے) کی نسبت سہارنپور سے سوال آیا تھا جس کا ایک مبسوط جواب ولدِ اعز فاضلِ نوجوان مولوی حامد رضا خاں محمد حفظہ اللہ نے لکھا اور بنام تاریخی "الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی" مسمّٰی کیا۔ یہ رسالہ حامیٔ سنن، ماحیٔ فتن، ندوہ شکن، ندوی افگن قاضی عبد الوحید صاحب حنفی فردوسی صینت عن الفتن نے اپنے رسالہ مبارکہ تحفۂ حنفیہ میں کہ عظیم آباد (پٹنہ) سے ماہوار شائع ہوتا ہے، طبع فرما دیا۔

بحمد اللہ اس شہر میں مرزا کا فتنہ نہ آیا اور اللہ عزوجل قادر ہے کہ کبھی نہ لائے۔"[1]

---

[1] ... بریلوی ... السوء والعقاب ... ص ۵-۶

مرزائے قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے قصرِ ختمِ نبوت میں نقب لگانے کی کوشش کی۔

علمائے اسلام نے حق کو واضح کیا اور اس کی کوششوں کو ناکام بنا دیا۔ امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ نے جو استفتاء حرمین شریفین کے علماء کے سامنے پیش کیا تھا، اس میں مرزا کے خرافات کے ساتھ ساتھ اس قسم کی عبارات کا بھی تذکرہ تھا۔

"سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں، مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں، پھر مقامِ مدح میں وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے؟"[1]

اسی طرح یہ عبارت،

"بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"[2]

علمائے عرب نے ان عبارات کی بناء پر بھی کفر کا فتویٰ صادر کیا۔ یہ فتاویٰ حسام الحرمین میں چھپ چکے ہیں۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ امام احمد رضا بریلوی ختمِ نبوت کو کس قدر اہمیت دیتے تھے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ یہ اجماعی اور قطعی عقیدہ اس قدر اہم اور نازک ہے کہ اس سلسلے میں کسی رعایت کی گنجائش نہیں ہے۔

صدرِ پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے کراچی کے

بے بنیاد الزام

ہوائی اڈے پر کہا،

لہ اس جگہ تقدم یا تاخر زمانی کے بالذات فضیلت ہونے کی نفی ہے، لیکن آئندہ عبارت میں کہا گیا ہے کہ مقامِ مدح میں وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ فرمانا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ اس میں نہ صرف بالذات بلکہ بالعرض فضیلت ہونے کی بھی نفی کر دی۔

[1] محمد قاسم نانوتوی، تحذیر الناس (کتب خانہ امدادیہ دیوبند) ص ۳

[2] ایضاً ،، ،، ،، ،، ص ۲۴

"آج کل کسی کو بدنام کرنا ہو تو اس پر قادیانی ہونے کا لیبل لگا دیا جاتا ہے۔ یہ بالعموم اس وقت کیا جاتا ہے جب موردِ الزام کے خلاف کوئی مواد دستیاب نہیں ہوتا۔"[1]

بالکل یہی حال مخالفین اہلِ سنت کا ہے، انہیں امام احمد رضا خاں بریلوی کو بدنام کرنے کے لیے مواد دستیاب نہیں ہوتا، تو یہاں تک کہنے سے بھی باز نہیں آتے۔

"مرزا غلام قادر بیگ جو انہیں (امام احمد رضا بریلوی کو) پڑھایا کرتے تھے۔ نبوت کے جھوٹے دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی کے بھائی تھے۔"[2]

شیخ عطیہ محمد سالم نے اس جھوٹی بنیاد پر ایک اور عمارت کھڑی کرنے کی کوشش کی کہ وہ کہتے ہیں؛

"ان پر یہ بات صادق آتی ہے کہ انگریزی استعمار کی خدمت کرنے میں قادیانی اور بریلوی دونوں بھائی ہیں۔"[3]

گزشتہ صفحات میں امام احمد رضا خاں بریلوی کے فتاویٰ کی ایک جھلک پیش کی جا چکی ہے جو مرزائے قادیانی سے متعلق ہیں، ان کے باوجود ایسے گھناؤنے الزام لگانے والوں کے بارے میں یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ انہیں امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کے لیے مواد دستیاب نہیں ہے، ورنہ جھوٹے الزامات کا سہارا ہرگز نہ لیتے۔

اس سلسلے میں چند امور قابلِ توجہ ہیں؛

امام احمد رضا بریلوی نے چند ابتدائی کتابیں (میزان، منشعب وغیرہ) مرزا غلام قادر بیگ سے پڑھی تھیں، جبکہ ظہیر یہ تاثر دے رہے ہیں کہ وہی ان کے اُستاد تھے۔

---

[1] روزنامہ جنگ، لاہور، شمارہ ۱۱ مئی ۱۹۸۴ء

[2] احسان الٰہی ظہیر، البریلویۃ (مطبوعہ لاہور) ص ۲۰-۱۹

[3] ایضاً، 〃 〃 〃 ص ۴

مرزائے قادیانی کا بھائی مرزا غلام اور بیگ، دنیا نگر کا معزول تھانیدار تھا۔[1] جو پچپن برس کی عمر میں ۱۸۸۳ء میں فوت ہوا۔[2] جبکہ امام احمد رضا بریلوی کے استاد مرزا غلام قادر بیگ رحمۃ اللہ تعالیٰ پہلے بریلی میں رہے، پھر کلکتہ چلے گئے اور بریلی سے بذریعہ استفتاء رابطہ رکھتے رہے۔

ملک العلماء مولانا ظفر الدین بہاری فرماتے ہیں،

"میں نے جناب مرزا صاحب مرحوم و مغفور (مرزا غلام قادر بیگ) کو دیکھا تھا گورا چٹا رنگ عمر تقریباً اسی سال، داڑھی، سر کے بال ایک ایک کر کے سفید، عمامہ باندھے رہتے تھے۔ جب کبھی اعلیٰ حضرت کے پاس تشریف لاتے، اعلیٰ حضرت بہت ہی عزت و تکریم کے ساتھ پیش آتے۔ ایک زمانہ میں جناب مرزا صاحب کا قیام کلکتہ، امرتلا لین میں تھا، وہاں سے اکثر سوالات جواب طلب بھیجا کرتے۔ فتاویٰ میں اکثر استفتاء ان کے ہیں۔ انہیں کے ایک سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت نے رسالہ مبارکہ "تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین" تحریر فرمایا ہے۔"[3]

فتاویٰ رضویہ مطبوعہ مبارک پور انڈیا جلد سوم کے ص ۸ پر ایک استفتاء ہے جو مرزا غلام قادر بیگ کا ۲۱ رجمادی الآخرہ ۱۳۱۴ھ کا بھیجا ہوا ہے۔

ان تفصیلات کے مطابق معمولی سوجھ بوجھ والا آدمی بھی اس نتیجے پر پہنچ سکتا ہے کہ مرزائے قادیانی کا بڑا بھائی اور امام احمد رضا بریلوی کے استاد قطعاً دو الگ الگ شخصیتیں ہیں۔ وہ قادیان کا معزول تھانیدار، یہ مدرس ٹاپ مولوی، وہ پچپن سال کی عمر میں مر گیا۔ یہ اسی سال کی عمر میں حیات تھے۔ وہ ۱۳۰۰ھ/۱۸۸۳ء میں فوت ہوا، یہ ۱۳۱۴ھ/۱۸۹۷ء میں حیات تھے، کیونکہ عادۃً ایسا تو نہیں ہو سکتا کہ وہ ۱۸۸۳ء میں چل بسے ہوں اور وفات کے چودہ سال بعد ۱۸۹۷ء میں کلکتہ سے بریلی استفتاء بھیج دیا ہو۔

---

[1] ابو القاسم رفیق دلاوری: رئیس قادیان (مجلس ختم نبوت، ملتان) ج ا ص ۱۱

[2] ایضاً: ص ۱۴

[3] محمد ظفر الدین بہاری، ملک العلماء: حیات اعلیٰ حضرت (مکتبہ رضویہ کراچی) ج ا ص ۳۲

بھائی مرزا حبیب قادری سے ہیں،

"یہ افترائے محض ہے، مرزا غلام قادر بیگ بریلوی قطعاً دوسری شخصیت ہیں، میں تفصیلی جواب ارسالِ خدمت کروں گا، اطمینان فرمائیے۔" [1]

تشکر پیشِ نظر نایاب رسالہ "الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی" حضرت اقدس مولانا تقدس علی خان مدظلہ، شیخ الجامعہ، جامعہ راشدیہ پیر جوگوٹھ (سندھ) کی عنایت سے دستیاب ہوا۔ ۱۹۸۲ء میں جب آپ عرس اعلیٰ حضرت کے موقع پر بریلی شریف تشریف لے گئے تو محض یہ رسالہ حاصل کرنے کے لیے بریلی سے پیلی بھیت گئے اور واپسی پر لاہور یہ رسالہ عنایت فرماتے گئے۔

مولانا اظہار اللہ ہزاروی سلمہٗ (ریسرچ سکالر) نے اس رسالہ پر تخریج کا کام کیا ہے۔ آیات و احادیث اور دیگر عبارات کے حوالوں کی نشان دہی کی ہے۔

۱۵ر شعبان المعظم ۱۴۰۴ھ
۱۷ر مئی ۱۹۸۴ء

محمد عبدالحکیم شرف قادری
جامعہ نظامیہ رضویہ،
لوہاری منڈی لاہور، پاکستان

---

[1] مکتوب بنام راقم؛ تحریر ۱۳ر مئی ۱۹۸۳ء

نوٹ، افسوس کہ ۲۳ر نومبر ۱۹۸۳ء کو پروفیسر قادری صاحب ایک ایکسیڈنٹ میں جاں بحق ہوگئے، اس لیے انہیں تفصیلاً لکھنے کا موقع نہ مل سکا۔ ۱۲ شرف قادری

السوء والعقاب على المسيح الكذاب

۱۳۲۰ھ

جھوٹے مسیح پر وبال اور عذاب

السوء والعقاب علی المسیح الکذّاب

۱۳۲۰ھ

مسئلہ : از امرتسر کٹرہ گربا سنگھ کوچہ ٹنڈاشاہ، مرسلہ جناب مولانا مولوی محمد عبدالغنی صاحب واعظ

۲۱ ربیع الاول شریف ۱۳۲۰ھ

باسمہٖ سبحٰنہٗ :

مستفتی نے ظاہر کیا کہ ایک شخص نے درانحالیکہ مسلمان تھا، ایک مسلمہ سے نکاح کیا، زوجین ایک عرصہ تک باہم معاشرت کرتے رہے، اولاد بھی ہوئی، اب کسی قدر عرصہ سے شخص مذکور مرزا قادیانی کے مریدوں میں منسلک ہوکر صبغ عقائدِ کفریۂ مرزائیہ سے مصطبغ ہوکر علٰی رؤس الاشہاد ضروریاتِ دین سے انکار کرتا رہتا ہے، سو مطلوب عن الاظہار یہ ہے کہ شخصِ مذکور شرعًا مرتد ہوچکا اور اس کی منکوحہ اس کی زوجیت سے علیحدہ ہوچکی اور منکوحۂ مذکورہ کا کل مہر معجل مؤجل مرتد مذکور کے ذمہ ہے، اولاد صغار اپنے والد مرتد کی ولایت سے نکل چکی یا نہ؟ بیّنوا توجروا۔

خلاصۂ جواباتِ امرتسر

(۱) شخص مذکور بباعث آنکہ ہم عقیدہ مرزا کا ہے جو باتفاق علمائے دین کافر ہے، مرتد ہوچکا، منکوحہ زوجیت علیحدہ ہوچکی، کل مہر بذمہ مرتد واجب الادا ہوچکا، مرتد کو اپنی اولادِ صغار پر ولایت نہیں۔ ابو محمد زبیر غلام رسول الحنفی القاسمی عفی عنہ

(۲) شک نہیں کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو رسول اللہ، نبی اللہ کہتا ہے اور اس کے مرید اس کو نبی مرسل جانتے ہیں اور دعوٰی نبوّت کا بعد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے بالاجماع کفر ہے، جب اس طائفے کا ارتداد ثابت ہوا، پس مسلمہ ایسے شخص کے نکاح سے خارج ہوتی ہے، عورت کو مہر ملنا ضروری ہے اور اولاد کی ولایت بھی ماں کا حق

ہے۔ عبدالجبار بن عبداللہ الغزنوی

(۳) لاشک فی ارتداد من نسب المسمریزم الذی هو من اقسام السحر الی الانبیاء علیهم السلام و اهان روح الله عیسی بن مریم علیهما السلام و ادعی النبوة و غیرها من الکفریات کالمرزا فنکاح المسلمة لاشک فی فسخه لکن لها المهر و الاولاد الصغار

ابوالحسن غلام مصطفیٰ عفی عنہ

(۴) شک نہیں کہ مرزا کے معتقدات کا معتقد مرتد ہے، نکاح منفسخ ہوا، اولاد عورت کو دی جائیگی، عورت کامل مہر لے سکتی ہے۔ ابو محمد یوسف غلام محی الدین عفی عنہ

(۵) آنچہ علمائے کرام از عرب و ہند و پنجاب در تکفیر مرزا قادیانی و معتقدانِ وے فتویٰ دادہ اند، ثابت و صحیح ست، قادیانی خود را نبی و مرسلِ یزدانی قرار مے دہد و توہین و تحقیرِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام و انکارِ معجزات شیوۂ وے ست کہ از تحریراتش پُر ظاہر است (نقل عباراتِ ازالہ کہ از رسائلِ مرزا ست) احقر عباد اللہ العلی واعظ محمد عبدالغنی

(۶) احقر العباد خدا بخش امام مسجد شیخ خیرالدین۔

(۷) شک نہیں کہ مرزا قادیانی مدعی نبوت و رسالت ہے (نقل عبارات کثیرہ ازالہ وغیرہا تحریراتِ مرزا) پس ایسا شخص کافر تو کیا میرا وجدان یہی کہتا ہے کہ اس کو خدا پر بھی ایمان نہیں۔ ابوالوفا ثناء اللہ کفاہ اللہ، مصنف تفسیر ثنائی امرتسری۔

(۸) قادیانی کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو ضروریاتِ دین سے انکار ہے نیز دعویٰ رسالت کا بھی چنانچہ (ایک غلطی کا ازالہ) میں اس نے صراحۃً لکھا ہے کہ میں رسول ہوں، لہٰذا غلام احمد اور اس کے معتقدین بھی کافر بلکہ اکفر ہوئے، مرتد کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے، اولادِ صغار والد کے حق سے نکل جاتی ہے۔ پس مرزائی مرتد سے اولاد لے لینی چاہیے اور مہر معجل اور مؤجل لے کر عورت کو اس سے علیحدہ کرنا چاہیے۔ ابوتراب محمد عبدالحق امرتسر بازار صابونیاں

(۹) مرزائی مرتد ہیں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے منکر معجزات کو مسمریزم تحریر کیا ہے، مرزا کافر ہے، مرزا سے جو دوست ہو یا اس کے دوست سے دوست، وہ بھی کافر مرتد ہے صاحبزادہ صاحب سید ظہور الحسن قادری فاضلی سجادہ نشین حضرات سادات جیلانی، بٹالہ شریف۔

(۱۰) آنحضرت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے بعد نبوت و رسالت کا دعوےٰ اور ضروریات دین کا انکار بے شک کفر و ارتداد ہے، ایسے شخص پر قادیانی ہو یا غیر، مرتدوں کے احکام جاری ہوں گے۔ نور احمد عفی عنہ

از جناب مولانا مولوی محمد عبدالغنی صاحب امرتسری بامِ سامی حضرت عالمِ اہلِ سنّت دام ظلّہم العالی

بخدمت شریف جناب فیض مآب قامع فساد و بدعات دافعِ جہالت و ضلالات مفخر العلماء الحنفیہ قاطعِ اصول الفرقۃ الضالۃ النجدیہ مولانا مولوی محمد احمد رضا خاں صاحب متّعنا اللہ بعلمہ

تحفۂ تحیات و تسلیماتِ مسنونہ رسانیدہ مکشوف ضمیر مہر انجلاء آنکہ چوں دریں بلاد از مدّتِ مدیدہ بہ ظہورِ دجّال کذّاب قادیانی فتور و فساد برخاستہ است بموجب حکم آزادگی بہ ہیچ صورتے درجنگ علماء آں دہرےسے راہزنِ دینِ اسلام نمی آید۔ اکنوں ایں واقعہ درخانۂ یک شخصِ حنفی شد کہ زنے مسلمہ در عقدِ شخصے بودہ، آں مرد مرزائی گردید۔ زنِ مذکورہ از وے ایں کفریات شنیدہ، گریز نمودہ بخانۂ پدر رسید لہٰذا برائے آں و برائے سدِّ آئندہ و تنبیہِ مرزائیان فتویٰ مُذا طبع کردہ آئید۔ امید کہ آنحضرت ہم بمہر و دستخط شریف خود مزیّن فرمائید کہ باعثِ افتخار باشد، سفیر از ندوہ کدام مولوی غلام محمد ہوشیار پوری وارد امرتسر از مدّتِ دو ماہ شدہ است، فتوائے ہذا نزد وے فرستادم، مشار الیہ دستخط نمود و گفت اگر دریں فتوے دستخط کنم، ندوہ از من بیزار شود، خاکش بدہن ازیں جہت مردمانِ بلدہ را البسیار بدظنی درحقِ ندوہ مے شود۔ زیادہ چہ نوشتہ آید جزاکم اللہ عن الاسلام والمسلمین۔

الملتمس: بندۂ کثیر المعاصی واعظ محمد عبدالغنی از امرتسر کٹرہ کربا سنگھ کوچہ ٹنڈا شاہ

الجواب

الحمد للہ وحدہ و الصلوٰۃ و السلام علیٰ من لا نبی بعدہ وعلیٰ

الہ وصحبہ المکرمین عندہ رب انی اعوذ بک من ھمزات الشیٰطین

واعوذ بک رب ان یحضرون ہ

اللہ عزوجل دینِ حق پر استقامت عطا فرمائے اور ہر ضلال و وبال و نکال سے بچائے، قادیانی مرزا کا اپنے آپ کو مسیح و مثلِ مسیح کہنا تو شہرۂ آفاق ہے اور بحکم آنکہ ؏

عیب مے جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو

فقیر کو بھی اس دعوٰے سے اتفاق ہے، مرزا کے مسیح و مثلِ مسیح ہونے میں اصلاً شک نہیں مگر لا واللہ نہ مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوٰۃ اللہ بلکہ مسیح دجال علیہ اللعن والنکال پہلے اس ادّعائے کاذب کی نسبت سہارنپور سے سوال آیا تھا جس کا ایک مبسوط جواب ولدِ اعز فاضلِ نوجوان مولوی حامد رضا خاں محمد حفظہ اللہ تعالےٰ نے لکھا اور بنام تاریخی " الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی " مسمّٰی کیا۔ یہ رسالہ حامیٔ سنن ماحیٔ فتن ندوہ شکن ندوی فگن مکرمنا قاضی عبدالوحید صاحب حنفی فردوسی، عیبن عن الفتن، نے اپنے رسالہ مبارکہ تحفۂ حنفیہ میں کہ عظیم آباد سے ماہوار شائع ہوتا ہے، طبع فرمادیا۔ بحمد اللہ تعالےٰ اس شہر میں مرزا کا فتنہ نہ آیا اور اللہ عزّوجل قادر ہے کہ کبھی نہ لائے، اس کی تحریرات یہاں نہیں ملتیں، مجیب ہفتم نے جو اقوالِ ملعونہ اس کی کتابوں سے بہ نشانِ صفحات نقل کئے، مثیلِ مسیح ہونے کے ادّعا کو شناعت و نجاست میں ان سے کچھ نسبت نہیں، ان میں صاف صاف انکارِ ضروریاتِ دین اور بوجوہ کثیرہ کفر و ارتدادِ مبین ہے، فقیر ان میں سے بعض کی اجمالی تفصیل کرے گا۔

کفرِ اوّل : مرزا کا ایک رسالہ ہے جس کا نام " ایک غلطی کا ازالہ " ہے، اس کے صفحہ ۶۷۳ پر لکھتا ہے " میں احمد ہوں جو آیت مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد " میں مراد ہے۔ آیۂ کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا مسیح ربانی

عیسیٰ بن مریم روح اللہ علیہما الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ عزّ وجلّ نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے، توریت کی تصدیق کرتا اور اس رسول کی خوشخبری سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لانے والا ہے جس کا نام احمد ہے، صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔ ازالہ کے قولِ ملعون مذکور میں صراحۃً اِدّعا ہوا کہ وہ رسولِ پاک جن کی جلوہ افروزی کا مژدہ حضرتِ مسیح لائے معاذ اللہ مرزا قادیانی ہے۔

کفرِ دوم: "توضیحِ مرام" میں لکھتا ہے[1] کہ میں محدِّث ہوں اور محدّث بھی ایک معنیٰ سے نبی ہوتا ہے۔

ع لا الٰہ الا اللہ لقد کذب عدو اللہ ایہا المسلمون، سیّد المحدثین امیر المؤمنین عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں کہ انہی کے واسطے حدیث محدثین آئی، انہی کے صدقے میں ہم نے اس پر اطلاع پائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا قد کان فیما مضی قبلکم من الامم اناس محدثون فان یکن فی امتی منہم احد فانہ عمر بن الخطاب" اگلی امتوں میں کچھ لوگ محدث ہوتے تھے یعنی فراستِ صادقہ والہامِ حق والے، اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہوگا تو وہ ضرور عمر ہے، رضی اللہ تعالےٰ عنہ" رواہ احمد و بخاری عن ابی ہریرۃ و احمد و مسلم و الترمذی[2] والنسائی عن ام المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ فاروقِ اعظم نے نبوت کے کوئی معنے نہ پائے صرف ارشاد آیا لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب" اگر میرے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو ضرور عمر ہوتا" رواہ[3] احمد والترمذی و الحاکم عن عقبۃ بن عامر و الطبرانی فی الکبیر عن عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالی عنہما۔ مگر پنجاب کا محدث حادث کہ حقیقۃً نہ محدث ہے نہ محدث، یہ ضرور ایک معنے پر نبی ہو گیا الا لعنۃ اللہ علی الکذبین و العیاذ باللہ رب العلمین۔

[1] مرزا غلام احمد قادیانی توضیح المرام مطبع ریاض الہند، امرتسر، ص ۱۶

[2] ابو عیسیٰ ترمذی ترمذی شریف مطبع امین کمپنی، دہلی ج ۲ ص ۲۱۰

[3] امام حاکم مستدرک دارالفکر بیروت ج ۳ ص ۸۵ و امام ترمذی ترمذی شریف مطبع امین کمپنی دہلی ج ۲ ص ۲۰۹

کفرِ سوم : "دافع البلاء"[1] میں لکھتا ہے "سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"

کفرِ چہارم : مجیبِ نجیب نے نقل کیا۔ و نیز "سگوید کہ خدا نے تعالیٰ نے براہینِ احمدیہ میں اس عاجز کا نام اُمّتی بھی رکھا ہے اور نبی بھی۔" اِن اقوالِ خبیثہ میں قرآن کلامِ الٰہی کے معنی میں صریح تحریف کی کہ معاذ اللہ آیۂ کریمہ میں یہ شخص مراد ہے نہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ثانیاً : نبی اللہ و رسول اللہ و کلمۃ اللہ عیسٰے روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر افترا کیا کہ وہ اس کی بشارت دینے کو اپنا تشریف لانا بیان فرماتے تھے۔

ثالثاً : اللہ عزّ وجلّ پر افترا کیا کہ اس نے عیسٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس شخص کی بشارت دینے کے لئے بھیجا اور اللہ عزّ وجل فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ؕ[2] "بے شک جو لوگ اللہ عزّ وجلّ پر بہتان اٹھاتے ہیں، فلاح نہ پائیں گے" اور فرماتا ہے اِنَّمَا یَفْتَرِی الْكَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ ؕ[3] "ایسے افترا وہ باندھتے ہیں جو بے ایمان کافر ہیں۔"

رابعاً : اپنی گھڑی ہوئی کتاب براہینِ غلامیہ کو اللہ عزّ وجل کا کلام ٹھہرایا کہ خدائے تعالیٰ نے براہینِ احمدیہ میں یوں فرمایا ہے اور اللہ عزّ وجل فرماتا ہے فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ یَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَیْدِیْهِمْ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِیَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ فَوَیْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَیْدِیْهِمْ وَ وَیْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا یَكْسِبُوْنَ ؕ[4] "خرابی ہے ان کے لئے جو اپنے ہاتھوں کتاب لکھیں پھر کہہ دیں یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اس کے بدلے کچھ ذلیل قیمت حاصل کریں، سو خرابی ہے ان کے لئے ان کے لکھے ہاتھوں سے

---

[1] مرزا غلام احمد قادیانی دافع البلاء، ضیاء الاسلام، قادیان ص ۳۶ [2] النحل ۱۱۶
[3] النحل ۱۰۵ [4] البقرہ ۷۹

ور خرابی ہے ان کے لئے اس کمائی سے۔"

ان سب سے قطع نظر اِن کلماتِ ملعونہ میں صراحۃً اپنے لئے نبوت و رسالت کا ادّعائے قبیحہ ہے اور وہ باجماعِ قطعی کفرِ صریح ہے۔ فقیر نے رسالہ "جزی اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ" خاص اسی مسئلے میں لکھا اور اس میں آیتِ قرآنِ عظیم اور ایک سو دس حدیثوں اور تیس نصّوں کو جلوہ دیا اور ثابت کیا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانہ میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً قطعاً محال و باطل جاننا فرض اجل و جزء ایقان ہے۔ ولٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ نصِّ قطعی قرآن ہے، اس کا منکر نہ منکر بلکہ شک کرنیوالا، نہ شاک کہ ادنٰی ضعیف احتمال خفیف سے توہم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران ہے نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس عقیدۂ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہونے میں شک و تردد کو راہ دے، وہ بھی کافر ہیں، الکفر جلی الکفران ہے

قولِ دوم و سوم میں شاید وہ یا اس کے اذناب آجکل کے بعض شیاطین سے سیکھ کر تاویل کی آڑ لیں کہ یہاں نبی و رسول سے معنٰے لغوی مراد لیں یعنی خبردار با خبر دہندہ اور فرستادہ. مگر یہ محض ہوس ہے۔

اوّلاً صریح لفظ میں تاویل نہیں سنی جاتی. فتاوٰے خلاصہ و فصولِ عمادیہ و جامع الفصولین و فتاوٰے ہندیہ وغیرہا میں ہے:

واللفظ للعمادی قال قال انا رسول اللہ؛ وقال بالفارسیۃ

من پیغمبرم میرید بہ من پیغام مے برم یکفر[1]

"یعنی اگر کوئی اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے یا کہے میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ لے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا ایلچی ہوں، کافر ہو جائیگا۔"

---

[1] فتاوٰے عالمگیری نورانی کتب خانہ، پشاور ج ۲ ص ۲۶۳

امام قاضی عیاض کتاب الشفاء فی تعریف حقوق المصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں فرماتے ہیں:-

قال احمد بن سلیمان صاحب سحنون رحمہما اللہ تعالٰی فی رجل قیل لہ لا وحق رسول اللہ فقال فعل اللہ برسول اللہ کذا وکذا او ذکر کلاما قبیحا فقیل لہ ما تقول یا عدو اللہ فی حق رسول اللہ فقال لہ اشد من کلامہ الاول ثم قال انما اردت برسول اللہ العقرب فقال ابن ابی سلیمان للذی سألہ اشھد علیہ وانا شریکک یرید فی قتلہ وثواب ذلک قال حبیب بن الربیع لان ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل۔[1]

"یعنی امام احمد بن ابی سلیمان تلمیذ و رفیق امام سحنون رحمہما اللہ تعالٰی سے ایک مرد کی نسبت کسی نے پوچھا کہ اس سے کہا گیا تھا، رسول کے حق کی قسم! اس نے کہا اللہ، رسول اللہ کے ساتھ ایسا ایسا کرے، اور ایک بدکلام ذکر کیا، کہا گیا اے دشمنِ خدا تو رسول اللہ کے بارے میں کیا بکتا ہے؟ تو اس سے بھی سخت تر لفظ بکا، پھر بولا میں نے تو رسول اللہ سے بچھو مراد لیا تھا، امام ابن ابی سلیمان نے مستفتی سے فرمایا تم اس پر گواہ ہو جاؤ اور اسے سزائے موت دلانے اور اس پر ثواب ملے گا اس میں میں تمہارا شریک ہوں یعنی تم حاکمِ شرع کے حضور اس پر شہادت دو اور میں بھی سعی کروں گا کہ ہم تم دونوں بحکمِ حاکم اسے سزائے موت دلانے کا ثواب عظیم پائیں۔ امام حبیب بن ربیع نے فرمایا یہ اس لئے کہ کھلے لفظ میں تاویل کا دعوٰی مسموع نہیں ہوتا۔"

مولانا علی قاری شرح شفاء میں فرماتے ہیں:-

---

[1] قاضی عیاض: شفاء شریف ج ۲ ص ۲۰۹

ثم قال انما اردت برسول الله العقرب فانه ارسل من عند الحق وسلط على الخلق تاویلا للرسالة العرفية بالارادة اللغوية وهو مردود عند القواعد الشرعية ؎۱

"یعنی وہ جو اِس مردک نے کہا کہ میں نے بچھّو مراد لیا، اس طرح اس نے رسالتِ عرفی کو معنئے لغوی کی طرف ڈھالا کہ بچھّو کو بھی خدا ہی نے بھیجا اور خلق پر مسلّط کیا ہے اور ایسی تاویل قواعدِ شرع کے نزدیک مردود ہے۔"

علّامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:۔

هذا حقيقة معنى الارسال وهذا مما لاشك فى معناه وانكاره مكابرة لكنه لا يقبل من قائله ادعاؤه انه مراده لبعده غاية البعد وصرف اللفظ عن ظاهره لا يقبل كما لو قال انت طالق قال اردت محلولة غير مربوطة لا يلتفت لمثله ويعد هذيانا اھ ملتقطا ؎۲

"یعنی یہ لغوی معنٰے جن کی طرف اس نے ڈھالا، ضرور بلاشک حقیقی معنے ہیں اس کا انکار ہٹ دھرمی ہے بایں ہمہ قائل کا ادّعا مقبول نہیں کہ اس نے یہ معنے لغوی مراد لئے تھے اس لئے کہ یہ تاویل نہایت دور از کار ہے اور لفظ کا اس کے معنٰے ظاہر سے پھیرنا مسموع نہیں، جو تا جیسے کوئی اپنی عورت کو کہے تو طالق ہے اور کہے میں نے تو یہ مراد لیا تھا کہ تو کھلی ہوئی ہے بندھی نہیں ہے (کہ لغت میں طالق کشادہ کو کہتے ہیں) تو ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور اسے ہذیان سمجھا جائے گا۔"

؎۱ ملّا علی قاری : شرح شفاء علی ہامش نسیم الریاض

؎۲ شہاب الدین خفاجی : ... مطبوعہ دار فکر بیروت ج ۴ ص ۳۴۳

ثانیاً: وہ بالیقین ان الفاظ کو اپنے لئے مدح وفضل جانتا ہے نہ ایک ایسی عام بات کہ ؎

دندانِ تو جملہ در دہانند   چشمانِ تو زیر ابروانند

کوئی عاقل بلکہ نیم پاگل بھی ایسی بات کو جو ہر انسان ہر بھنگی چمار بلکہ ہر کافر مرتد میں موجود ہو، محلِ مدح میں ذکر نہ کرے گا، نہ اس میں اپنے لئے فضل وشرف جانے گا، بھلا کہیں براہینِ غلامیہ میں یہ بھی لکھا کہ سچا خدا وہی ہے جس نے مرزا کی ناک میں دو نتھنے رکھے، مرزا کے کان میں دو گھونگے بنائے یا خدا نے براہینِ احمدیہ میں لکھا ہے کہ اس عاجز کی ناک ہونٹوں سے اوپر اور بھوؤں کے نیچے ہے کیا ایسی بات لکھنے والا پورا مجنوں پکا پاگل نہ کہلایا جائے گا اور شک نہیں کہ وہ معنئے لغوی یعنی کسی چیز کی خبر رکھنا یا دینا یا بھیجا ہوا ہونا۔ ان مثالوں سے بھی زیادہ عام ہیں، بہت جانوروں کے ناک کان بھویں اصلاً نہیں ہوتیں مگر خدا کے بھیجے ہوئے وہ بھی ہیں۔ اللہ نے انہیں عدم سے وجود، نر کی پیٹھ سے مادہ کے پیٹ سے، دنیا کے میدان میں بھیجا جس طرح اس مردک خبیث نے بچھو کو رسول بمعنئے لغوی بنایا، مولوی معنوی قدس سرہ القوی مثنوی شریف میں فرماتے ہیں ؎

کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ بخواں   مرورا بے کار وبے فعلے مداں
کمتریں کاریش ہر روز است آں   کو سہ لشکر کند ایں رواں
لشکرے ز اصلاب سوئے امہات   بہرِ آں تا در رحم روید نبات
لشکرے ز ارحام سوئے خاکداں   تا ز نر و مادہ پر گردد جہاں
لشکرے از خاکداں سوئے اجل   تا ببیند ہر کسے حسنِ عمل [1]

حق عزوجل فرماتا ہے فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ [2] "ہم نے فرعونیوں پر بھیجے طوفان اور ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈکیں اور

---

[1] مولانا رومی: مثنوی شریف   مطبع انجمن تحقیقاتِ فارسی ایران وپاکستان   دفترِ اول   ص ۳۲۱

[2] الاعراف ۱۳۳

چون" کیا مرزا ایسی ہی رسالت پر فخر رکھتا جسے ٹیری اور مینڈل اور جوں اور لتے اور سور سب کو شامل ملنے گا، ہر جانور بلکہ ہر حجر و شجر بہت علوم سے خبردار ہے اور ایک دوسرے کو خبر دیتا بھی صحاح احادیث سے ثابت، حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی ان کی طرف سے فرماتے ہیں ؎

ما سمیعیم و بصیریم و خوشیم   باشما نامحرماں ما خاشیم

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ[1]

"کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر ان کی تسبیح تمہاری سمجھ میں نہیں آتی"۔

حدیث میں ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

ما من شیء الا یعلم انی رسول اللہ الا کفرۃ الجن والانس

"کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے اللہ کا رسول نہ جانتی ہو سوا کافر جن اور آدمیوں کے"۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن یعلی بن مرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصححہ خاتم الحفاظ[2]

حق سبحانہ تعالےٰ فرماتا ہے:

فَمَكَثَ غَیْرَ بَعِیْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ یَّقِیْنٍ ۝

"کچھ دیر ٹھہر کر ہُدہُد بارگاہِ سلیمانی میں حاضر ہوا اور عرض کی مجھے ایک بات وہ معلوم ہوئی ہے جس پر حضور کو اطلاع نہیں اور میں خدمتِ عالی میں ملکِ سبا سے ایک یقینی خبر لے کر حاضر ہوا ہوں"۔

---

[1] بنی اسرائیل ۴۴

[2] معجم طبرانی بحوالہ جامع صغیر جلال الدین سیوطی مع فیض القدیر مطبوعہ بیروت ج ۵ ص ۴۹۴

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

ما من صباح ولا رواح الا و بقاع الارض ینادی بعضها بعضا یا جارۃ هل مر بك الیوم عبد صالح صلی علیك او ذکر اللہ فان قالت نعم رأت ان لها بذلك فضلا۔

"کوئی صبح اور شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کر نہ کہتے ہوں کہ اے ہمسائے آج تیری طرف کوئی نیک بندہ ہو کر نکلا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکرِ الٰہی کیا ؟ اگر وہ ٹکڑا جواب دیتا ہے کہ ہاں تو پوچھنے والا ٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے مجھ پر فضیلت ہے۔"

رواہ الطبرانی فی الاوسط و ابو نعیم فی الحلیۃ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تو خبر رکھنا، خبر دینا سب کچھ ثابت ہے، کیا مرزا ہر اینٹ پتھر، ہر بت پرست کافر، ہر بیچھ بندر، ہر کتے سور کو بھی اپنی طرح نبی و رسول کہے گا ؟ ہرگز نہیں، تو صاف روشن ہوا کہ معنیٰ لغوی ہرگز مراد نہیں بلکہ یقیناً وہی شرعی و عرفی رسالت و نبوت مقصود اور کفر و ارتداد یقینی قطعی موجود۔

وبعبارۃٍ اُخریٰ، معنے کے چار ہی قسم ہیں لغوی، شرعی، عرفی عام یا خاص۔ یہاں عرفِ عام تو بعینہٖ وہی معنیٰ شرعی ہے جس پر کفر قطعاً حاصل اور ارادہ لغوی کا ادعا یقیناً باطل؛ اب یہی رہا کہ فریب دہی عوام کو یوں کہہ دے کہ میں نے اپنی خاص اصطلاح میں نبی و رسول کے معنے اور رکھے ہیں جن میں مجھے سگ و خوک سے امتیاز بھی ہے اور حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وصفِ نبوت میں اشتراک بھی نہیں مگر حاش للہ! ایسا باطل ادعا اصلاً شرعاً عقلاً عرفاً کسی طرح باد شتر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا، ایک ایسی جگہ لغت و شرع و عرفِ عام

۔۔ طبرانی و حلیۃ الاولیاء لابی نعیم بحوالہ جامع صغیر مع فیض القدیر امام جلال الدین سیوطی مطبوعہ بیروت ج ۵ ص ۴۸۵

سب سے الگ اپنی نئی اصطلاح کا مدعی ہونا قابلِ قبول ہو تو کبھی کسی کافر کی کسی سخت سی سخت بات پر گرفت نہ ہو سکے، کوئی مجرم کسی معظم کی کیسی ہی شدید توہین کرکے مجرم نہ ٹھہر سکے کہ ہر ایک کو اختیار ہے اپنی کسی اصطلاح خاص کا دعوٰے کردے جس میں کفر و توہین کچھ نہ ہو۔ کیا زید کہہ سکتا ہے خدا دو ہیں، جب اس پر اعتراض ہو کہہ دے میری اصطلاح میں ایک کو دو کہتے ہیں، کیا عمرو جنگل میں سور کو بھاگتا دیکھ کر کہہ سکتا ہے وہ قادیانی بھاگا جاتا ہے۔ جب کوئی مرزائی گرفت چاہے کہہ دے، میری مراد وہ نہیں جو آپ سمجھے میری اصطلاح میں ہر بھگوڑے یا جنگلی کو قادیانی کہتے ہیں، اگر کہئے کوئی مناسبت بھی تو جواب دے کہ اصطلاح میں مناسبت شرط نہیں لامشاحۃ فی الاصطلاح اگر سب جگہ منقول ہونا کیا ضرور، لفظ مرتجل بھی ہوتا ہے جس میں معنیٔ اول سے مناسبت اصلا منظور نہیں۔ معہذا قادی بمعنے جلدی کنندہ ہے یا جنگل سے آنے والا، قاموس میں ہے قدت قادیۃ جاء قوم قد اقحموا من البادیۃ والفرس قدیانا اسرع [1] قادیان اس کی جمع اور قادیانی اس کی طرف منسوب یعنی جلدی کرنے والوں یا جنگل سے آنے والوں کا ایک۔ اس مناسبت سے میری اصطلاح میں ہر بھگوڑے جنگلی کا نام قادیانی ہوا۔ کیا زید کی وہ لغو تقریر کسی مسلمان یا عمرو کی یہ توجیہ کسی مرزائی کو مقبول ہو سکتی ہے؟ حاشا وکلّا کوئی عاقل ایسی بناوٹوں کو نہ مانے گا بلکہ اسی پر کیا موقوف اور اصطلاح خاص کا ادعا مسموع ہو جائے تو دین و دنیا کے تمام کارخانے درہم برہم ہوں، عورتیں شوہروں کے پاس سے نکل کر جس سے چاہیں نکاح کرلیں کہ ہم نے تو ایجاب و قبول نہ کیا تھا، اجازت لیتے وقت ہاں کہا تھا، ہماری اصطلاح ہاں بمعنے ہوں یعنی کلمۂ جزر و انکار ہے۔ لوگ ہبہ نامے لکھ کر رجسٹری کراکر جائدادیں چھین لیں کہ ہم نے تو بیع نہ کی تھی، ہبہ لکھا تھا۔ ہماری اصطلاح میں عاریت یا اجارے کو بیچنا کہتے ہیں الی ذٰلک من فسادات لاتحصٰی تو ایسی جھوٹی

---

[1] محمد بن یعقوب، قاموس، مکتبہ مصطفی البابی، مصر ج ۴ ص ۳۷۹

تاویل والا حود اپنے معاملات میں اسے نہ ملنے گا، کیا مسلمان کو زن ومال اللہ ورسول سے زیادہ پیارے ہیں کہ جورو اور جائیداد کے باب میں تاویل نہ سنے اور اللہ ورسول کے معاملے میں ایسی ناپاک بناوٹیں قبول کریں لا الٰہ الا اللہ مسلمان ہرگز ایسے مردود بہانوں پر التفات بھی نہ کریں گے، انہیں اللہ ورسول اپنی جان اور تمام جہان سے زیادہ عزیز ہیں وللہ الحمد جل جلالہ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، خود ان کا رب جل وعلا قرآنِ عظیم میں ایسے بیہودہ عذروں کا دربار جلا چکا ہے، فرماتا ہے قُلْ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ "اُن سے کہہ دو بہلانے نہ بناؤ، بیشک تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد" والعیاذ باللہ تعالٰی رب العالمین ۔

ثالثاً کفر چہارم میں امتی ونبی کا مقابلہ صاف اسی معنی شرعی وعرفی کا تعین کر رہا ہے۔

رابعاً کفر دوم میں تو کسی چھوٹے ادعائے تاویل کی بھی گنجائش نہیں۔ آیت میں قطعاً معنی شرعی ہی مراد ہیں نہ لغوی نہ اس شخص کی کوئی اصطلاح خاص اور اسی کو اس نے اپنے نفس کے لئے مانا تو قطعاً یقیناً بمعنے شرعی ہی اپنے نبی اللہ ورسول اللہ ہونے کا مدعی اور ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کا منکر اور باجماع قطعی جمیع امتِ مرحومہ مرتد وکافر ہوا، سچ فرمایا سچے خدا کے سچے رسول سچے خاتم النبیین محمد مصطفٰے صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے کہ عنقریب میرے بعد آئیں گے ثلثون کذابون کلہم یزعم انہ نبی "تیس دجال کذاب کہ ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی[1]" حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں، اٰمنت اٰمنت صلی اللہ تعالٰی علیک وسلم اسی لئے فقیر نے عرض کیا تھا کہ مرزا ضرور مثیلِ مسیح ہے بمصدق بلکہ مسیح دجّال کا کہ ایسے مدعیوں کو یہ لقب خود بارگاہِ رسالت سے عطا ہوا والعیاذ باللہ رب العالمین ۔

---

[1] امام احمد بن حنبل، مسند امام احمد مطبوعہ بیروت ج ۵ ص ۳۹۶

کفر پنجم: دافع البلاء صلا پر حضرت مسیح علیہ الصلاۃ والسلام سے اپنی برتری کا اظہار کیا ہے [1]

کفر ششم: اسی رسالہ کے ص۲۰ پر لکھا ہے ؎

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو — اس سے بہتر غلام احمد ہے [2]

کفر ہفتم: اشتہار معیار الاخیار میں لکھا ہے" میں بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں" یہ

دعا بھی باجماع قطعی کفر وارتداد یقینی ہیں۔

فقیر نے اپنے فتوے مسمّٰی بہ ردالرفضہ میں شفا شریف امام قاضی عیاض و روضہ امام نووی وارشاد الساری امام قسطلانی وشرح عقائد نسفی، وشرح مقاصد امام تفتازانی و اعلام امام ابن حجر مکی و منح الروض علامہ قاری وطریقہ محمدیہ علامہ برکوی وحدیقہ ندیہ مولیٰ نابلسی وغیرہا کتب کثیرہ کے نصوص سے ثابت کیا ہے کہ باجماع مسلمین کوئی ولی کوئی غوث کوئی صدیق بھی کسی نبی سے افضل نہیں ہوسکتا، جو ایسا کہے قطعاً اجماعاً کافر ملحد ہے۔ ازانجملہ شرح صحیح بخاری شریف میں ہے:۔

النبی افضل من الولی وھو امر مقطوع بہ والقائل

بخلاف کافر کانہ معلوم من الشرع بالضرورۃ۔

" یعنی ہر نبی ہر ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے

خلاف کہنے والا کافر ہے کہ یہ ضروریاتِ دین سے ہے"

کفر ہفتم میں اسے ایک لطیف تاویل کی گنجائش تھی کہ یہ لفظ (نبیوں) بتقدیم نون نہیں بلکہ (بنیوں) بتقدیم با رہے یعنی بھنگی در کنار کہ خود ان کے تو لال گرو کا بھائی ہوں ان سے افضل ہوا ہی چاہوں، میں بنیوں سے بھی افضل ہوا ہوں کہ انہوں نے صرف

---

[1] مرزا قادیانی — دافع البلاء — ضیاء الاسلام قادیان — ص ۳۰

[2] ایضاً

آٹے دال میں ڈنڈی ماری اور یہاں وہ مینھ پھیری کی کہ بیسیوں کا دین ہی اُڑ گیا مگر افسوس کہ دیگر تصریحات نے اِس تاویل کی جگہ نہ رکھی۔

کفر ہشتم : ازالہ صفحہ ۳۰۹ پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کو جن کا ذکر خداوند تعالیٰ نے بطورِ احسان فرماتا ہے، مسمریزم لکھ کر کہتا ہے :

" اگر میں اس قسم کے معجزات کو مکروہ نہ جانتا تو ابنِ مریم سے کم نہ رہتا۔"[1]

یہ کفر متعدد کفروں کا خمیرہ ہے، معجزات کو مسمریزم کہنا ایک کفر کہ اس تقدیر پر وہ معجزہ نہ ہوئے بلکہ معاذ اللہ ایک کسبی کرشمے ٹھہرے، اگلے کافروں نے بھی ایسا ہی کہا تھا حق عزّ وجل فرماتا ہے

اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اذْکُرْ نِعْمَتِیْ عَلَیْکَ وَعَلٰی وَالِدَتِکَ اِذْ اَیَّدْتُّکَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ تُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَھْدِ وَکَھْلًا وَاِذْ عَلَّمْتُکَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَالتَّوْرٰۃَ وَالْاِنْجِیْلَ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ کَھَیْئَۃِ الطَّیْرِ بِاِذْنِیْ فَتَنْفُخُ فِیْھَا فَتَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِیْ وَتُبْرِئُ الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰی بِاِذْنِیْ وَاِذْ کَفَفْتُ بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ عَنْکَ اِذْ جِئْتَھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْھُمْ اِنْ ھٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝[2]

" جب فرمایا اللہ سبحانہٗ نے اے مریم کے بیٹے ! یاد کر میری نعمتیں اپنے اوپر اور اپنی ماں پر جب میں نے پاک روح سے تجھے قوت بخشی، لوگوں سے باتیں کرتا پالنے میں اور پکّی عمر کا ہو کر اور جب میں نے تجھے سکھایا لکھنا اور علم کی پکی باتیں اور

---

[1] مرزا قادیانی : ازالہ اوہام ریاض الہند، امرتسر ص ۱۱۶

[2] المائدہ ۱۱۰

توریت وانجیل اور جب تو بناتا مٹی سے پرند کی شکل میری پروانگی سے پھر تو اس میں پھونکتا
تو وہ پرند ہو جاتی میرے حکم سے اور تو چنگا کرتا مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو
میری اجازت سے اور جب تو قبروں سے جیتا نکالتا مردوں کو میرے اذن سے
اور جب میں نے یہود کو تجھ سے روکا جب تو اُن کے پاس یہ روشن معجزے
لے کر آیا تو اُن میں کے کافر بولے یہ تو نہیں مگر کھلا جادو "

مسمریزم بنایا یا جادو کہا، بات ایک ہی ہوئی یعنی الٰہی معجزے نہیں کسی ڈھکوسلے ہیں۔ ایسے ہی منکروں کے خیال ضلال کو حضرتِ مسیح کلمۃ اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیٰ سیّدہٖ وعلیہ وسلم نے بار بار بتاکید رد فرما دیا تھا۔ اپنے معجزاتِ مذکورہ ارشاد کرنے سے پہلے فرمایا :۔

اَنِّیۡ قَدۡ جِئۡتُکُمۡ بِاٰیَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ اَنِّیۡۤ اَخۡلُقُ لَکُمۡ مِّنَ الطِّیۡنِ
کَہَیۡئَۃِ الطَّیۡرِ الاٰیۃ [1]

" میں تمہارے پاس رب کی طرف سے معجزے لایا کہ میں مٹی سے پرند بناتا اور
پھونک مار کر اُسے جلاتا اور اندھے اور بدن بگڑے کو شفا دیتا اور خدا کے حکم
سے مُردے جلاتا اور جو کچھ گھر سے کھا کر آؤ اور جو کچھ گھر میں اٹھا رکھو وہ سب
تمہیں بتاتا ہوں "

اور اس کے بعد فرمایا اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ [2] " بے شک ان میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان لاؤ۔" پھر مکرّر فرمایا جِئۡتُکُمۡ بِاٰیَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوۡنِ [3] " میں تمہارے رب کے پاس سے معجزہ لایا ہوں تو خدا سے ڈرو اور میرا حکم مانو" مگر جو عیسٰی کے رب کی نہ مانے وہ عیسٰے کی کیوں ماننے لگا، یہاں تو اسے صاف گنجائش ہے کہ اپنی بڑائی سبھی کرتے ہیں ع کس نگوید کہ دوغ من ترش است

---

[1] آل عمران ۴۹ [2] آل عمران ۴۹ [3] آل عمران ۵۰

پھر ان معجزات کو مکروہ جاننا دوسرا کفر ہے کہ کرامت اگر اس بنا پر ہے کہ وہ فی نف
مذموم کام تھے جب تو کفر ظاہر ہے قال اللہ تعالیٰ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى
بَعْضٍ[1] "یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی" اور اسی فضیلت کے بیان میں
ارشاد ہوا وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ[2] "اور ہم نے
عیسٰے بن مریم کو معجزے دیے اور جبریل سے اس کی تائید فرمائی" اور اگر اس بنا پر ہے کہ وہ کا
اگرچہ فضیلت کے تھے مگر میرے منصبِ اعلیٰ کے لائق نہیں تو یہ وہ نبی پر اپنی تفضیل ہے، ہر طرح کفر وارتد
قطعی سے مفر نہیں۔

پھر ان کلماتِ شیطانیہ میں مسیح کلمۃ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدہ وعلیہ وسلم کی تحقیر تیسر
کفر ہے اور ایسی ہی تحقیر اس کلامِ ملعون کفر ششم میں تھی اور سب سے بڑھ کر اس کفرِ نہم میں ہے
کہ ازالہ ص۶ پر حضرتِ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت لکھا، بوجہ مسمریزم کے عمل کرنے کے تنویر
باطن اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجے پر بلکہ قریب ناکام رہے[3] انا للہ وانا الیہ
راجعون ہ الا لعنۃ اللہ علیٰ اعداء انبیاء اللہ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ انبیائہ
وبارک وسلم۔

ہر نبی کی تحقیر مطلقاً کفر قطعی ہے جس کی تفصیل سے شفاء شریف وشروح شفاء و
سیفِ مسلول امام تقی الملۃ والدین سبکی وروضۂ امام نووی و وجیز امام کردری و اعلام امام ابن حجر مکی
وغیرہا تصانیفِ ائمۂ کرام کے دفتر گونج رہے ہیں نہ کہ نبی بھی کون نبی مرسل نہ کہ مرسل بھی کیسا
مرسل اولوالعزم نہ کہ تحقیر بھی کتنی کہ مسمریزم کے سبب نورِ باطن نہ نورِ باطن بلکہ دینی استقامت
نہ دینی استقامت بلکہ نفسِ توحید میں نہ کم درجہ بلکہ ناکام رہے، اس ملعون قول لعن اللہ
قائلہ وقابلہ، اولوالعزمی ورسالت ونبوت درکنار اس عبداللہ وکلمۃ اللہ وروح اللہ

---

[1] البقرہ ۵۳ [2] البقرہ ۵۳
[3] مرزا قادیانی ازالۂ اوہام ص ۱۱۶

علیہ وصلوٰۃ اللہ وسلام وتحیات اللہ کے نفسِ ایمان میں کلام کر دیا، اس کا جواب ہمارے ہاتھ میں کیا ہے سوا اس کے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًاo[1] بیشک جو لوگ ایذار دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو اُن پر اللہ نے لعنت کی دنیا و آخرت میں اور ان کے لئے تیار کر رکھا ہے ذلت کا عذاب۔"

کفر دہم: ازالہ طبع ۶۲۹ پر لکھتا ہے، ایک زمانے میں چار سو نبیوں کی پیش گوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے[2] یہ صراحۃً انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب ہے، عام اقوام کفار لعنہم اللہ کا کفر حضرت عزت عزّ جلالہ نے یونہی تو بیان فرمایا کَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ نِ الْمُرْسَلِیْنَo کَذَّبَتْ عَادُ نِ الْمُرْسَلِیْنَo کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِیْنَo کَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ نِ الْمُرْسَلِیْنَo کَذَّبَ اَصْحٰبُ الْاَیْکَۃِ الْمُرْسَلِیْنَo

ائمۂ کرام فرماتے ہیں جو نبی پر اس کی لائی ہوئی بات میں کذب جائز ہی مانے اگرچہ وقوع نہ جانے، باجماع کفر ہے نہ کہ معاذ اللہ چار سو انبیاء کا اپنے اِخبار بالغیب میں کہ وہ ضرور اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے واقع میں جھوٹا ہو جانا، شفا شریف میں ہے:

من دان بالوحدانیۃ وصحۃ النبوۃ و نبوۃ نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا بہ ادعی فی ذلک المصلحۃ بزعمہ او لم یدعھا فھو کافر باجماع۔[3]

" یعنی جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، نبوت کی حقانیت، ہمارے نبی صلی اللہ

---

[1] الاحزاب ۵۷ [2] مرزا قادیانی: ازالۂ اوہام ص ۶۳۴

[3] قاضی عیاض: شفا شریف ج ۲ ص ۲۶۹ عہ یہ حاشیہ اگلے صفحہ پر دیکھئے ۱۲

علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو بایں ہمہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ان کی باتوں میں کذب جائز مانے، خواہ بزعمِ خود اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے۔"

ظالم نے چار سو کہہ کر گمان کیا کہ اس نے باقی انبیاء کو تکذیب سے بچا لیا حالانکہ یہی آیتیں جو ابھی تلاوت کی گئی ہیں، شہادت دے رہی ہیں کہ اس نے آدم نبی اللہ سے محمد رسول اللہ تک تمام انبیائے کرام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کو کاذب کہہ دیا کہ ایک رسول کی تکذیب تمام مرسلین کی تکذیب ہے۔

دیکھو قومِ نوح و ہود و صالح و لوط و شعیب علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہی ایک نبی کی تکذیب کی تھی مگر قرآن نے فرمایا قومِ نوح نے سب رسولوں کی تکذیب کی، عاد نے کل پیغمبروں کو جھٹلایا، ثمود نے جمیع انبیاء کو کاذب کہا، قومِ لوط نے تمام رسل کو جھوٹا بتایا، ایکہ والوں نے سارے نبیوں کو دروغ گو کہا، یونہی واللہ اس قائل نے نہ صرف چار سو بلکہ جملہ انبیاء و مرسلین کو کذاب مانا فلعن اللہ من کذب احدا من انبیائہ و صلی اللہ تعالیٰ علی انبیائہ و رسلہ و المؤمنین بھم اجمعین وجعلنا منھم وحشرنا فیھم وادخلنا معھم دار النعیم بجاھھم عندہ و برحمتہ بھم و رحمتھم بنا انہ ارحم الراحمین والحمد للہ رب العالمین ہ

طبرانی معجم کبیر میں وبر حنفی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، انی اشھد عدد تراب الدنیا ان مسیلمۃ کذاب "بے شک میں ذرہ ہائے خاک تمام دنیا کی برابر گواہیاں دیتا ہوں کہ مسیلمہ (جس نے زمانہ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) عـــہ بیاسکی پیش بندی ہے کہ یہ کذاب اپنی بڑ میں ہمیشہ پیشگوئیاں ہانکتا رہتا ہے اور بعنایتِ الٰہی وہ آئے دن جھوٹی پڑتی ہیں تو یہاں یہ بتانا چاہتا ہے کہ پیشگوئی غلط پڑنی کچھ شانِ نبوت کے خلاف نہیں معاذ اللہ اگلے انبیاء میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ ۱۲ منہ رضی عنہ

اقدس میں ادّعائے نبوت کیا تھا) کذاب ہے وانا اشھد معک یارسول اللہ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالم پناہ کا یہ ادنیٰ کتا بعدد دانہائے ریگ و ستارہائے آسمان گواہی دیتا ہے اور میرے ساتھ تمام ملائکہ سمٰوات وارض و حاملانِ عرش گواہ ہیں اور خود عرشِ عظیم کا مالک گواہ ہے وکفیٰ باللہ شھیدا کہ ان اقوالِ مذکورہ کا قائل بے باک کافر مرتد کذاب ناپاک ہے، اگر یہ[عہ] اقوال مرزا کی تحریروں میں اسی طرح ہیں تو واللہ واللہ وہ یقیناً کافر اور جو اُس کے ان اقوال یا ان کے امثال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر، ندوۂ مخذولہ اور اس کے اراکین کہ صرف طوطے کی طرح کلمہ گوئی پر مدارِ اسلام رکھتے اور تمام بددینوں گمراہوں کو حق پر جانتے، خدا کو سب سے یکساں راضی مانتے، سب مسلمانوں پر مذہب سے لادعوےٰ دینا لازم کرتے ہیں جیسا کہ ندوہ کی روداد اول و دوم و رسالہ اتفاق وغیرہ میں مصرّح ہے، ان اقوال پر بھی اپنا وہی قاعدۂ ملعونہ مجرد کلمہ گوئی بیچر یّت کا اعلیٰ نمونہ جاری رکھیں، اس کی تکفیر میں چون و چرا کریں تو وہ بھی کافر، وہ اراکین بھی کفار، مرزا کے پیرو اگرچہ ان اقوالِ انجس الابوال کے معتقد نہ بھی ہوں مگر جبکہ صریح کفر کھلے ارتداد دیکھتے سنتے پھر مرزا کو امام و پیشوا و مقبولِ خدا کہتے ہیں، قطعاً یقیناً سب مرتد ہیں سب مستحقِ نار،

شفاء شریف میں ہے:-

نکفر من دان بغیر ملۃ المسلمین من الملل او وقف فیھم او شک[1]

"یعنی ہم ہر اُس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے یا اس کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے۔"

شفاء شریف نیز فتاوٰے بزازیہ و درر و غرر و فتاوٰے خیریہ و درِّ مختار و مجمع الانہر وغیرہا میں ہے

عہ یہ اقوال دوسرے کے منقول تھے اس فتوے کے بعد مرزا کی نئی تحریریں خود نظر سے گزریں جن میں قطعی کفر بھرے ہیں بلاشبہ وہ یقیناً کافر مرتد ہے۔ منہ

[1] قاضی عیاض : شفاء شریف ج۲ ص ۲۷۱

من شك فى كفره وعذابه فقد كفر[1] "جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے، یقیناً خود کافر ہے" اور جو شخص باوصف کلمہ گوئی وادّعائے اسلام کفر کرے وہ کافروں کی سب سے بدتر قسم مرتد کے حکم میں ہے۔ ہدایہ و درمختار و عالمگیری وغرر و ملتقی الابحر و مجمع الانہر وغیرہا میں ہے۔ صاحب الھوٰی ان کان یکفر فھو بمنزلۃ المرتد۔ فتاوٰے ظہیریہ و طریقہ محمدیہ و حدیقہ ندیہ و برجندی شرح نقایہ و فتاوٰے ہندیہ میں ہے:۔

ھٰؤلاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام و احکامھم احکام المرتدین[2]

"یہ لوگ دینِ اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں"

اور شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے، اب اگر بے اسلام لائے اپنے اس قول و مذہب سے بغیر توبہ کئے یا بعد اسلام و توبہ عورت سے بغیر نکاح جدید کئے اس سے قربت کرے زنائے محض ہو، جو اولاد ہو یقیناً ولد الزنا ہو، یہ احکام سب ظاہر اور تمام کتب میں دائر و سائر ہیں، فی الدر المختار عن غنیۃ ذوی الاحکام ما یکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح و اولادہ اولاد الزنا[3] اور عورت کا کُل مہر اس کے ذمہ عائد ہونے میں بھی شک نہیں جبکہ خلوتِ صحیحہ ہو چکی ہو کہ ارتداد کسی دین کو ساقط نہیں کرتا فی التنویر وارث کسب اسلامہ وارثہ المسلم بعد قضاء دین اسلامہ وکسب ردتہ فئ بعد قضاء دین ردتہ[4] اور معجل تو فی الحال آپ ہی واجب الادا ہے، رہا مؤجل وہ ہنوز اپنی اجل پر رہے گا مگر یہ کہ مرتد بحالِ ارتداد ہی مرجائے یا دار الحرب کو چلا جائے اور حاکم شرع

---

[1] درمختار مع ردمحتار مطبوعہ دہلی ج ۳ ص ۲۹۰ و علامہ خیرالدین رملی: فتاوٰی خیریہ مطبوعہ قندھار ج ۱ ص ۱۷۰

[2] فتاوٰے عالمگیری: مطبوعہ نورانی کتب خانہ پشاور ج ۲ ص ۲۶۴

[3] درمختار مع ردمحتار مطبوعہ دہلی ج ۱ ص ۳۵۹

[4] تنویر مع درمختار مطبوعہ دہلی ج ۱ ص ۳۵۹

حکم فرمادے کہ وہ دارالحرب سے لحق ہو گیا، اس وقت مؤجل بھی فی الحال واجب الادا ہو جا؛ اگرچہ اجلِ موجود میں دس بیس برس باقی ہوں فی الدر ان حکم القاضی بلحاقہ حل دینہ فی رد المحتار لانہ باللحاق صار من اھل الحرب و ھم اموات فی حق احکام الاسلام فصار کالموت الا انہ لا یستقر لحاقہ الا بالقضاء لاحتمال العود و اذا تقرر موتہ تثبت الاحکام المتعلقۃ بہ کما ذکر ناھا اولادِ صغار ضرور اس کے قبضے سے نکال لی جائیگی حذرا علی دینہم الا تری انہم صرحوا بنزع الولد من الام الشفیقۃ المسلمۃ ان کانت فاسقۃ و الولد یعقل یخشی علیہ التخلق بسیرھا الذمیمۃ فماظنک بالاب المرتد والعیاذ باللّٰہ تعالٰی قال فی رد المحتار الفاجرۃ بمنزلۃ الکتابیۃ فان الولد یبقی عندھا الی ان یعقل الادیان کما سیأتی خوف علیہ من تعلمہ منہا ماتفعلہ فکذا الفاجرۃ الخ[1] و تعلم ان الولد لاحضانۃ الاب الا بعد مابلغ سبعا او تسعا و ذلک عمر العقل قطعا فیحرم الدفع الیہ و یجب النزع منہ و انما حوجنا الی ھذا لان الملک لیس بید الاسلام والا[عه] فالسلطان این یبقی المرتد حتی یبحث عن حضانتہ الا تری الی قولہم لاحضانۃ لمرتدۃ لانہا تضرب و تحبس کل یوم فانی تتفرغ للحضانۃ فاذا کان ھذا فی المحبوس فماظنک بالمقتول و لکن انا للّٰہ و انا الیہ راجعون و لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔

مگر ان کے نفس یا مال میں بدعوٰے ولایت اس کے تصرفات موقوف رہیں گے، اگر پھر اسلام لے آیا اور اس مذہب ملعون سے توبہ کی تو وہ تصرف سب صحیح

عه فان سلطان الاسلام مامور بقتلہ لا یجوز لہ ابقاؤہ بعد ثلٰثۃ ایام ۱۲ منہ

[1] ابن عابدین شامی : ردالمحتار مطبوعہ بیروت ج ۲ ص ۶۰۰ [2] ایضاً

ہوجائیں گے اور اگر مرتد ہی مرگیا یا دارالحرب کو چلا گیا تو باطل ہوجائیں گے فی الدرالمختار
یبطل منہ اتفاقا ما یعتمد الملۃ وھی خمس النکاح والذبیحۃ والصید والشھادۃ
والارث ویتوقف منہ اتفاقا ما یعتمد المساواۃ وھو المفاوضۃ او ولایۃ
متعدیۃ وھو التصرف علی ولدہ الصغیر ان اسلم نفذ وان ھلک او لحق
بدار الحرب وحکم بلحاقہ بطل[1] اھ مختصرا۔

نسأل اللہ الثبات علی الایمان و حسبنا اللہ ونعم الوکیل
وعلیہ التکلان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالی علی
سیدنا و مولانا وآلہ و صحبہ اجمعین امین، واللہ تعالی اعلم۔

محمد وصی احمد
ناصر دین

محمدی سنّی حنفی قادری
عبدہ المصطفی احمد رضا خاں

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی الامی
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

---

[1] درمختار مع ردالمحتار مطبوعہ بیروت ج ۳ ص ۳۰۱

قہر الدیان علی مرتد بقادیان

۱۳۲۳ھ

قادیانی مُرتد پر قہرِ خداوندی

الحمد للہ وکفی، سمع اللہ لمن دعا، لیس وراء اللہ منتہی،
ن ربی لطیف لما یشاء، صلوات العلی الاعلی، وتسلیمات المنزھۃ
ن الانتہاء، وبرکاتہ التی تنمی وتنمٰی، علیٰ خاتم النبیین جمیعا، فمن
تنبأ بعدہ تاما او ناقصا، فقد کفر وغوی، اللہ اکبر علی من عاث وعتا،
مرد وعصی، وفی ھوۃ ھواہ ھوی، اللھم اجرنا من ان نذل ونخزی،
ونزل ونشقی، ربنا وانصرنا بنصرك علی من طغی وبغی، وضل و
ضل عن سبیل الاھتداء، صل علی المولی وآلہ وصحبہ ابدا ابدا،
اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ احدا صمدا، وان محمدا
عبدہ ورسولہ بالحق ودین الھدی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی
ہ وصحبہ دائما سرمدا۔

اللہ اکبر علیٰ من عتا وتکبر

مدتے ایں مثنوی تاخیر شد　　مہلتے بایست تا خوں شیر شد

اللہ عزوجل اپنے دین کا ناصر، اپنے بندوں کا کفیل وحسبنا اللہ ونعم الوکیل
سالۂ ماہواری ردِّ قادیانی کی ابتدا حکمتِ الٰہیہ نے اس وقت پر رکھی تھی کہ یہاں دو چار جاہلان
ض اُس کے مرید ہو آئے تھے، مسلمانوں نے حسبِ حکم شرع شریف اُن سے میل جول، ارتباط، سلام کلام
ب لخت ترک کردیا، دین میں فساد، مسلمانوں میں فتنہ پیدا کرنے والوں نے یہ العذاب
الادنی دون العذاب الاکبر چکھا، مسلمانوں پر حملے میں اپنی چلتی کوئی گئی نہ کی، بس

نہ چلا تو سوار عرضیاں دیں کہ ہمارا پانی بند ہے، ہم پر زندگی تنگ ہے، بیدار مغز حکومت ایسی لغویات کو کب سنتی، ہر بار جواب ملا کہ مذہبی امور میں دست اندازی نہ ہوگی، سائلان آپ اپنا انتظام کریں، آخر بحکم آنکہ ع

دست بگیر د سر شمشیر تیز

ایک بے قید پرچے روہیل کھنڈ گزٹ میں اشتہار چھاپا کہ عمائدِ شہر اگر علمائے طرفین سے مناظرہ کرائیں اور وہ بھی اس شرط پر کہ دونوں طرف سے خود ہی منتظم ہیں تو ہمیں اطلاع دیں کہ ہم بھی مرزائی ملّانوں کو بلالیں اور اس میں علمائے اہلِ سنّت کی شان میں کوئی دقیقہ بدزبانی و اکاذیبِ بہتانی وکلماتِ شیطانی کا اُٹھا نہ رکھا، یہ حرکت نہ فقط ان بے علم بے فہم مرزائیوں بلکہ بعونہٖ تعالٰی خود مرزا کے حق میں کالباحث[1] عن حتفہ بظلفہ سے کم نہ تھی ؎

ست بازو بجہل میفگند | پنجہ با مردِ آہنیں چنگال

مگر از انجا کہ عسٰی[2] ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم ع

خدا شرّے برانگیزد کہ خیرِ ما دراں باشد

یہ ایک غیبی تحریکِ خیر ہوگئی جس نے اُس ارادۂ رسالہ کی سلسلہ جنبانی فرمادی۔ اشتہار کا جواب اشتہاروں سے دیا گیا۔ مناظرہ کے لئے ابکار افکار مرزا قادیانی کو پیام دیا، اس کے ہولناک اقوال ادّعائے رسالت ونبوت وافضلیت من الانبیاء وغیرہا کفر وضلال کا خاکہ اڑایا، گالیوں کے جواب میں گالی سے قطعی احتراز کیا، صرف اتنا دکھایا کہ تمہاری آج کی گالی نہیں، قادیانی تو ہمیشہ سے اللہ ورسول وانبیائے سابقین وائمۂ دین، سب کو گالیاں سناتا رہا ہے، ہر عبارت اس کی کتابوں سے بحوالۂ صفحہ مذکور ہوئی۔ مضمون کثیر تھا۔ متعدد پرچوں میں

---

[1] اس کی طرح جو اپنی موت اپنے کھُر سے کرید کر نکالے۔

[2] قریب ہے کہ تم ناگوار سمجھو گے بعض چیزیں اور وہ تمہارے لئے بہتر ہونگی۔ منہ

...ت منظور ہوئی، ہدایتِ نوری بجواب اطلاع ضروری نام رکھا گیا، اِس میں دعوتِ مناظرہ، ...طِ مناظرہ بطریقِ مناظرہ، مبادیٔ مناظرہ سب کچھ موجود ہے۔

اِس مختصر تحریر نے اپنی سلکِ منیر میں متعدد سلاسل لئے، سلسلۂ دشنامہائے ...نی برحضرتِ ربّانی ورسولانِ رحمانی ومحبوبانِ یزدانی۔ سلسلۂ کفریات وضلالاتِ قادیانی۔ ...سلۂ تناقضات وتہافتات قادیانی۔ سلسلۂ دجّالی وتلبیساتِ قادیانی۔ سلسلۂ جہالات و ...لاتِ قادیانی۔ سلسلۂ تاصیلات، سلسلۂ سوالات ـــ اور واقعی وقتی ضرورات مختلف ...امین پر کلام کی مقتضی ہوتی ہیں اور اس کے اکثر رسائل اُلٹ پھیر کر انہیں ڈھاک کے تین ...ت کے حامل، لہٰذا ہر رسالے کے جُداگانہ رُد سے انہیں سلاسل کا انتظام احسن و اولیٰ۔

اب بعونہٖ تعالےٰ اسی ہدایتِ نوری سے ابتدائے رسالہ ہے اور مولےٰ تعالےٰ ...ر فرمانے والا ہے، اِس کے بعد وقتاً فوقتاً رسائل ومضامین حسبِ حاجت اندراج گزین مناسب ...جو کلام جس سلسلے کے متعلق آتا جائے بہ شمار سلسلہ اسی کی سلک میں انسلاک پائے جو نہ یا کلام ...سلاسل سے جدا شروع ہو اس کے لئے تازہ سلسلہ موضوع ہو۔ اعتراضات کے تازیانے جن کا ...ر خدا جانے اول تا آخر ایک سلسلے میں منضود اور ہر اعتراض حاشیہ پر تازیانہ یا اُس کی علامت **ت** لکھ کر جدا معدود۔

مسلمانوں سے تو بفضلہٖ تعالےٰ یقینی امید مدد وموافقت ہے۔ مرزائی بھائی گر تعصب ...چھوڑ کر خوفِ خدا اور روزِ جزا سامنے رکھ کر دیکھیں تو بعونہٖ تعالےٰ امیدِ ہدایت ہے۔

وما توفیقی الا باللّٰہ علیہ توکلت والیہ انیب وصلی ...اللّٰہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد وآلہ وصحبہٖ انہ ھو القریب المجیب۔

ہدایتِ نوری بجواب اطلاع ضروری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم خاتم النبیین وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین

اِس میں قادیانی کو دعوتِ مناظرہ اور اُس کے بعض سخت ہولناک اقوال کا تذکرہ ہے

اللہ عزّوجل مسلمانوں کو دینِ حق پر استقامت اور اعدائے دین پر فتح ونصرت بخشے آمین۔

روہیلکھنڈ گزٹ مطبوعہ یکم جولائی ۱۹۰۵ء میں تصور حسین نیچہ بند کے نام سے ایک مضمون بعنوان "اطلاع ضروری" نظر سے گزرا جس میں اوّلاً علمائے اہلِ سنت نصرھم اللہ تعالیٰ پر سخت زبان درازی و افترا پردازی کی ہے، کوئی دقیقہ توہین کا باقی نہ رکھا اور آخر میں عمائدِ شہر کو ترغیب دی ہے کہ علمائے طرفین میں مناظرہ کرا دیں کہ حق جس طرف ہو ظاہر ہو جائے۔ ہر ذی عقل جانتا ہے کہ نیچہ بند صاحب جیسے بے علم فاضل کیا کلام وخطاب کے قابل، بلکہ فوج کی اگاڑی آندھی کی پچھاڑی مشہور ہے، جس فوج کی یہ اگاڑی یہ ہراول اُس کی پچھاڑی معلوم ازاوّل مگر اپنے دینی بھائیوں سے دفعِ فتنہ لازم لہٰذا دونوں باتوں کے جواب کو یہ ہدایتِ نوری دو عدد پر منقسم، آئندہ حسبِ حاجت اس کے شمار کا اللہ عالم (پہلے عدد میں) اُن گالیوں کا جوابِ متین جو علمائے اہلِ سنت کو دی گئیں۔

پیارے بھائیو! عزیز مسلمانو! کیا یہ خیال کرتے ہو کہ ہم گالیوں کا جواب گالیاں دیں؟ حاشا للہ ہرگز نہیں بلکہ اُن دل کے مریضوں اور اُن کے ساختہ مسیح مرزا قادیانی کو گالی کے جواب میں یہ دکھائیں گے۔ اُن کی آنکھیں صرف اتنا دکھا کر کھولیں گے کہ شستہ ذہنو! تمہاری گندی گالی

آج کی نئی نرالی نہیں، قادیانی بہادر ہمیشہ سے علماء و ائمہ کو سُتری گالیاں دینے کا دُھنی ہے استغفر اللہ
علماء و ائمہ کی کیا گنتی، وہ کونسی شدید خبیث ناپاک گالی ہے جو اُس نے اللہ کے محبوبوں، اللہ کے
رسولوں بلکہ خود اللہ واحد قہار کی شان میں اُٹھا رکھی ہے۔ یہ اطلاع ضروری کی پہلی بات کا جواب ہوا۔
(دوسرے عدد) میں بعونہٖ تعالےٰ قادیانی مرزا کو دعوتِ مناظرہ ہے، اس میں شرائطِ
مناظرہ مندرج ہیں اور نیز اُس کا طریق مذکور ہے جو نہایت متین و مہذّب اور احتمالِ فتنہ سے یکسر
دور ہے، اس میں قادیانی کی طرح فریقِ مقابل پر شرائط میں کوئی سختی نہ رکھی گئی بلکہ قادیانی کی باگ
ڈھیلی کی اور اُس کی تنگی کھول دی گئی ہے، اِس میں بحولہٖ تعالےٰ شرائط کے ساتھ مبادی بھی ہیں جو
کمال تہذیب و متانت سے ضلالتِ ضال کے کاشف اور مناظرۂ حسنہ کے بادی بھی ہیں۔
ایک مدعیٔ وحی کو لازم کہ اپنے وحی کنندوں کو رات دن اُس پر اُترتے رہتے
ہیں جمع کر رکھے اور اپنی حال کی اور پچھلی قوت سب حق کا وار سہارنے کے لئے ملالے۔ ہاں ہاں
قادیانی کو تیار ہو رہنا چاہیئے اُس سخت وقت کے لئے جب واحدِ قہار اپنی مدد مسلمانوں کے لئے
نازل فرمائے گا اور جھوٹے مسیحی، جھوٹی وحی کا سب جال بیچ بعونہٖ کُھل جائے گا وما ذٰلک علی
اللہ بعزیز لقد عز نصر من قال وقولہ الحق ان جندنا لھم
الغٰلبون ولن یجعل اللہ للکٰفرین علی المؤمنین سبیلا والحمد
للہ رب العٰلمین۔

یہ دوسرا عدد بحولہٖ تعالےٰ اِس کے متصل ہی آتا ہے۔ اب بعونہٖ تعالےٰ پہلے عدد کا
آغاز ہوتا ہے وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

عددِ اوّل اللہ کے محبوبوں، اللہ کے رسولوں حتےٰ کہ خود اللہ عزوجل پر قادیانی کی لچھے دار گالیاں۔
مسلمانو! اللہ تعالےٰ تمہارا مالک و مولےٰ تمہیں کفرو کافرین کے شر سے بچائے،
قادیانی نے سب سے زیادہ اپنی گالیوں کا تختۂ مشق رسول اللہ و کلمۃ اللہ و روح اللہ سیدنا
عیسےٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کو بنایا ہے اور واقعی اُسے اِس کی ضرورت بھی تھی، وہ مثیلِ

عیسیٰ بلکہ نزولِ عیسیٰ یا دوسرے لفظوں میں عیسیٰ کا اُتار بنا ہے، عیسیٰ کے تمام اوصاف اپنے
میں بتاتا ہے اور حقیقت دیکھئے تو مسیح صادق کی جمیع اوصافِ حمیدہ سے اپنے آپ کو خالی او
اپنے تمام شنائع ذمیمہ سے اس پاک مبارک رسول کو منزہ پاتا ہے لہٰذا ضرور ہوا کہ اُن کے
معجزات، اُن کے کمالات سے یک لخت انکار اور اپنی تمام شنیع خصلتوں، ذمیم حالتوں کی اُن
بوچھاڑ کرے جب تو اُتار بننا ٹھیک اُترے۔ میں یہاں اُس کی گالیاں جمع کروں تو دفتر
لہٰذا اُس کی خروار سے مشتِ نمونہ پیشِ نظر ہو۔

فصلِ اوّل

رسول اللہ عیسیٰ بن مریم اور اُن کی ماں علیہما الصلوٰۃ والسلام پر قادیانی کی گالیاں

تازیانہ ۱ (۱) اعجازِ احمدی ص۱۳ پر صاف لکھ دیا کہ یہود عیسیٰ کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے
تازیانہ ۲ ہیں کہ ہم بھی جواب میں حیران ہیں بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ نبی ہے کیونکہ قرآن نے
تازیانہ ۳ اُس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطالِ نبوت پر
کئی دلائل قائم ہیں۔

یہاں عیسیٰ کے ساتھ قرآنِ عظیم پر بھی جڑ دی کہ وہ ایسی باطل بات بتا رہا ہے
جس کے ابطال پر متعدد دلائل قائم ہیں۔

تازیانہ ۴ و ۵ (۲) ایضاً ص۲۴ کبھی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوتے تھے۔

تازیانہ ۶ (۳) ایضاً ص۲۴ ان کی اکثر پیشگوئیاں غلطی سے پُر ہیں۔ یہ بھی صراحۃً نبوتِ عیسیٰ سے انکار ہے
کیونکہ قادیانی خود اپنی ساختہ کشتی ص۵ پر کہتا ہے ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشین گوئیاں ٹل جائیں
تازیانہ ۷ نیز پیشگوئی لیکھرام آخر دافع الوساوس ص۳ پر کہتا ہے کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا تمام
تازیانہ ۸ رُسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔ ضمیمہ انجام آتھم ص۲۷ پر کہا کیا اس کے سوا کسی اور چیز کا نام

[1] یہ خود انکا اپنا عقیدہ ہے جسکا انجیل کے سر تھوپا ہے خود اسے اپنے لیے بجمیع حدیث ثابت مانتا ہے اسکا بیان ان شاء اللہ تعالیٰ آگے آتا ہے۔ منہ

۹ ذلت ہے کہ جو کچھ اس نے کہا وہ پورا نہ ہوا اور کشتی ساختہ میں اپنی نسبت یوں لکھتا ہے ص۶ اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے تو ایسی کوئی پیشگوئی جو میرے منہ سے نکلی ہو اسے نہیں ملے گی جس کی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی۔ تو مطلب یہ ہوا کہ اس کے لئے تو بھاری عزت ہے اور سیدنا عیسٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے وہ خواری و ذلت ہے جس سے بڑھ کر کوئی رسوائی نہیں الا لعنۃ اللہ علی الظٰلمین۔

(۴) دافع البلاء ٹائٹل پیج ص۳ ہم مسیح کو بے شک راستباز آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا، واللہ اعلم مگر وہ حقیقی منجی نہ تھا۔ رسول اللہ اور وہ بھی ان پانچ مرسلین اولوالعزم سے کہ تمام رسولوں سے افضل ہیں یعنی ابراہیم و نوح و موسٰے و عیسٰے و محمد
۱۰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وعلیہم وسلم اس کی صرف اتنی قدر ہے کہ ایک راستباز آدمی تھا، جو اُن کی خاکِ پاک کے ادنٰی غلاموں کا بھی پورا وصف نہیں تو بات کیا، وہی کہ عیسٰے کی نبوت باطل ہے
۱۱ فقط ایک نیک شخص تھا وہ بھی نہ ایسا کہ کسی دوسرے کو نجات ملنے کا واقعی سبب ہو سکے بلکہ حقیقی
۱۱ نجات دہندہ نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تھے اور اب قادیانی ہے کہ اسی کے متصل کہتا ہے کہ حقیقی منجی وہ ہے جو حجاز میں پیدا ہوا تھا اور اب بھی آیا مگر بروز کے طور پر خاکسار غلام احمد از قادیان۔

(۵) پھر یہاں تک تو عیسٰے کا ایک راستباز آدمی اور اپنے بہت اہلِ زمانہ سے اچھا ہونا یقینی تھا کہ بے شک اور البتہ کے ساتھ کہا، نوٹ میں چل کر وہ یقین بھی زائل ہو گیا۔ اسی صفحہ پر
۱۲ کہا یہ ہمارا بیان محض نیک ظنی کے طور پر ہے ورنہ ممکن ہے کہ عیسٰے کے وقت میں بعض راستباز اپنی راستبازی میں عیسٰے سے بھی اعلیٰ ہوں اے سبحٰن اللہ! ع

ایماں بیقین شعار باید　　حسنِ ظن تو چکار آید

۱۱ (۶) پھر ساتھ لگے خدا کی شریعت بھی ناقص، وہ تمام ہو گئی، اسی کے ص۱۲ پر کہا "عیسٰے کوئی کامل شریعت نہ لائے تھے"۔

(۷) عیسٰی کی راستبازی پر شراب خوری اور انواع بد اطواری کے داغ بھی لگ گئے

الیضاً ص ۴ مسیح کی راستبازی اپنے زمانے میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحیٰی کو اُس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ (یعنی یحیٰی) شراب نہ پیتا تھا اور کبھی

زنا ۱۶ نہ سنا کہ کسی فاحشہ عورت نے اپنی کمائی کے مال سے اُس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور

زنا ۱۷ اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھُوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اُس کی خدمت کرتی تھی، اِسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحیٰی کا نام حَصُور رکھا مگر مسیح کا نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اِس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔

(۸) اِسی ملعون قصے کو اپنے رسالہ ضمیمہ انجام آتھم ص۷ میں یوں لکھا آپ کا کنجریوں سے

زنا ۱۸ میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدّی مناسبت درمیان ہے (یعنی عیسٰی بھی

زنا ۱۹ ایسوں ہی کی اولاد تھے) ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سَر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اُس کے

نازیبا ۲۰ سر پر مَلے اور اپنے بالوں کو اُس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔

نازیبا ۳۶ اِس رسالہ میں تو ص۴ سے ص۸ تک مناظرہ کی آڑ لے کر خوب ہی جلے دل کے پھپھولے پھوڑے ہیں۔ اللہ عزوجل کے سچے مسیح عیسٰی بن مریم کو نادان[۹] اسرائیلی، شریر[۱۰]، مکار[۱۱]، بدعقل[۱۲]، زنانے[۱۳] خیال والا، فحش[۱۴] گو، بدزبان[۱۵]، کٹیل[۱۶]، جھوٹا[۱۷]، چور[۱۸]، علمی[۱۹] عملی[۲۰] قوت میں بہت کچا، خلل[۲۱] دماغ والا، گندی[۲۲] گالیاں دینے والا، بدقسمت[۲۳]، نرا[۲۴] فریبی، پیرو[۲۵] شیطان وغیرہ وغیرہ

نازیبا ۲۷ خطاب اِس قادیانی دجّال نے دئے (۲۶) صاف لکھ دیا ص۶ حق بات یہ ہے کہ آپ سے

نازیبا ۲۸ کوئی معجزہ نہ ہوا (۲۷) اس زمانے میں ایک تالاب سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے، آپ سے کوئی معجزہ ہوا بھی ہو تو وہ آپ کا نہیں؛ اس تالاب کا ہے، آپ کے ہاتھ میں سوا مکر و

نازیبا ۲۹ فریب کے کچھ نہ تھا (۲۸) انتہا یہ کہ ص۷ پر لکھا آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے، تین

دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا انا للہ وانا
۴۴ الیہ راجعون ۔ خدائے قہار کا حلم کہ رسول اللہ کو بحیلہ[1] وبے حیلہ یہ ناپاک گالیاں دی جاتی ہیں اور
آسمان نہیں پھٹتا۔ اِن شدید ملعون گالیوں کے آگے ان لچھے دار شرافتوں کا کیا ذکر جو نیچریہ بند صاحب نے
علمائے اہلِ سنّت کو دیں ان کا پیر تو نانی دادی تک کی دے چکا الا لعنۃ اللہ علی الظلمین ۔
(۲۹) وہ پاک کنواری مریم صدیقہ کا بیٹا کلمۃ اللہ جسے اللہ نے بے باپ کے پیدا کیا نشان سارے
جہان کے لئے۔ قادیانی نے اس کے لئے دادیاں بھی گِنا دیں اور ایک جگہ اس کا دادا بھی لکھا
۴۴ ہے اور اس کے حقیقی بھائی سگی بہنیں بھی لکھی ہیں، ظاہر ہے کہ دادا دادی حقیقی بہنیں، سگے بھائی
اسی کے ہوسکتے ہیں جس کے لئے باپ ہو، جس کے نطفے سے وہ بنا ہو' پھر بے باپ کے
پیدا ہونا کہاں رہا؟ یہ قرآنِ عظیم کی تکذیب اور طیّبہ طاہرہ مریم کو سخت گالی ہے۔ کشتی ساختہ صفحہ ۱۶
۴۵ پر لکھا مسیح تو مسیح ہیں اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں مسیح کی دونوں ہمشیروں
کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں اور خود ہی اِس کے نوٹ میں لکھا یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں
تھیں، یہ سب یسوع مسیح کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے۔
دیکھو کیسے کھلے لفظوں میں یوسف بڑھئی کو سیدنا عیسٰے کلمۃ اللہ کا باپ بنا دیا اور
۴۶ اس صریح کفر میں صرف ایک پادری کے لکھ جانے پر اعتماد کیا۔ ہاں ہاں یقین جانو آسمانی قہر سے
واحد قہار سے سخت لعنت پائے گا وہ جو ایک پادری کی بے معنے زٹل سے قرآن کو
۴۷ رد کرتا ہے (۳۰) نیز اسی دافع البلاء کے صفحہ ۱۵ پر لکھا خدا ایسے شخص (یعنے عیسٰے) کو کسی طرح دوبارہ
دنیا میں نہیں لاسکتا جس کے پہلے فتنے نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔ یہ ان گالیوں کے لحاظ
سے عیسٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو ایک ہلکی سی گالی ہے کہ اس کے فتنے نے دنیا تباہ کر دی مگر
اس میں دو شدید گالیاں اور ہیں کہ ان شاء اللہ تعالےٰ فصلِ سوم میں مذکور ہونگی (۳۱) اربعین نمبر ۲

[1] خبیث حیلہ مناظرہ کہ ہے، اس کا رد عنقریب آتا ہے ۔ منہ

تازیانہ ۴۸ صـ۱۳ پر لکھا کامل مہدی نہ موسیٰ تھا نہ عیسیٰ اِن مرسلین اولوالعزم کا کامل ہادی ہونا بالائے طاق
تازیانہ ۴۹ و ۵۰ مہدی بھی نہ ہوئے اور کامل کون ہیں۔ جناب قادیانی دیکھو اسی کا صـ۱۲ و ۱۳ (۳۲) مواہب الرحمٰن
صاف لکھ دیا کہ عیسیٰ یہودی تھا لو قدر اللہ رجوع عیسیٰ الذی ھو من الیھود لرجع
العزۃ الیٰ تلک القوم ظاہر ہے کہ یہودی مذہب کا نام ہے نہ کہ نسب کا کیا مرزا کہ پارسیوں
تازیانہ ۵۲ کی اولاد ہے مجوسی ہے (۳۳) حدیہ کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکفیر کردی مسلمانو! وہ اتنا احمق نہیں
کہ صاف حرفوں میں لکھدے عیسیٰ کافر تھا بلکہ اس کے مقدمات متفرق کرکے لکھے یہ تو دشنام سوم میں
سن چکے کہ عیسیٰ کی سخت رسوائیاں ہوئیں اور کشتی ساختہ صـ۱۸ پر کہتا ہے جو اپنے دلوں کو صاف
کرتے ہیں ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے، کون خدا پر ایمان لایا، صرف وہی جو ایسے ہیں، دیکھو
کیسا صاف بتا دیا کہ جسے خدا پر ایمان ہے ممکن نہیں کہ اسے خدا رسوا کرے لیکن عیسیٰ کو رسوا کیا
ضرور اسے خدا پر ایمان نہ تھا اور کیا کافر کہنے کے سر پر سینگ ہوتے ہیں الا لعنۃ اللہ علی
الکفرین۔

قادیانی نے حضرت عیسیٰ کی تکفیر کی

قصد تھا کہ فصلِ اوّل یہیں ختم کی جائے کہ اتنے میں قادیانی کی ازالۃ الاوہام ملی،
اس کی برہنہ گوئیاں بہت بے لاگ اور قابلِ تماشا ہیں۔

(۳۴) یہ جو مثیلِ مسیح بنا اور اس پر لوگوں نے مسیح کے معجزے مُردے جِلانا
اس سے طلب کئے تو صاف جواب دیتا ہے صـ۳ احیاءِ جسمانی کچھ چیز نہیں احیاءِ روحانی
کے لئے یہ عاجز آیا ہے، دیکھو وہ ظاہر باہر قاہر معجزہ جسے قرآنِ عظیم نے جابجا کمال تعظیم
کے ساتھ بیان فرمایا اور آیۃ اللہ ٹھہرایا، قادیانی کیسے کھلے لفظوں میں اس کی تحقیر کرتا ہے
تازیانہ ۵۳ کہ وہ کچھ چیز نہیں، پھر اس کے متصل کہتا ہے صـ۴ ماسوائے اس کے اگر مسیح کے اصلی
کاموں کو ان حواشی سے الگ کرکے دیکھا جائے جو محض افترا یا غلط فہمی سے گھڑے ہیں تو کوئی

اعجوبہ نظر نہیں آتا بلکہ مسیح کے معجزات پر جس قدر اعتراض ہیں، میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق پر ایسے شبہات ہوں، کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا۔ دیکھو کوئی اعجوبہ نظر نہیں آتا، کہہ کر ان کے تمام معجزات سے کیسا صاف انکار کیا اور تالاب کے قصے سے اور بھی پانی پھیر دیا اور آخر میں لکھا ص۱۰۵ زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ حضرت مسیح معجزہ نمائی سے صاف انکار کر کے کہتے ہیں کہ میں ہرگز کوئی معجزہ دکھا نہیں سکتا مگر پھر بھی عوام الناس ایک انبار معجزات کا ان کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔

غرض اپنی مسیحیت قائم رکھنے کو نہایت کھلے طور پر تمام معجزاتِ مسیح و تصریحاتِ قرآنِ عظیم سے صاف منکر ہے اور پھر مہدی و رسول و نبی ہونے کا ادعا، مسلمان تو مکذّبِ قرآن کو مسلمان بھی نہیں کہہ سکتے، قطعاً کافر مرتد زندیق بے دین ہے نہ کہ نبی و رسول بن کر اور کفر پر کفر چڑھے الا لعنۃ اللّٰہ علی الکٰفرین اور اس کذاب کا کہنا کہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام خود اپنے معجزے سے منکر تھے رسول اللہ پر محض افترا اور قرآنِ عظیم کی صاف تکذیب ہے۔ قرآنِ عظیم تو مسیحِ صادق سے یہ نقل فرماتا ہے کہ انی قد جئتکم بایۃ من ربکم انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللّٰہ وابرئ الاکمہ والابرص واحی الموتیٰ باذن اللّٰہ وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم ان فی ذٰلک لاٰیۃ لکم ان کنتم مؤمنین "بے شک میں تمہارے پاس تمہارے رب سے یہ معجزے لیکر آیا ہوں کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی صورت بنا کر اس میں پھونک مارتا ہوں، وہ خدا کے حکم سے پرند ہو جاتی ہے اور میں بحکم خدا مادر زاد اندھے اور بدن بگڑے کو اچھا کرتا اور مردے زندہ کرتا ہوں اور تمہیں خبر دیتا ہوں جو تم کھاتے اور جو گھروں میں اٹھا رکھتے ہو، بیشک اس میں تمہارے لئے بڑا معجزہ ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو" پھر مکرر فرمایا وجئتکم بایۃ من ربکم فاتقوا اللّٰہ واطیعون "میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانِ معجزات لے کر آیا تو اللہ سے ڈرو اور

میرا حکم مانو اور یہ قرآن کا جھٹلانے والا ہے' انہیں اپنے معجزات سے انکار تھا۔
کیوں مسلمانو قرآن سچا یا قادیانی؟ ضرور قرآن سچا ہے اور قادیانی کذاب جھوٹا
کیوں مسلمانو جو قرآن کی تکذیب کرے وہ مسلمان ہے یا کافر؟ ضرور کافر ہے، ضرور کافر بجدا (۱۵
اسی بحر فکر قادیانی کے ازالہ شیطانی میں آخر ص۱۵۱ سے آخر ص۱۶۲ تک تو نوٹ میں پیٹ بھر کر رسول
تازیانہ ۵۸ وکلمۃ اللہ کو وہ گالیاں دیں اور آیات اللہ وکلام اللہ سے مسخرگیاں کیں جن کی حد و نہایت نہیں، صاف
تازیانہ ۵۹ لکھ دیا کہ جیسے عجائب انہوں نے دکھائے، عام لوگ کر لیتے تھے، اب بھی لوگ ویسی باتیں کر دکھاتے
تازیانہ ۶۰ ہیں (۳۶) بلکہ آجکل کے کرشمے ان سے زیادہ بے لاگ ہیں (۳۷) وہ معجزے نہ تھے، کل کا دور
تازیانہ ۶۱ ۶۲ تھا عیسٰی نے اپنے باپ بڑھئی کے ساتھ بڑھئی کا کام کیا تھا، اس سے یہ کلیں بنانی آگئی تھیں (۳۸)
عیسٰی کے سب کرشمے مسمریزم سے تھے (۳۹) وہ جھوٹی جھلک تھی (۴۰) سب کھیل تھا، لہو و
تازیانہ ۶۴ لعب تھا (۴۱) سامری جادوگر کے گوسالے کے مانند تھا (۴۲) بہت مکروہ و قابلِ نفرت کام
تازیانہ ۶۵ تھے (۴۳) اہلِ کمال کو ایسی باتوں سے پرہیز رہا ہے (۴۴) عیسٰی روحانی علاج میں بہت
۶۶ ضعیف اور نکما تھا۔

تازیانہ ۶۸ وہ ناپاک عبارات بروجہ التقاط یہ ہیں ص۱۵۱ انبیاء کے معجزات دو قسم میں ایک
۶۹ محض سماوی جس میں انسان کی تدبیر و عقل کو کچھ دخل نہیں جیسے شق القمر دوسرے عقلی جو خارقِ عادت
عقل کے ذریعہ سے ہوتے ہیں جو الہام سے ملتی ہے جیسے سلیمان کا معجزہ صرح ممرد من
قواریر بظاہر مسیح کا معجزہ سلیمان کی طرح عقلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دنوں میں
ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے جو شعبدہ بازی اور دراصل بے سود
اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے، وہ لوگ جو سانپ بنا کر دکھلا دیتے اور کئی قسم کے جانور
تیار کر کے زندہ جانوروں کی طرح چلا دیتے، مسیح کے وقت میں عام طور پر ملکوں میں تھے سو کچھ
تعجب نہیں کہ خدائے تعالیٰ نے مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو
جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا پھونک مارنے پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ یا

پیروں سے چلتا ہو کیونکہ مسیح اپنے باپ[1] یوسف کے ساتھ بائیس برس تک نجاری کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایسا ہے جس میں کلوں کے ایجاد[3] میں عقل تیز ہو جاتی ہے پس کچھ تعجب نہیں کہ مسیح نے اپنے دادا[2] سلیمان کی طرح یہ عقلی معجزہ دکھلایا ہو، ایسا معجزہ عقل سے بعید بھی نہیں، حال کے زمانہ میں بھی اکثر صناع ایسی ایسی چڑیاں بنا لیتے ہیں کہ بولتی بھی ہیں، ملتی بھی ہیں، دُم بھی ہلاتی ہیں اور میں نے سنا ہے کہ بعض چڑیاں کل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہیں، بمبئی اور کلکتے میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں اور ہر سال نئے نئے نکلتے آتے ہیں، ماسوا اس کے یہ قرینِ قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز عمل الترب یعنی مسمریزی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطورِ حقیقت ظہور میں آسکیں کیونکہ مسمریزم میں ایسے ایسے عجائبات ہیں[4] سو یقینی طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اس فن میں مشق والا مٹی کا پرندہ بنا کر پرواز کرتا دکھا دے تو کچھ بعید نہیں کیونکہ کچھ اندازہ نہ کیا گیا کہ اس فن کی کہاں تک انتہا ہے، سلبِ[4] امراض عمل الترب (مسمریزم) کی شاخ ہے، ہر زمانے میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ہیں جو اس عمل سے سلبِ امراض کرتے ہیں اور مفلوج مبروص ان کی توجہ سے اچھے ہوتے ہیں۔ بعض نقشبندی وغیرہ نے بھی ان کی طرف بہت توجہ کی تھی محی الدین ابنِ عربی کو بھی اس میں خاص مشق تھی۔ کاملین ایسے عملوں سے پرہیز کرتے رہے ہیں اور یقینی طور پر ثابت ہے کہ مسیح بحکمِ الٰہی اس عمل (مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں، اگر یہ عاجز اِس عمل کو مکروہ اور قابلِ نفرت نہ سمجھتا تو ان عجوبہ نمائیوں میں ابنِ مریم سے کم نہ رہتا۔ اس عمل کا ایک نہایت بُرا خاصہ یہ ہے کہ جو اپنے تئیں اِس مشغولی میں ڈالے وہ روحانی تاثیروں میں جو روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں، بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ گو مسیح جسمانی بیماریوں

---

[1] اس کا باپ، دیکھئے مسیح و مریم دونوں کو سخت گالی ہے۔ [2] اس کا دادا، دیکھئے وہی مسیح و مریم کو گالی ہے۔ [3] یہاں تک تو مسیح کا معجزہ کل دبانے سے تھا، اب دوسرا پہلو بدلتا ہے کہ مسمریزم تھا۔ [4] یہاں تک مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرند بنانے پر استہزا تھے، اب اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرنے پر مسخرگی کرتا ہے۔

کو اس کی (مریزم) کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہتے مگر ہدایت و توحید اور دینی استقاموں سے
دلوں میں قائم کرنے میں ان کا نمبر ایسا کم رہا کہ قریب ناکام رہے۔ جب یہ اعتقاد رکھا جائے
کہ ان پرندوں میں صرف جھوٹی حیات جھوٹی جھلک نمودار ہو جاتی تھی تو ہم اس کو تسلیم کر چکے
ہیں، ممکن ہے کہ عمل الترب (مسمریزم) کے ذریعہ سے پھونک میں وہی قوت ہو جائے جو اس
دخان میں ہوتی ہے جس سے غبارہ اوپر کو چڑھتا ہے۔ مسیح جو جو کام اپنی قوم کو دکھلاتا تھا وہ دعا
کے ذریعہ سے ہرگز نہ تھے بلکہ وہ ایسے کام اقتداری طور پر دکھاتا تھا۔ خدائے تعالیٰ نے
صاف فرما دیا ہے کہ وہ ایک فطری طاقت تھی جو ہر فردِ بشر میں ہے۔ مسیح کی کچھ خصوصیت نہیں
چنانچہ اس کا تجربہ اسی زمانے میں ہو رہا ہے۔ مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق و
بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے پہلے مظہر عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام
مجذوم مفلوج مبروص ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے لیکن بعض بعد کے زمانوں میں جو
لوگوں نے اس قسم کے خوارق دکھلائے اس وقت تو کوئی تالاب بھی نہ تھا۔ یہ بھی[1] ممکن ہے
کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر تھی بہرحال
یہ معجزہ صرف ایک کھیل تھا جیسے سامری کا گوسالہ۔

مسلمانو! دیکھا کہ اس دشمنِ اسلام نے اللہ عزوجل کے سچے رسول کو کیسی مغلظ
گالیاں دیں، کونسی ناگفتنی اس ناشدنی نے ان کے حق میں اظہار رکھی، ان کے معجزوں کو کیسا
صاف صاف کھیل اور لہو و لعب و شعبدہ و سحر ٹھہرایا ابرائے اکمہ و ابرص کو مسمریزم پر ڈھالا اور
معجزۂ پرند میں تین احتمال پیدا کئے، بڑھئی کی کل یا مسمریزم یا کراماتی تالاب کا اثر اور اس سے صاف سامری
کا بچھڑا بنا دیا بلکہ اس سے بدتر کہ سامری نے جو اسپ جبریل کی خاکِ سُم اٹھائی وہ اسی کو نظر آئی

---

[1] یہ تیسرا پہلو ہے کہ حضرت مسیح اس مٹی کے پرند میں تالاب کی مٹی ڈال دیتے جس میں روح القدس کا اثر تھا اس کے زور سے حرکت کرتا جیسے سامری نے اسپ روح القدس کے پاؤں تلے کی خاک بچھڑے میں ڈال دی بولنے لگا۔ منہ

...سے نے اطلاع نہ پائی، قال اللہ تعالیٰ قال بصرت بما لم یبصروا بہ فقبضت قبضۃ
...ا اثر الرسول فنبذتہا وکذٰلک سولت لی نفسی" سامری نے کہا میں نے وہ دیکھا جو
...نہیں نظر نہ آیا تو میں نے اسپِ رسول کی خاکِ قدم سے ایک مٹھی لیکر گوسالے میں ڈال دی کہ وہ بولنے
...نفسِ امّارہ کی تعلیم سے مجھے یونہی بھلا معلوم ہوا"، مگر مسیح کا کرتب ایک دست مال تھا جس سے
...جہان کو خبر تھی، مسیح پیدا بھی نہ ہوئے تھے جب تالاب کی کرامات شہرۂ آفاق تھیں، تو اللہ کا رسول
...اس کافر جادوگر سے بہت کم رہا اور مزہ یہ ہے کہ مسیح کے وقت میں بھی ایسے شعبدے تماشے
...ت ہوتے تھے پھر معجزہ کدھر سے ہوا۔ اَللہ اللہ رسولوں کو گالیاں، معجزات کے انکار، قرآن کی تکذیبیں
...پھر اسلام باقی ہے ع چوں وضوئے محکم بی بی تمیزہ، اس سے تعجب نہیں کہ ہر مرتد جو اتنے بڑے
...وے کر کے اٹھے اسے ایسے کفروں سے چارہ نہیں، اندھے تو وہ ہیں جو یہ کچھ دیکھتے ہیں پھر اتنے
...سے مکذّبِ قرآن و دشمنِ انبیاء و عدوّ الرحمٰن کو امامِ وقت و مسیح و مہدی مان رہے ہیں ع گر مسیح این ست
...نت بر مسیح! اور اُن سے بڑھ کر اندھا وہ ہے جو شُدبُد پڑھ لکھ کر اس کے ان صریح کفروں کو دیکھ بھال کر
...ے میں جناب مرزا صاحب کو کافر نہیں کہتا،[۱] خطا پر جانتا ہوں۔ ہاں شاید الیسوں کے نزدیک کافر وہ
...گا جو انبیاء اللہ کی تعظیم کرے کلام اللہ کی تصدیق و تکریم کرے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم، کذٰلک
...طبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار۔

...نبیہ | ان عبارات ازالہ سے بحمد اللہ تعالیٰ اس چھوٹے عذر معمولی کا ازالہ بھی ہوگیا جو عبارات ضمیمہ انجام آتھم کی نسبت
...ض مرزائی پیش کرتے ہیں کہ یہ تو عیسائیوں کے مقابلہ میں حضرتِ عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دی ہیں۔

---

[۱] الیسوں کو شاید اتنی بھی خبر نہیں کہ جو مخالفِ ضروریاتِ دین کو کافر نہ جانے خود کافر ہے من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر
...ب تکذیبِ قرآنِ عظیم و سب و شتمِ انبیاء کرام بھی کفر نہ ٹھہرے تو خدا جانے آریہ و ہنود و نصارٰی نے اس سے بڑھ کر کیا جرم کیا ہے کہ وہ کفار
...ٹھہرائے جائیں، یا شاید الیسوں کے دھرم میں تمام دنیا مسلمان ہے کافر کوئی تھا نہ ہے نہ ہو، یہ بھی معجزاتِ مسیح کی طرح قرآن کے
...بے اصل کہ فلاناً مسلم فلاناً کافر، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ منہ

اوّلاً ان عبارات کے علاوہ جو گالیاں اس کے اور رسائل مثل اعجازِ احمدی و دافع البلاء و کشتیٔ نوح وار بعین و مواہب الرحمٰن وغیرہ میں اہلی وگلی پھر رہی ہیں، وہ کس عیسائی کے مقابلہ میں ہیں، مثل مشہور ہے دلہن کا منہ کالا، مشاطہ کب تک ہاتھ دیئے رہے گی۔

ثانیاً کس شریعت نے اجازت دی ہے کہ کسی بدمذہب کے مقابل اللہ کے رسول کو گالیاں دی جائیں؟

ثالثاً مرزا کو ادّعا ہے کہ اگرچہ اس پر وحی آتی ہے مگر کوئی نیا حکم جو شریعتِ محمدیہ سے باہر ہو، نہیں آسکتا، ہم تو قرآنِ عظیم میں یہ حکم پاتے ہیں کہ لاتسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم "کافروں کے جھوٹے معبودوں کو گالی نہ دو کہ وہ اس کے جواب میں بے جانے بوجھے دشمنی کی راہ سے اللہ عزوجل کی جناب میں گستاخی کریں گے" مرزا اپنی وہ وحی بتائے جس نے قرآن کے اس حکم کو منسوخ کر دیا۔

رابعاً مرزا کو ادّعا ہے کہ وہ مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے قدم بقدم چل رہا ہے، التبلیغ ص۴۸۳ پر لکھتا ہے من ایات صدقی انہ تعالیٰ وفقنی باتباع رسول و اقتداء نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فما رأیت اثرا من اثار النبی الا قفوتہ۔ بتائے تو کہ مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے کس دن عیسائیوں کے مقابل معاذ اللہ عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی والدہ ماجدہ کو گالیاں دی ہیں۔

خامساً مرزا کے ازالہ نے مرزائیوں کی اس بحر فکر کا کامل ازالہ کر دیا۔ ازالہ کی یہ عبارتیں تو کسی عیسائی کے مقابل نہیں۔ ان میں وہ کونسی گالی ہے جو ضمیمہ انجام آتھم سے کم ہے حتی کہ چور اور ولد الزنا کا بھی اثبات ہے وہاں چوری کسی مال کی ثبتائی تھی بلکہ علم کی ضمیمہ انجام ص۶ نہایت شرم کی یہ بات ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔

ازالہ میں اس سے بدتر چوری معجزہ کی چوری مانی کہ تالاب کی مٹی لا کر بے پر کی اُڑاتے

وراپنا معجزہ ٹھہراتے، رہی ولادتِ زنادہ اس نے اس بائبل محرف کے بھروسے پر لکھی، برائے نام کہہ سکتا تھا
کہ عیسائیوں پر الزاماً پیش کی اگرچہ مرزا کی عملی کاروائی صراحۃً اس کی مکذب تھی کہ وہ اپنے رسائل میں بکثرت
مسلمانوں کے مقابل اسی بائبل محرف کو نزول الیاس وغیرہ کے مسئلہ میں پیش کرتا ہے مگر ازالہ میں تو
صاف تصریح کردی کہ قرآنِ عظیم اسی بائبل محرف کی طرف رجوع کرنے اور اس سے علم سیکھنے کا حکم
دیتا ہے، ازالہ ص۳۰۸ آیت ہے فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون یعنی تمہیں
علم نہ ہو تو اہلِ کتاب کی طرف رجوع کرو، ان کی کتابوں پر نظر ڈالو، اصل حقیقت منکشف ہو، ہم نے موافق
حکم اس آیت کے یہود و نصارٰے کی کتابوں کی طرف رجوع کیا تو معلوم ہوا کہ مسیح کے فیصلے کا ہمارے
ساتھ اتفاق ہے دیکھو کتاب سلاطین و کتاب ملاکی نبی اور انجیل، تو ثابت ہوا کہ یہ توریت و انجیل
بلکہ تمام بائبل موجودہ اس کے نزدیک سب بحکمِ قرآن مستند ہے تو جو کچھ اس سے لکھا ہرگز الزامًا نہ تھا
بلکہ اس کے طور پر قرآن سے ثابت اور خود اس کا عقیدہ تھا اور اللہ تعالیٰ دجالوں کا پردہ
یونہی کھولتا ہے، والحمد للہ رب العٰلمین۔

اَلجُرَازُ الدَّیَّانی عَلَی المُرتَدِّ القَادیَانی

۱۳۴۰ھ

قادیانی مرتد پر خدائی خنجر،

اللّٰہم

اعلیٰ حضرت مدظلکم العالی

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ!

اس میں شک نہیں آپ کی خدمت میں بہت سے جواب طلب خطوط موجود ہوں گے لیکن عریضہ ہٰذا بحالت اشد ضرورت ارسالِ خدمت ہے امید کہ بواپسی جواب سے شرف بخشا جائے۔

سوال ۱ کریمہ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝

(اور اللہ کے سوا جن کی عبادت کرتے ہیں وہ کچھ بھی نہیں بناتے اور وہ خود بنائے ہوئے ہیں، مُردے ہیں زندہ نہیں اور انہیں خبر نہیں لوگ کب اٹھائے جائیں گے۔ ک)

یہ ظاہر کرتی ہے کہ ماسوا اللہ تعالےٰ کے جس کسی کو خدا کہا جاتا ہے وہ خالق نہ ہونے اور مخلوق ہونے کے علاوہ مردہ ہے زندہ نہیں۔

بنا بریں عیسےٰ علیہ السلام کو بھی جبکہ نصارٰی خدا کہتے ہیں تو کیوں نہ اُن کو مردہ تسلیم کیا جائے اور کیوں اُن کو آسمان پر زندہ مانا جائے؟

۲ صاحبِ بخاری بروایتِ عائشہ رضی اللہ عنہا ارقام فرماتے ہیں (منقول از مشارق الانوار، حدیث ۱۱۱۸):-

لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسٰجِدَ

(اللہ تعالےٰ یہود و نصارٰی پر لعنت فرمائے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔)

اس سے ظاہر ہے کہ نبیِ یہود حضرت موسےٰ و نبیِّ نصاریٰ حضرت عیسےٰ علیٰ نبیّنا و علیہما الصلوٰۃ والسلام کی قبریں پوجی جاتی تھیں۔

حسبِ ارشادِ باری تعالیٰ عزّ اسمہ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَ الرَّسُوْلِ آیاتِ الٰہیہ، احادیثِ نبویّہ ثبوتِ مماتِ عیسٰی علیہ السلام میں موجود ہوتے ہوئے کیونکر اُن کو زندہ مان لیا جاسکے؟

میں ہوں حضور کا ادنیٰ خادم

شاہ میر خاں قادری رضوی غفرلہ ربّہ

ساکن پیلی بھیت

۳ محرم الحرام ۱۳۴۰ھ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

الجواب

(۱) قبل جواب ایک امر ضروری کہ اِس سوال و جواب سے ہزار درجہ اہم ہے معلوم کرنا
...ب بے دینوں کی بڑی راہِ فرار یہ ہے کہ انکار کریں ضروریاتِ دین کا اور بحث چاہیں کسی
...ے مسئلے میں جس میں کچھ گنجائشِ دست و پازدن ہو۔

قادیانی صدہا وجہ سے منکرِ ضروریاتِ دین تھا اور اُس کے پس ماندے
...ت و وفاتِ سیّدنا عیسیٰ رسول اللہ علیٰ نبیّنا الکریم وعلیہ صلوات اللہ وتسلیمات اللہ
...بحث چھیڑتے ہیں جو ایک فرعی سہل خود مسلمانوں میں ایک نوع کا اختلافی مسئلہ
...ے جس کا اقرار یا انکار کفر تو درکنار ضلال بھی نہیں (فائدہ ۱۴ میں آئے گا کہ نزولِ
...رتِ عیسیٰ علیہ السلام اہلِ سنّت کا اجماعی عقیدہ ہے) نہ ہرگز وفاتِ مسیح ان مرتدین
...مفید۔ فرض کردم کہ ربّ عزّوجلّ نے اُن کو اُس وقت وفات ہی دی پھر اِس سے
...کا نزول کیونکر ممتنع ہوگیا؟ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت محض ایک آن کو
...ریقِ وعدۂ الٰہیہ کے لئے ہوتی ہے پھر وہ ویسے ہی حیاتِ حقیقی دنیاوی وجسمانی
...ے زندہ ہوتے ہیں جیسے اُس سے پہلے تھے، زندہ کا دوبارہ تشریف لانا کیا دشوار؟
...ل اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ [1]

(انبیاء زندہ ہیں اپنی قبروں میں، نماز پڑھتے ہیں)

(۲) معاذ اللہ! کوئی گمراہ بددین یہی مانے کہ اُن کی وفات اوروں کی طرح ہے

---

[1] علامہ جلال الدین سیوطی : شرح الصدور مطبوعہ خلافت اکیڈمی۔ سوات ص ۷۸

جب بھی اُن کا دوبارہ تشریف لانا کیوں محال ہوگیا؟ وعدہ وَحَرٰمٌ عَلٰی قَرْیَةٍ اَھْلَكْنٰھَا
اَنَّھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ۝ؔ (اور حرام ہے اس بستی پر جسے ہم نے ہلاک کر دیا کہ پھر لوٹ کر
آئیں، ک)، ایک شہر کے لئے ہے، بعض افراد کا بعد موت دنیا میں پھر آنا خود قرآن کریم
سے ثابت ہے جیسے سیّدنا عزیر علیہ الصلاۃ والسلام، قال اللہ تعالےٰ فَاَمَاتَہُ اللہُ
مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَہٗ ؔ (تو اللہ نے اسے مردہ رکھا سو برس پھر زندہ کر دیا ۱۲ ک)،
چاروں طائرانِ خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام، قال اللہ تعالےٰ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ
مِّنْھُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُھُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا ؔ (پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر
رکھ دے، پھر انہیں بلا، وہ تیرے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے ۱۲ ک)
ہاں مشرکین ملاعین منکرینِ بعث اسے محال جانتے ہیں اور در بارہ مسیح
علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیانی بھی اُس قادرِ مطلق عزّجلالہٗ کو معاذ اللہ صراحۃً عاجز مانتا اور
دافع البلاء کے صفحہ ۱۴ پر یوں کفر بکتا ہے:-

"خدا ایسے شخص کو پھر دنیا میں نہیں لا سکتا جس کے پہلے فتنے
ہی نے دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔" ؔ

مشرک و قادیانی دونوں کے رد میں اللہ عزّوجل فرماتا ہے:-

اَفَعَیِیْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ بَلْ ھُمْ فِیْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ؔ

(تو کیا ہم پہلی بار بنا کر تھک گئے بلکہ وہ نئے بننے سے شبہہ میں ہیں۔ ک)

جب صادق و مصدوق صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اُن کے نزول کی

ؔ القرآن پ ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت ۹۵ — ؔ پ ۳ البقرۃ آیت ۲۵۹

ؔ پ ۳ بقرۃ آیت ۲۶۰ — ؔ مرزا قادیانی: دافع البلاء (مطبوعہ ربوہ) ص ۱۴

ؔ پ ۲۶ قٓ آیت ۱۵

خبر دی اور وہ اپنی حقیقت پر ممکن و داخل زیرِ قدرت و جائز، تو انکار نہ کریگا مگر گمراہ۔

(۳) اگر وہ حکم افراد کو بھی عام مانا جائے تو موت بعدِ استیفائے اجل کے لیئے ہے، اُس سے پہلے اگر کسی وجہ خاص سے اماتت ہو تو مانعِ اعادت نہیں بلکہ استیفائے اجل کے لیئے ضرور اور ہزاروں کے لیئے ثابت ہے، قال اللہ تعالےٰ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ۔[1] (اے محبوب! کیا تم نے نہ دیکھا انہیں جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے، تو اللہ نے اُن سے فرمایا مرجاؤ، پھر انہیں زندہ فرمادیا۔ک) قتادہ نے کہا اَمَاتَهُمْ عُقُوْبَةً ثُمَّ بَعَثُوْا لِيَسْتَوْفُوْا مُدَّةَ اٰجَالِهِمْ وَلَوْ جَاءَتْ اٰجَالُهُمْ مَا بُعِثُوْا۔

(۴) اُس وقت حیات و وفاتِ حضرتِ مسیح علیہ الصلاۃ والسلام کا مسئلہ قدیم سے مختلف چلا آتا ہے مگر آخر زمانے میں ان کے تشریف لانے اور دجالِ لعین کو قتل فرمانے میں کسی کو کلام نہیں، یہ بلاشبہ اہلِ سنّت کا اجماعی عقیدہ ہے تو وفاتِ مسیح نے قادیانی کو کیا فائدہ دیا اور مغل بچہ عیسےٰ رسول اللہ بے باپ سے پیدا ابنِ مریم کیونکر ہو سکا، قادیانی اُس اختلاف کو پیش کرتے ہیں، کہیں اِس کا بھی ثبوت رکھتے ہیں کہ اس پنجابی کے ابتداع فی الدّین سے پہلے مسلمانوں کا یہ اعتقاد تھا کہ عیسےٰ آپ تو نہ اُتریں گے کوئی ان کا مثیل پیدا ہو گا، اسے نزولِ عیسےٰ فرمایا گیا اور اُس کو ابنِ مریم کہا گیا؟ اور جب یہ عام مسلمانوں کے عقیدے کے خلاف ہے تو وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۔[2] (مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اُسے اُس کے حال پر چھوڑ دیں گے

لہ پ۲ البقرہ آیت ۲۴۳ — ۲ۃ پ۵ النسا آیت ۱۱۵

اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی۔ ک کا حکم صاف ہے۔

(۵) مسیح سے مثیلِ مسیح مراد لینا تحریفِ نصوص ہے کہ عادتِ یہود ہے بے دینی کی بڑی ڈھال یہی ہے کہ نصوص کے معنے بدل دیں یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ، ایسی تاویل گڑھنی نصوصِ شریعت سے استہزاء اور احکام و ارشادات کو درہم برہم کر دینا ہے، جس جگہ جس شے کا ذکر آیا، کہہ سکتے ہیں وہ شے خود مراد نہیں اس کا مثیل مقصود ہے، کیا یہ اس کی نظیر نہیں جو اباحیہ ملاعنہ کہا کرتے ہیں کہ نماز روزہ فرض ہے نہ شراب و زنا حرام بلکہ وہ کچھ اچھے لوگوں کے نام ہیں جن سے محبت کا ہمیں حکم دیا گیا اور یہ کچھ بدوں کے جن سے عداوت کا۔

(۶) بفرضِ باطل انہم برعلم، پھر اس سے قادیان کا مرتد، رسول اللہ کا مثیل کیونکر بن بیٹھا؟ کیا اُس کے کفر اُس کے کذب، اُس کی وقاحتیں، اُس کی فضیحتیں، اسکی خباثتیں، اُس کی ناپاکیاں، اس کی بیباکیاں کہ عالم آشکار ہیں چھپ سکیں گی؟ اور جہان میں کوئی عقل و دین والا ابلیس کو جبریل کا مثیل مان لے گا؟ اس کے خروار ہزارہا کفریات سے مشتے نمونہ رسائل السوء والعقاب علی المسیح الکذاب و قہر الدیان علی مرتد بقادیان و نور الفرقان و باب العقائد والکلام وغیرہا میں ملاحظہ ہوں کہ یہ نبیوں کی علانیہ تکذیب کرنے والا، یہ رسولوں کو فحش گالیاں دینے والا، یہ قرآن مجید کو طرح طرح رد کرنے والا مسلمان بھی ہونا محال، نہ کہ رسول اللہ کی مثال، قادیانیوں کی چالاکی کہ اپنے مسیلمہ کے نامسلم ہونے سے یوں گریز کرتے اور اُس کے اُن صریح ملعون کفروں کی بحث چھوڑ کر حیات و وفاتِ مسیح کا مسئلہ چھیڑتے ہیں۔

(۷) مسیح رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشہور اوصافِ جلیلہ اور وہ کہ قرآنِ عظیم

لہ پ۲ البقرۃ آیت ۲۴۳ — ۲ہ پ۵ النساء آیت ۱۱۵

نے بیان کئے، یہ تھے کہ اللہ عزّوجل نے اُن کو بے باپ کے کنواری بتول کے
پیٹ سے پیدا کیا نشانی سارے جہان کے لئے: قَالَتْ اَنّٰی یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ
لَّمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَّ لَمْ اَكُ بَغِیًّا ۔ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ
هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ ۚ وَ لِنَجْعَلَهٗۤ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَ رَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا ۔[1]
بولی میرے لڑکا کہاں سے ہوگا، مجھے تو کسی آدمی نے ہاتھ نہ لگایا، نہ میں بدکار
ہوں، کہا یونہی ہے، تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ مجھے آسان ہے اور
اس لئے کہ ہم اسے لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور اپنی طرف سے ایک رحمت
اور یہ امر ٹھہر چکا ہے۔ ک)

انہوں نے پیدا ہوتے ہی کلام فرمایا فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَاۤ اَلَّا تَحْزَنِیْ
قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِیًّا[2] الآیۃ (تو اس کے نیچے والے نے اسے آواز
دی کہ تو غم نہ کر، تیرے رب نے تیرے نیچے نہر بہادی ہے۔) عَلٰی قِرَاءَةِ مَنْ
تَحْتَهَا بِالْفَتْحِ فِیْهِمَا وَ تَفْسِیْرِهٖ بِالْمَسِیْحِ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ (اس
قرارت پر جس میں مَن کی میم مفتوح اور تحتہا کی دوسری تار مفتوح ہے اور اس کی تفسیر
حضرتِ عیسٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کی گئی ہے)

انہوں نے گہوارے میں لوگوں کو ہدایت فرمائی یُكَلِّمُ النَّاسَ
فِی الْمَهْدِ وَ كَهْلًا[3] (لوگوں سے بات کرے گا پالنے میں اور پکی عمر میں۔ ک)

انہیں ماں کے پیٹ یا گود میں کتاب عطا ہوئی، نبوّت دی گئی قَالَ
اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ۛ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا[4] (بچہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ

---

[1] پ ۱۶ مریم آیت ۲۱
[2] پ ۱۶ مریم آیت ۲۴
[3] پ ۳ آل عمران آیت ۴۶
[4] پ ۱۶ مریم آیت ۳۰

اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا۔ ک)

وہ جہاں تشریف لے جائیں برکتیں ان کے قدم کے ساتھ رکھی گئیں وَ جَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ [1] (اور اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں۔ ک)

برخلاف کفر طاغیہ قادیان کہ کہتا ہے جس کے پہلے فتنے ہی سے دنیا کو تباہ کر دیا، اُنہیں اپنے غیبوں پر مسلّط کیا عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ [2] (غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلّط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ ک)

جس کا ایک نمونہ یہ تھا کہ لوگ جو کچھ کھاتے اگرچہ سات کوٹھڑیوں میں چھپ کر اور جو کچھ گھروں میں ذخیرہ رکھتے اگرچہ سات تہ خانوں کے اندر، وہ سب اُن پر آئینہ تھا وَ اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَ مَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِكُمْ [3] (اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو۔ ک)

انہیں توراتِ مقدس کے بعض احکام کا ناسخ کیا وَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ لِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِیْ حُرِّمَ عَلَیْكُمْ [4] (اور تصدیق کرتا آیا ہوں اپنے سے پہلی کتاب توراۃ کی اور اس لئے کہ حلال کروں تمہارے لئے کچھ وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں۔ ک)

انہیں قدرت دی کہ مادر زاد اندھے اور لاعلاج برص کو شفا دیتے وَ تُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ [5] (اور تو مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے

---

[1] پ ۱۶ مریم آیت ۳۱
[2] پ ۲۹ جن آیت ۲۶
[3] پ ۳ آل عمران آیت ۴۹
[4] پ ۳ آل عمران آیت ۵۰
[5] پ ۷ مائدہ آیت ۱۱۰

حکم سے شفاء دیتا۔ ک)

انہیں قدرت دی کہ مُردے زندہ کرتے وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰی بِاِذْنِیْ ؕ

وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ ؕ (اور جب تو مُردوں کو میرے حکم سے زندہ نکالتا۔ ک)

اور میں مُردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے۔ ک)

اُن پر اپنے وصفِ خالقیت کا پَرتو ڈالا کہ مٹی سے پرند کی صورت خلق فرماتے اور اپنی پھُونک سے اس میں جان ڈالتے کہ اُڑتا چلا جاتا وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ کَھَیْـَٔۃِ الطَّیْرِ بِاِذْنِیْ فَتَنْفُخُ فِیْھَا فَتَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِیْ ؕ

اور جب تو مٹی سے پرند کی سی مُورت میرے حکم سے بناتا پھر اُس میں پھُونک مارتا تو وہ میرے حکم سے اُڑنے لگتا۔ ک) ظاہر ہے کہ قادیانی میں ان میں سے کچھ نہ تھا پھر وہ کیونکر مثیلِ مسیح ہو گیا؟

اخیر کی چار یعنی مادر زاد اندھے اور ابرص کو شفاء دینا۔ مُردے جلانا، مٹی کی مورت میں پھُونک سے جان ڈال دینا، یہ قادیانی کے دل میں بھی کھٹکے کہ اگر کوئی پوچھ بیٹھا کہ تو مثیلِ مسیح بنتا ہے، اِن میں سے کچھ کر دکھا اور وہ اپنا حال خوب جانتا تھا کہ سخت جھوٹا ملوم ہے اور الٰہی برکات سے پورا محروم لہٰذا اس کی یوں پیش بندی کی کہ قرآنِ عظیم کو پسِ پشت پھینک کر رسول اللہ کے روشن معجزوں کو پاؤں تلے مل کر صاف کہہ دیا کہ وہ معجزے نہ تھے مسمریزم کے شعبدے تھے، میں ایسی باتیں مکروہ نہ جانتا تو کر دکھاتا، وہی ملاعنہ مشرکین کا طریقہ اپنے عجز پر یوں پردہ ڈالنا کہ لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ ھٰذَآ (اگر ہم چاہتے

لہ پ مائدہ آیت ۱۱۰ ؎۲ پ۳ آل عمران آیت ۴۹

ؔ۳ پ مائدہ آیت ۱۱۰

ایسا کلام کہتے) ہم چاہتے تو اس قرآن کا مثل تصنیف کر دیتے، ہم خود ہی ایسا ہیں کرتے اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ۔

قادیانی خذلہ اللہ کے ازالہ اوہام ص ۳، ۴، ۵ و نوٹ آخر ص ۱۵ تا آخر ص ۱۶۲ ملاحظہ ہوں جہاں اس نے پیٹ بھر کر یہ کفر بکے ہیں یا ان کی تلخیص رسالہ قہر الدیان ص ۱۰ تا ۱۵ مطالعہ ہوں۔ یہاں دو چار صرف بطورِ نمونہ منقول؛

ملعون ازالہ ص ۳: احیاء جسمانی کچھ چیز نہیں۔

" ص ۴: کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا۔

" ص ۱۵ آ: شعبدہ بازی اور در اصل بے سود عوام کو فریفتہ کرنے والے مسیح اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس تک نجاری کرتے رہے۔ بڑھئی کا کام درحقیقت ایسا ہے جس میں کلوں کے ایجاد میں عقل تیز ہو جاتی ہے۔ بعض چڑیاں کل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہیں، بمبئی کلکتہ میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں۔ یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے اعجاز مسمریزمی بطور لہو و لعب نہ بطورِ حقیقت ظہور میں آسکیں۔ سلبِ امراض مسمریزم کی شاخ ہے ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں جو اس سے سلبِ امراض کرتے ہیں۔ مبروص ان کی توجہ سے اچھے ہوتے ہیں، مسیح مسمریزم میں کمال رکھتے تھے۔ یہ قدر کے لائق نہیں، یہ عاجز اس کو مکروہ قابلِ نفرت نہ سمجھتا تو ان عجوبہ نمائیوں میں ابنِ مریم سے کم نہ رہتا۔ اس عمل کا ایک نہایت بُرا خاصہ ہے جو اپنے تئیں اس میں ڈالے روحانی تاثیروں میں بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل (مسمریزم) سے اچھا کرتے مگر ہدایت توحید اور دینی استقامتوں کے دلوں میں قائم کرنے میں ان کا نمبر ایسا کم رہا کہ قریب قریب ناکام رہے، ان پرندوں میں صرف جھوٹی حیات، جھوٹی جھلک

؎ مرزا قادیانی ازالہ اوہام مطبع ریاض الہند ص ۱۲۱ - ۱۱۳

نمودار ہو جاتی تھی، مسیح کے معجزات[29] اُس تالاب کی وجہ سے بے رونق[30] بے قدر[31] تھے جو مسیح کی ولادت سے پہلے مظہرِ عجائبات تھا۔ بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل[32] تھا جیسے سامری[33] کا گئوسالہ۔

مسلمانو دیکھا! اِن ملعون کلمات میں وہ کونسی گالی ہے جو رسول اللہ کو نہ دی اور وہ کونسی تکذیب ہے جو آیاتِ قرآن کی نہ کی، اتنے ہی جملوں میں تینتیس کفر ہیں۔

بہر حال یہ تو ثابت ہوا کہ یہ مرتد مثیلِ مسیح نہیں، مسلمانوں کے نزدیک یوں کہ وہ نبی مرسل اولوالعزم صاحبِ معجزات و آیات و بیّنات اور یہ مردود مطرود و مرتد و موردِ آفات اور خود اُس کے نزدیک یوں کہ معاذ اللہ وہ شعبدہ باز بھانمتی مسمریزی تھے، روحانی تاثیروں میں ضعیف نکمّے اور یہ ڈال کا ٹوٹا مقدس مہذب برگزیدہ ہادی اَلَا لَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیۡنَ (خبردار! ظالموں پر خدا کی لعنت)

ہاں ایک صورت ہے۔ اس نے اپنے زعمِ ملعون میں مسیح کے یہ اوصاف گنے، دافع البلا ص ۴: مسیح کی راستبازی اپنے زمانے میں دوسروں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ (یحییٰ)[35] شراب نہ پیتا تھا[36]، کبھی نہ سنا کہ کسی فاحشہ[37] نے اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا یا ہاتھوں[38] اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی، اسی وجہ سے خدا نے یحییٰ کا نام حصور رکھا مسیح نہ رکھا کہ ایسے قصے[39] اس نام کے رکھنے سے مانع تھے[1]

---

[1] مرزا غلام احمد قادیانی دافع البلاء (مطبع ضیاء الاسلام۔ قادیان) ص ۵-۶

بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدّی مناسبت[۴۱] درمیان ہے (یعنی عیسیٰ بھی الیسوں ہی کی اولاد تھے) ورنہ کوئی پرہیزگار[۴۲] ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگائے، زناکاری[۴۳] کی کمائی کا پلید عطر اُس کے سر پر ملے، اپنے بال[۴۴] اس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا[۴۵] انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔

ص ۶ : حق یہ[۴۶] ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا۔

ص ۷ : آپ کے ہاتھ میں سوا مکر[۴۷] و فریب[۴۸] کے کچھ نہ تھا، آپ کا خاندان[۴۹] بھی نہایت پاک ہے، تین دادیاں[۵۰] اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا ——— یہ پچاس کفر ہوئے۔

نیز اسی رسالۂ ملعونہ میں ص ۴ سے ۸ تک بحیلۂ باطلۂ مناظرہ خود ہی جلے دل کے پھپھولے پھوڑے، اللہ عزوجل کے سچے رسول مسیح عیسیٰ بن مریم کو نادان[۵۱]، شریر[۵۲]، مکار[۵۳]، بدعقل[۵۴]، زنانے خیال[۵۵] والا، فحش گو[۵۶]، بدزبان[۵۷]، کٹیل[۵۸]، جھوٹا[۵۹]، چور[۶۰]، علمی[۶۱] عملی قوت میں بہت کچا، خلل[۶۲] دماغ والا، گندی[۶۳] گالیاں دینے والا[۶۴]، بدقسمت[۶۵]، نرا فریبی[۶۶]، پیروِ[۶۷] شیطان وغیرہ وغیرہ خطاب اس قادیانی دجال نے دئے اور اس کے تین کفر اوپر گزرے کہ اللہ مسیح[۶۸] کو دوبارہ نہیں لا سکتا۔ مسیح[۶۹] فتنہ تھا، مسیح[۷۰] کے فتنے نے دنیا کو تباہ کر دیا ——— یہ سب ستّر کفر ہوئے اور ہزاروں ستر کی گنتی کیا غرض تیس سے اونچے اوصاف اس دجال مرتد نے اپنے مزعوم مسیح میں بتائے۔ اگر قادیانی خود اپنے لئے ان میں سے بھی دس وصف قبول کر لے کہ یہ شخص لعینی بھی قادیانی بدچلن[۱]، بدمعاش[۲]، فریبی[۳]، مکار[۴]، زنانے[۵] خیال والا، کٹیل[۶] بھی جھوٹا، چور[۷]، گندی[۸] گالیوں والا، ابلیس[۹] کا چیلہ، کنجریوں[۱۰] کی اولاد، کسبیوں کا جنا ہے زنا کے

خون سے بنتا ہے تو ہم بھی اس کی مان لیں گے کہ یہ ضرور مثیلِ مسیح ہے مگر کونسے مسیح کا؟ اُسی مسیحِ قلیح کا جو اُس کا موہوم ومزعوم ہے اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ۔

مسلمانو! یہ سات فائدے محفوظ رکھئے کیسا آفتاب سے زیادہ روشن ہوا کہ قادیانیوں کا مسئلۂ وفات وحیاتِ مسیح چھیڑنا کیسا ابلیسی مکر، کیسی عبث بحث، کیسی تضییعِ وقت، کیسا قادیانی کے صریح کفروں کی بحث سے جان چھڑانا اور فضول زق زق میں وقت گنوانا ہے؟

اس کے بعد ہمیں حق تھا کہ ان ناپاک وبے اصل پادر ہوا شبہوں کی طرف التفات بھی نہ کرتے جو انھوں نے حیاتِ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پیش کئے۔ ایسی مہمل عیاریوں کیّادیوں کا بہتر جواب یہی تھا کہ ہُشت پہلے قادیانی کے کفر اٹھاؤ یا اُسے کافر مان کر توبہ کرو، اسلام لاؤ، اس کے بعد یہ فرعی مسئلہ بھی پوچھ لینا مگر ہم ان مرتدین سے قطع نظر کر کے اپنے دوست سائل سنّی المذہب سے جوابِ شبہات گزارش کرتے ہیں وَ بِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ۔

پہلا شبہہ: کریمہ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ الآيۃ

قول اوّلا یہ شبہہ مرتدانِ حال نے کافرانِ ماضی سے ترکہ میں پایا ہے، جب آیہ کریمہ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ اَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ [1] (اور جو کچھ اللہ کے سوا تم پوجتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہو تمہیں اس میں جانا ہے) نازل ہوئی کہ بے شک تم اور جو کچھ تم اللہ کے سوا پوجتے ہو سب دوزخ کے ایندھن ہو تمہیں اس میں جانا۔ مشرکین نے کہا کہ ملائکہ اور عیسٰی اور عزیر بھی تو اللہ

---

[1] پ۱۷ الانبیاء آیت ۹۸

کے سوا پوجے جاتے ہیں، اس پر رب عزّوجلّ نے اُن جھگڑالو کافروں کو قرآنِ کریم کی مراد بتائی کہ آیت بتوں کے حق میں ہے اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤىۙ اُولٰٓىٕكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَۙ لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَهَا[1] وہ جن کے لئے ہم بھلائی کا وعدہ فرما چکے وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں، اس کی بھنک تک نہ سنیں گے، قرآنِ کریم نے خود اپنا محاورہ بتایا جب بھی مرتدوں نے وہی راگ گایا۔

ابوداؤد کتاب الناسخ والمنسوخ میں اور فریابی عبد بن حمید و ابن جریر و ابن ابی حاتم و طبرانی و ابن مردویہ اور حاکم مع تصحیح مستدرک میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی:

لَمَّا نَزَلَتْ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ اَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ فَالْمَلٰٓىٕكَةُ وَعِیْسٰى وَعُزَیْرٌ یُعْبَدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَنَزَلَتْ اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤى اُولٰٓىٕكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ[2]

(جب یہ آیت نازل ہوئی اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ الآیۃ تو مشرکین نے کہا ملائکہ حضرتِ عیسٰی اور حضرتِ عزیر کو بھی اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا جاتا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ الآیۃ بے شک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں)

ثانیاً یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ یقیناً مشرکین ہیں اور قرآنِ عظیم نے اہلِ کتاب کو مشرکین سے جدا کیا اُن کے احکام اُن سے جدا رکھے اُن کی عورتوں سے

---

[1] پ۱۷ ـ الانبیاء آیت ۱۰۱

[2] ابو عبداللہ حاکم، مستدرک (مطبع دار الفکر، بیروت) ج۲، ص۳۸۵

صحیح ہے مشرکہ سے باطل ان کا ذبیحہ حلال ہوجائے گا اُن کا مردار قال اللہ تعالیٰ
يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ
الْبَيِّنَةُ ۝ (کتابی کافر اور مشرک اپنا دین چھوڑنے کو نہ تھے جب تک ان کے پاس
نہ آئے ۱۲ ک)

وَقَالَ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ
رِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝ (بیشک جتنے کافر ہیں
اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں، ہمیشہ اس میں رہیں گے، وہی تمام مخلوق
بدتر ہیں۔ ک)

وَقَالَ تَعَالٰى مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ
يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۝ (وہ جو کافر ہیں کتابی یا مشرک، وہ نہیں
چاہتے کہ تم پر کوئی بھلائی اُترے تمہارے رب کے پاس سے ۱۲ ک)

وَقَالَ تَعَالٰى لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ
وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا
نَصٰرٰى ۝ (ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے
اور ضرور تم مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے۔ ک)

وَقَالَ تَعَالٰى اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۭ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۠ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۡ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ
الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ ۝

---

۱ پ۳۰ البینۃ آیت ۱ — ۲ پ۳۰ البینۃ آیت ۶
۳ پ۱ البقرۃ آیت ۱۰۵ — ۴ پ۶ مائدہ آیت ۸۲
۵ پ۶ مائدہ آیت ۵

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؎۱ (اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کر
جب تک مسلمان نہ ہو جائیں۔ ک)

جب قرآن عظیم يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ میں نصارٰے کو داخل نہ
فرماتا۔ اس اَلَّذِيْنَ میں مسیح علیہ الصّلوٰۃ والسلام کیونکر داخل ہوسکیں گے؟

ثالثًا سورت مکیّہ ہے اور سوائے عاصم، قرائِ سبعہ کی قرارت تَدْعُوْنَ بہ
خطاب، تو بُت پرست ہی مراد ہیں اور اَلَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ اصنام۔

رابعًا خود آیۂ کریمہ طرح طرح دلیلِ ناطق کہ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسّ
عمومًا اور حضرتِ مسیح علیہ الصلوٰۃ والتسلیم خصوصًا مراد نہیں۔ یہاں فرمایا اَمْوَا
غَيْرُ اَحْيَآءٍ اموات سے متبادر یہ ہوتا ہے کہ پہلے زندہ تھے پھر موت لاحق ہو
لہٰذا ارشاد ہوا غَيْرُ اَحْيَآءٍ یہ وہ مردے ہیں کہ نہ اب تک زندہ ہیں نہ کبھی
بزرے جماد ہیں۔ یہ بتوں ہی پر صادق ہے، تفسیر ارشاد العقل السلیم میں ہے

حَيْثُ كَانَ بَعْضُ الْاَمْوَاتِ مِمَّا يَعْتَرِيْهِ الْحَيَاةُ سَابِقًا
اَوْ لَاحِقًا كَاَجْسَادِ الْحَيَوَانِ وَالنُّطَفِ الَّتِيْ يُنْشِئُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى
حَيَوَانًا اُحْتُرِزَ عَنْ ذٰلِكَ فَقِيْلَ غَيْرُ اَحْيَآءٍ اَيْ لَا يَعْتَرِيْهَا الْحَيٰوةُ
اَصْلًا فَهِيَ اَمْوَاتٌ عَلَى الْاِطْلَاقِ ؎۲

(بعض اموات وہ تھے جنہیں زندگی حاصل تھی جیسے مردہ حیوان
کا جسم اور بعض وہ ہیں جنہیں زندگی ملنے والی ہے مثلاً نطفہ جسے اللہ
تعالٰی مستقبل میں حیوان بنائے گا اس لئے ایسے اموات سے احتراز کیا

؎۱ پ۲ البقرہ آیت ۲۲۱

؎۲ محمد بن محمد العمادی : تفسیر ابی السعود ج۵ ص ۱۰۶

اور فرمایا غیر احیاء لیعنی یہ وہ اموات ہیں جنہیں زندگانی (ماضی یا مستقبل میں) بالکل حاصل نہیں لہٰذا یہ علی الاطلاق اموات ہیں)

سادسًا رب عزوجل فرماتا ہے:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ [1]

(خبردار! شہیدوں کو ہرگز مردہ نہ جانیو بلکہ وہ اپنے رب کے یہاں زندہ ہیں، روزی پاتے ہیں. اللہ نے جو اپنے فضل سے دیا اس پر خوش ہیں.)

اور فرماتا ہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ [2]

(جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں تمہیں خبر نہیں.)

محال ہے کہ شہید کو تو مردہ کہنا حرام، مردہ سمجھنا حرام اور انبیاء معاذ اللہ مُردے کہے سمجھے جائیں. یقینًا قطعًا ایمانًا وہ اَحْيَاۗءٌ غَيْرُ اَمْوَاتٍ ہیں کہ عیاذًا باللہ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاۗءٍ. جس وعدہ الٰہیہ کی تصدیق کے لئے اُن کو عروضِ موت ایک آن کے لئے لازم ہے قطعًا شہداء کو بھی لازم ہے کُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ [3] (ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے.) کہ پھر جب یہ احیاء

---

[1] پ۴ آل عمران آیت ۱۶۹ [2] پ۲ البقرۃ آیت ۱۵۴ [3] پ۱۷ الانبیاء آیت ۳۵

غَیْرُ اَمْوَاتٍ ہیں وہ یقیناً ان سے لاکھوں درجے زائد اَحْیَاءٌ غَیْرُ اَمْوَاتٍ ہیں نہ کہ اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاءٍ۔

سادساً آیہ کریمہ میں وَھُمْ قَدْ خُلِقُوْا بصیغہ ماضی نہیں کہ وہ پیدا کیے گئے بلکہ وَ ھُمْ یُخْلَقُوْنَ بصیغہ مضارع ہے کہ دلیل تجدّد و استمرار ہو یعنی بنائے گھڑے جاتے ہیں اور نئے نئے بنائے گھڑے جائیں گے، یہ یقیناً بت ہیں۔

سابعاً آیہ کریمہ میں اُن سے کسی چیز کی خلق کا سلبِ کلّی فرمایا کہ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا اور قرآنِ عظیم نے عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے بعض اشیاء کی خلق ثابت فرمائی وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ کَھَیْئَۃِ الطَّیْرِ اور ایجابِ جزئی نقیضِ سلب کلّی ہے تو عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صادق نہیں۔ نامناسب سے قطع نظر ہو تو اَمْوَاتٌ قضیہ مطلقہ عامہ ہے یا دائمہ، بر تقدیرِ ثانی یقیناً اِنس و جن و ملک سے کوئی مراد نہیں ہو سکتا کہ ان کے لئے حیات بالفعل ثابت ہے نہ کہ ازل سے ابد تک دائم موت، بر تقدیرِ اوّل قضیہ کا اتنا مفاد کہ کسی نہ کسی زمانے میں ان کو موت عارض ہو، یہ ضرور عیسٰی و ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام سب کے لئے ثابت، بیشک ایک وقت وہ آئے گا کہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات پائیں گے اور روزِ قیامت ملٰئکہ کو بھی موت ہے، اس سے یہ کب ثابت ہوا کہ موت ہو چکی ورنہ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ میں ملائکہ بھی داخل ہیں، لازم کہ وہ بھی مر چکے ہوں اور یہ باطل ہے۔ تفسیر انوار التنزیل میں ہے:

اَمْوَاتٌ حَالًا اَوْ مَاٰلًا غَیْرُ اَحْیَاءٍ بِالذَّاتِ لِیَتَنَاوَلَ کُلَّ مَعْبُوْدٍ [1]

---

[1] عبداللہ بن عمر البیضاوی انوار التنزیل مطبوعہ مصر ج ۱ ص ۴۵۵

تفسیر عنایۃ القاضی میں ہے:۔

فَالْمُرَادُ مَا لَا حَیٰوۃَ لَہٗ سِوَاءٌ کَانَ لَہٗ حَیٰوۃٌ ثُمَّ مَاتَ کَعُزَیْرٍ اَوْ سَیَمُوْتُ کَعِیْسٰی وَالْمَلٰئِکَۃِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ اَوْ لَیْسَ مِنْ شَانِہِ الْحَیٰوۃُ کَالْاَصْنَامِ[1]

"یعنی اِن اموات سے عام مراد ہے خواہ اس میں حیات کی قابلیت ہی نہ ہو جیسے بُت، یا حیات تھی اور موت عارض ہوئی جیسے عزیر یا آئندہ عارض ہونے والی ہے جیسے عیسٰے و ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام"

منکرین دیکھیں کہ اُن کا شبہہ ہر پہلو پر مردود ہے، وللہ الحمد۔

شبہہ دوم لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی **اقول** وَالْمرزائیۃ لعنۃً کبارًا

(میں کہتا ہوں کہ مرزائیوں پر بھی بڑی لعنت ہو)

اوّلاً اَنْبِیَآئِھِمْ میں اضافت استغراق کے لئے نہیں کہ موسٰے سے یحیٰے علیہما الصلوٰۃ والسلام تک ہر نبی کی قبر کو یہود و نصارٰی سب نے مسجد کر لیا ہو، یہ یقیناً غلط ہے جس طرح وَقَتْلِھِمُ الْاَنْبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ میں اضافت و لام کوئی استغراق کا نہیں کہ نہ سب قاتل اور نہ سب انبیاء شہید کئے قال تعالٰی فَفَرِیْقًا کَذَّبْتُمْ وَفَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ اور جب استغراق نہیں تو بعض میں مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا داخل کر لینا ادّعائے باطل و مردود ہے۔ یہود کے سب انبیاء نصارٰے کے بھی انبیاء تھے، یہود و نصارٰے کا اُن میں بعض کی قبور کریمہ کو (مسجد بنالینا) صدقِ حدیث کے لئے بس اور اس سے زیادہ مرتدین کی ہوس

---

[1] حاشیہ شہاب المشہور بعنایۃ القاضی ج ۵ ص ۳۲۲

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں یہ اشکال ذکر کرکے کہ نصاریٰ کے انبیاء
کہاں ہیں، اُن کے تو صرف ایک عیسیٰ نبی تھے، اُن کی قبر نہیں، ایک جواب یہی
دیا جو بتوفیقہ تعالیٰ ہم نے ذکر کیا کہ :۔

اَوِ الْمُرَادُ بِالْاِتِّخَاذِ اَعَمُّ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ اِبْتِدَاعًا اَوِ اتِّبَاعًا
فَالْیَهُوْدُ اِبْتَدَعَتْ وَالنَّصَارٰی اِتَّبَعَتْ وَلَا رَیْبَ اَنَّ النَّصَارٰی
تُعَظِّمُ قُبُوْرَ کَثِیْرٍ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ الَّذِیْنَ تُعَظِّمُهُمُ الْیَهُوْدُ۔

(انبیاء کی قبروں کو مسجد بنانا عام ہے کہ ابتداءً ہو یا کسی کی
پیروی میں، یہودیوں نے ابتداء کی اور عیسائیوں نے پیروی کی
اور اس میں شک نہیں کہ نصاریٰ بہت سے ان انبیاء کی قبروں کی
تعظیم کرتے ہیں جن کی یہودی تعظیم کرتے ہیں۔)

ثانیاً امام حافظ الشان (ابنِ حجر) نے دوسرا جواب یہ دیا کہ اس روایت
میں اقتصار واقع ہوا، واقعہ یہ ہے کہ یہود اپنے انبیاء کی قبور کو مساجد کرتے اور
نصاریٰ اپنے صالحین کی قبروں کو، ولہٰذا صحیح بخاری حدیثِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
میں دربارۂ قبورِ انبیاء تنہا یہود کا نام ہے :

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ
اللّٰهُ الْیَهُوْدَ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِهِمْ مَسَاجِدَ[1]

(فرمایا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ یہودیوں
کو ہلاک فرمائے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیا)
اور صحیح بخاری حدیثِ امِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں جبکہ تنہا نصاریٰ کا ذکر تھا صرف

---

[1] ابنِ حجر عسقلانی، امام : فتح الباری شرحِ صحیح بخاری مطبوعہ بیروت ج ۱ ص ۴۴۴

صالحین کا ذکر فرمایا، انبیاء کا نام نہ لیا کہ ؛

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُولٰٓئِکَ قَوْمٌ اِذَا مَاتَ فِیْہِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰی قَبْرِہٖ مَسْجِدًا وَّ صَوَّرُوْا فِیْہِ تِلْکَ الصُّوَرَ [1]

(رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نصارٰی وہ قوم ہے کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو اُس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اُس میں تصویریں بناتے ۔)

اور صحیح مسلم حدیث جندب رضی اللہ تعالٰی عنہ میں یہود و نصارٰے دونوں کو عام تھا انبیاء و صالحین کو جمع فرمایا کہ ؛

سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا وَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوْا یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِیَآئِہِمْ وَ صَالِحِیْہِمْ مَسٰجِدَ [2]

(میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا خبردار! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنا لیتے تھے ۔)

ہمیشہ جمع طرق سے معنی حدیث کا ایضاح ہوتا ہے۔

ثالثاً اقول ے چالاکی بھی سمجھے ! یہ فقط قبر عیسٰی ثابت کرنا نہیں بلکہ اس میں بہت اہم راز مضمر ہے ۔ قادیانی مدعی نبوت تھا اور سخت جھوٹا کذاب جس کے سفید چمکتے ہوئے جھوٹ وہ محمدی والے نکاح اور انبیاء کے چاند والے بیٹے قادیان و قادیانیہ کے محفوظ از طاعون رہنے کی پیشین گوئیاں وغیرہا ہیں اور ہر عاقل

---

[1] و [2] محمد بن اسمعیل بخاری : بخاری شریف مطبع مجتبائی ج ۱ ص ۶۲

جانتا ہے کہ نبوت اور جھوٹ کا اجتماع محال، اِس سے قادیانی کا سارا گھر ہر عاقل کے نزدیک گھروندا ہوگیا اس لیے فکر ہوئی کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ جھوٹا ثابت کریں کہ قادیانی کذاب کی نبوت بھی بن پڑے، اس کا علاج خود قادیانی نے اپنے ازالہ اوہام ص ۶۲۹ پر یہ کیا کہ ایک زمانے میں چار سو نبیوں کی پیشگوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے یہ اُس مرتد کے اکٹھے چار سو کفر کہ ہر نبی کی تکذیب کفر ہے بلکہ کروڑوں کفر ہیں کہ ایک نبی کی تکذیب تمام انبیاء اللہ کی تکذیب ہے، قال اللہ تعالیٰ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ِالْمُرْسَلِيْنَ تو اُس نے چار سو ہر نبی کی تکذیب کی، اگر انبیاء ایک[1] لاکھ چوبیس ہزار ہیں تو قادیانی کے چار کروڑ چھیانوے لاکھ کفر اور اگر دو[2] لاکھ چوبیس ہزار ہیں تو یہ اُس کے آٹھ کروڑ چھیانوے لاکھ کفر ہیں اور اب اِن مرزائیوں نے خود یا اُسی سے سیکھ کر اندراجِ کفر میں اور ترقیٔ معکوس کر کے اسفل سافلین میں پہنچنا چاہا کہ معاذ اللہ سید المرسلین محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین کا جھوٹ ثابت کریں۔ اِس حدیث کے یہ معنے گھڑے کہ نصارٰی نے عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کو مسجد کر لیا یہ صریح سپید جھوٹ ہے، نصارٰی ہرگز مسیح کی قبر ہی نہیں مانتے، اسے مسجد کر لینا تو دوسرا درجہ ہے تو مطلب یہ ہوا کہ دیکھو مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (کے دشمنوں) نے (خاک بدہنِ ملعونان) کیسی صریح جھوٹی خبر دی پھر اگر ہمارا قادیانی نبی جھوٹ کے پھنکے اڑاتا تھا تو کیا ہوا قادیانی مرتدین کا اگر یہ مطلب نہیں تو جلد بتائیں کہ نصارٰی

---

[1] کما رواہ احمد وابن حبان والحاکم والبیہقی وغیرہم عن ابی ذر وابو ہلال وابن ابی حاتم والطبرانی وابن مردویہ عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ۱۲ منہ غفرلہ

[2] کما فی روایۃ علی ما فی شرح عقائد نسفی للتفتازانی قال خاتم الحفاظ لم اقف علیہما ۱۲ منہ غفرلہ

مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کب مانتے ہیں، کہاں بتاتے ہیں، کس کس نصرانی نے اس قبر کو مسجد کرلیا جس کا مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر کیا، اس مسجد کا روئے زمین پر کہیں پتا ہے؟ ان نصرانیوں کا دنیا کے پردے پر کہیں نشان ہے؟ اور جب یہ نہ بتا سکو اور ہرگز نہ بتا سکو گے تو اقرار کرو کہ تم نے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذمے معاذ اللہ دروغ گوئی کا الزام لگانے کو حدیث کے یہ معنے گھڑے اور اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا مُّہِیْنًا۞[1] بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو اُن پر اللہ کی لعنت دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ کہ کے گرائے میں پڑے اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ۞ کیوں، حدیث سے موتِ عیسٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام پر استدلال کا مزا چکھا؟ کَذٰلِکَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَۃِ اَکْبَرُ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ۞

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ
العبد المذنب
احمد رضا البریلوی عفی عنہ
بمحمدن المصطفٰے صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہٖ وسلم

[1] پ ۲۲ الاحزاب آیت ۵۷

المبین ختم النبیین

۱۳۲۶ھ

ختم نبوت کا بیان کرنے والا رسالہ

رسالہ

المبین ختم النبیین
۱۳۲۶ھ

مسئلہ از بہار شریف محلہ قلعہ مدرسہ فیض رسول، مرسلہ مولوی ابوطاہر نبی بخش صاحب

۸ / ربیع الاول شریف ۲۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حامداً و مصلیاً و مسلماً

اما بعد! بست وپنجم ماہِ ربیع الاوّل ۲۶ھ شبِ سہ شنبہ کو مولوی سجّاد حسین و مولوی مبارک حسین صاحب مدرسین مدرسہ اسلامیہ بہار کے طلبا تعلیم دادہ وعظ میں فرماتے تھے کہ خاتم النبیین میں "النبیین" پر الف لام عہد خارجی کا ہے، جب دوسرے روز مسجد چوک میں مولوی ابراہیم صاحب نے (جو بالفعل مدرسہ فیض رسول میں پڑھتے ہیں) اثنائے وعظ میں آیۂ کریمہ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ تلاوت کر کے بیان کیا کہ خاتم النبیین میں جو لفظ النبیین مضاف الیہ واقع ہوا ہے اس لفظ پر الف لام استغراق کا ہے، بایں معنی کہ سوائے حضور پُرنور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے کوئی نبی نہ آپ کے زمانہ میں ہوا اور نہ بعد آپ کے قیامت تک کوئی نبی ہو، نبوت آپ پر ختم ہوگئی، آپ کل نبیوں کے خاتم ہیں۔

بعد وعظ مولوی ابراہیم صاحب کے راحت حسین طالب علم مدرسہ اسلامیہ بہار کے مجاور درگاہ نے باعانت بعض معاون روپوش بڑے دعوے کے ساتھ مولوی ابراہیم صاحب کی تقریر مذکور کی تردید کی اور صاف لفظوں میں کہا کہ لفظ النبیین پر الف لام استغراق کا نہیں ہے بلکہ عہد خارجی کا ہے۔ چونکہ یہ مسئلہ عقائد ہے لہٰذا اس کے متعلق چند مسائل نمبروار

لکھ کر اہلِ حق سے گذارش ہے کہ بنظر احقاقِ حق ہر مسئلہ کا جواب باصواب بحوالہ کتب تحریر فرما دیں تاکہ اہلِ اسلام گمراہی و بدعقیدگی سے بچیں۔

۱۔ راحت حسین مذکور کا کہنا کہ "النبیین" پر الف لام عہد خارجی کا ہے، استغراق کا نہیں، یہ قول صحیح اور موافق مذہب منصور اہلِ سنت وجماعت کے ہے یا موافق فرقہ ضالہ زیدیہ کے؟

۲۔ نفیِ استغراق سے آیہ کریمہ کا کیا مفہوم ہوگا؟

۳۔ برتقدیرِ صحت نفیِ استغراق اس آیہ سے اہلِ سنت کا عقیدہ کہ حضور پُر نور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کل انبیاء کے خاتم ہیں، ثابت ہوتا ہے کہ نہیں اور اہلِ سنت اس آیہ کو مثبتِ خاتمیتِ کاملہ سمجھتے ہیں یا نہیں؟

۴۔ اگر آیت مثبتِ کلیت نہیں ہوگی تو پھر کس آیت سے کلیت ثابت ہوگی اور جب دوسری آیت مثبتِ کلیت نہیں تو اہلِ سنت کے اس عقیدے کا ثبوت دلیلِ قطعی سے ہرگز نہ ہوگا۔

۵۔ جس کا عقیدہ ہو کہ حضور پُر نور صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کل انبیاء کے خاتم نہیں ہیں، اس کے پیچھے اہلِ سنت کو نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

۶۔ اس باطل عقیدے کے لوگوں کی تعظیم و توقیر کرنی اور ان کو سلام کرنا جائز ہوگا یا ممنوع؟

۷۔ کیا سُنّی حنفی کو جائز ہے کہ جو شخص حضور پُر نور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو کل انبیاء کا خاتم نہ سمجھے اس سے دینی علوم پڑھیں یا اپنی اولاد کو علم دین پڑھنے کے واسطے ان کے پاس بھیجیں؟

فقط۔ المستفتی محمد عبداللہ

دلائلِ خارجیہ[عہ]

دلیلِ اول: توضیح میں ہے الاصل ای الراجح ھو العھد الخارجی لانہ حقیقۃ

عہ چونکہ خاتم النبیین میں الف لام عہدِ خارجی کے قائل ہیں لہٰذا خارجیہ لکھے گئے ہیں ۱۲

تعیین وکمال التمییز [1] (ترجمہ) اصل یعنی راجح عہد خارجی ہی کا ہے اس لئے کہ عہد خارجی
حقیقت تعیین اور کمال تمیز ہے پس جب عہد خارجی سے معنی درست ہو تو استغراق وغیرہ معتبر نہ ہوگا
دلیل دوم : نورالانصار ص۸۱ میں ہے یسقط اعتبار الجمعیۃ اذا دخلت علی
الجمع [2] (ترجمہ) جب لامِ تعریف جمع پر داخل ہو تو اعتبارِ جمعیت ساقط ہوجاتا ہے" پس
"نبیّین" کہ صیغۂ جمع ہے، جب اس پر الف لام تعریف داخل ہوا تو "نبیین" سے معنی جمعیت
ساقط ہوگیا اور جب معنی جمعیت ساقط ہوگیا تو الف لام استغراق کا ماننا صحیح نہیں ہوسکتا۔
دلیلِ سوم : یہ امر مسلم ہے کہ مضاف، مضاف الیہ کا غیر ہوتا ہے، پس جب فردِ واحد
اس کل کی طرف مضاف ہو جس میں وہ داخل ہے تو وہ کل من حیث ہو کُل ہونے کے
کل باقی نہ رہے گا بلکہ کلیت اس کی ٹوٹ جاوے گی اور جب کلیت اس کی باقی نہ رہی
تو بعضیت ثابت ہوگئی اور یہی معنے ہے عہد کا، اور اگر اس فردِ مضاف کو ہم اس کل
کے شمول میں رکھیں تو تقدم الشیٔ علیٰ نفسہٖ لازم آتا ہے اور یہ باطل ہے کیونکہ وجودِ
مضاف الیہ مقدم ہوتا ہے وجودِ مضاف پر، پس اِن دلائل سے ثابت ہوا کہ النبیین
میں الف لام عہدِ خارجی کا ماننا چاہیے۔

الجواب

حضور پُر نور خاتم النبیین سید المرسلین صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم و علیہم اجمعین کا
خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیاء و مرسلین بلا تاویل و بلا تخصیص ہونا ضروریاتِ دین سے ہے
جو اس کا منکر ہو یا اس میں ادنیٰ شک و شبہہ کو بھی راہ دے، کافر مرتد ملعون ہے آیۂ کریمہ
ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وحدیث متواتر لانبی بعدی سے تمام امت

---

[1] علامہ تفتازانی : توضیح تلویح مکتبہ رشیدیہ دیوبند ص ۱۵۰

[2] ملاجیون : نورالانوار مطبع سعید کمپنی، کراچی ص ۸۱

مرحومہ نے سلفاً وخلفاً ہمیشہ یہی معنے سمجھے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم بلا تخصیص تمام
انبیاء میں آخر نبی ہوئے، حضور کے ساتھ یا حضور کے بعد قیامِ قیامت تک کسی کو نبوت ملنی
محال ہے، فتاوٰے یتیمۃ الدہر و اشباہ والنظائر و فتاوٰے عالمگیریہ وغیرہا میں ہے :-

اذا لم یعرف الرجل ان محمد صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم اخر الانبیاء فلیس بمسلم۔[1]

" جو شخص یہ نہ جانے کہ محمد صلے اللہ تعالے علیہ وسلم تمام انبیاء میں سب سے
پیچھے نبی ہیں وہ مسلمان نہیں "

شفاء شریف امام اجل قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالے میں ہے :-

کذلک نکفر من ادعی نبوۃ احد مع نبینا صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم او بعدہ (الی قولہ) فھؤلاء کفار مکذبون للنبی صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم
لانہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبر انہ خاتم النبیین ولا نبی بعدہ واخبر
عن اللہ تعالی انہ خاتم النبیین وانہ ارسل کافۃ للناس و
اجمعت الامۃ علی حمل ھذا الکلام علی ظاہرہ وان مفہومہ
المراد بہ دون تاویل ولا تخصیص فلا شک فی کفر ھؤلاء
الطوائف کلہا قطعا اجماعا و سمعا۔[2]

" یعنی جو ہمارے نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے زمانہ میں خواہ حضور کے بعد
کسی کی نبوت کا ادعاء کرے، کافر ہے اور نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی تکذیب
کرنے والا کہ نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے خبر دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور

---

[1] فتاوٰے عالمگیری ؛ مطبوعہ پشاور ج ۲ ص ۲۶۳
[2] علامہ قاضی عیاض : شفاء شریف ج ۲ ص ۲۴۶-۷

ان کی رسالت تمام لوگوں کو عام ہے اور امت نے اجماع کیا ہے کہ یہ آیات و احادیث اپنے ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے وہی خدا و رسول کی مراد ہے، نہ ان میں کوئی تاویل ہے نہ کچھ تخصیص تو جو لوگ اس کا خلاف کریں وہ بحکم اجماع امت و بحکم قرآن و حدیث سب یقیناً کافر ہیں۔"

امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی، کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں :-

ان الامة فهمت من هذا اللفظ انه افهم عدم نبی بعده ابدا وعدم رسول بعده ابدا وانه ليس فيه تاويل ولا تخصيص ومن اوّله بتخصيص فكلامه من انواع الهذيان لا يمنع الحكم بتكفيره لانه مكذب لهذا النص الذي اجمعت الامة على انه غير مؤول ولا مخصوص[1] ملخصا۔

"یعنی تمام امتِ مرحومہ نے لفظِ خاتم النبیین سے یہی سمجھا ہے وہ بتاتا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام امت نے یہی مانا ہے کہ اس میں اصلاً کوئی تاویل یا تخصیص نہیں، تو جو شخص لفظِ خاتم النبیین میں النبیین کو اپنے عموم و استغراق پر نہ مانے بلکہ اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے اس کی بات مجنون کی بک یا سرسامی کی بہک ہے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ اس نے نصِ قرآنی کو جھٹلایا جس کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔"

عارف باللہ سیدی عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی شرح الفرائد میں فرماتے ہیں :-

---

[1] ابو حامد محمد بن محمد الغزالی : کتاب الاقتصاد مکتبۃ الادبیۃ، مصر ص ۱۴

تجویز نبی مع نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم
او بعدہ یستلزم تکذیب القرآن اذ قد نص علی انہ خاتم
النبیین و اٰخر المرسلین و فی السنۃ انا العاقب لا نبی
بعدی و اجمعت الامۃ علی ابقاء ھذا الکلام علی ظاھرہ
و ھذہ احدی المسائل المشھورۃ لتی کفرنا بھا الفلاسفۃ
لعنھم اللہ تعالٰی۔

" ہمارے نبی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے ساتھ یا بعد کسی کو نبوت ملنی جائز ماننا،
تکذیب قرآن کو مستلزم ہے کہ قرآنِ عظیم تصریح فرما چکا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی
علیہ وسلم خاتم النبیین و آخر المرسلین ہیں اور حدیث میں فرمایا میں پچھلا نبی ہوں میرے
بعد کوئی نبی نہیں، اور تمام امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر ہے یعنی
عموم و استغراق بلا تاویل و تخصیص اور یہ ان مشہور مسئلوں سے ہے جن کے سبب
ہم اہلِ اسلام نے کافر کہا فلاسفہ کو، اللہ تعالٰے ان پر لعنت کرے۔"

امام علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین تورپشتی حنفی کتاب المعتمد فی المعتقد میں فرماتے ہیں:۔

" بحمد اللہ تعالٰے ایں مسئلہ درمیان اسلامیاں روشن تر ازاں ست کہ آں را
بکشف و بیان حاجت افتد خدائے تعالٰی خبر داد کہ بعد از وے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم
نبی دیگر نباشد و منکر ایں مسئلہ کسے تواند بود کہ اصلاً در نبوتِ او صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم
معتقد نباشد کہ اگر برسالتِ او معترف بودے وے را در ہر چہ ازاں خبر داد صادق
دانستے وبہماں حجتہا کہ از طریقِ تواتر رسالتِ او پیشِ ما درست شدہ ایں نیز درست
شد کہ وے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم باز پسیں پیغمبران ست در زمانِ او و تا قیامت
بعد از وے ہیچ نبی نباشد و ہر کہ دریں شک ست دراں نیز بہ شک ست و نہ آں کس
کہ گوید کہ بعد از وے نبی دیگر بود یا ہست یا خواہد بود و آنکس نیز کہ گوید کہ امکان

دارد کہ باشد کافر ست این ست شرط درستی ایمان بہ خاتم انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"

بالجملہ آیہ کریمہ وَلٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ مثل حدیثِ متواتر لانبی
بعدی قطعاً عام اور اس میں مراد استغراقِ تام اور اس میں کسی قسم کی تاویل وتخصیص نہ ہونے پر
اجماع امتِ خیرالانام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔ یہ ضروریاتِ دین سے ہے اور ضروریاتِ دین
میں کوئی تاویل یا اس کے عموم میں کچھ قال وقیل مسموع نہیں جیسے آجکل دجال قادیانی بک رہا ہے کہ
خاتم النبیین سے ختمِ نبوتِ شریعتِ جدیدہ مراد ہے، اگر حضور کے بعد کوئی نبی اسی شریعتِ مطہرہ
کا مروج وتابع ہو کر آئے کچھ حرج نہیں اور وہ خبیث اس سے اپنی نبوت جمانا چاہتا ہے یا ایک اور
دجال نے کہا تھا کہ "تقدم[ع] تاخر زمانی میں کچھ فضیلت نہیں"
خاتم بمعنے آخر لینا خیالِ جہال ہے بلکہ خاتم النبیین بمعنی نبی بالذات ہے اور اسی مضمون
ملعون کو دجالِ اول نے یوں[ع] ادا کیا کہ خاتم النبیین بمعنے افضل النبیین ہے۔ ایک اور مرتد نے لکھا
خاتم النبیین ہونا حضرت رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بہ نسبت اس سلسلۂ محدودہ کے ہے نہ بہ نسبت
جمیع سلاسل وعوالم کے پس اور مخلوقات کا اور زمینوں میں ہونا ہرگز منافی خاتم النبیین کے نہیں،
موضوع محلّٰی باللام امثال اس مقام پر مخصوص ہوتی ہیں۔
[ایک اور] زمینوں نے لکھا کہ الف لام[ع] خاتم النبیین میں جائز ہے کہ عہد کے لئے ہو اور
بالتقدیر تسلیم استغراق جائز ہے کہ استغراقِ عرفی کے لئے ہو اور بر تقدیر حقیقی جائز ہے کہ مخصوص البعض ہو
اور بھی عام کے قطعی ہونے میں بڑا اختلاف ہے، اکثر علماء ظنی ہونے کے قائل ہیں، ان شیاطین
سے بڑھ کر اور بعض ابلیسوں نے لکھا کہ اہلِ اسلام[ع] کے بعض فرقے ختمِ نبوت ہی کے قائل نہیں اور

ع تحذیر الناس نانوتی ۱۲ ع مواہب الرحمٰن قادیانی ۱۲ ع مناظرۂ احمدیہ للعنہ ناصر المؤمنین سہسوانی ۱۲
ع تحریر اسی زندیق پشاوری ۱۲

بعض قائل ختمِ نبوت تشریعی کے ہیں نہ مطلق نبوت کے، الیٰ غیر ذٰلک من الکفریات الملعو
والارتدادات المشحونۃ بنجاسات ابلیس وقاذورات التدلیس لعن
اللہ قائلہا وقاتل اللہ قابلیہا۔

یہ سب تاویلِ رکیک ہیں یا عموم و استغراق "النبیین" میں تشویش وتشکیک اور سد
کفرِ صریح وارتدادِ قبیح، اللہ ورسول نے مطلقاً نفیِ نبوتِ تازہ فرمائی، شریعتِ جدیدہ وغیرہا کی کوئی قید
کہیں نہ لگائی اور صراحۃً خاتم بمعنے آخر بتایا، متواتر حدیثوں میں اس کا بیان آیا اور صحابۂ کرام رض
اللہ تعالٰی عنہم اجمعین سے اب تک تمام امتِ مرحومہ نے اسی معنی ظاہر ومتبادر و عموم و استغ
حقیقی تام پر اجماع کیا اور اسی بناء پر سلفاً وخلفاً ائمۂ مذاہب نے نبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے
ہر مدعیٔ نبوت کو کافر کہا، کتبِ احادیث وتفسیر وعقائد وفقہ ان کے بیانوں سے گونج رہی
فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اپنی کتاب "جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ" میں اس
مطلبِ ایمانی پر صحاح وسنن ومسانید ومعاجیم وجوامع سے ایک سو بیس حدیثیں اور تکفیرِ منکر
ارشاداتِ ائمہ وعلمائے قدیم وحدیث وکتبِ عقائد واصولِ فقہ وحدیث سے تیس نصوص
ذکر کیے وللہ الحمد! تو یہاں عموم واستغراق کا انکار خواہ کسی تاویل وتبدیل کا اظہار نہیں کرسک
مگر کھلا کافر خدا کا دشمن قرآن کا منکر مردود وملعون خائب وخاسر والعیاذ باللہ العزیز القا
ایسی تشکیکیں تو وہ اشقیا رب العالمین میں بھی کرسکتے ہیں کہ جائز ہے لام عہد کے لیے ہو یا استغ
عرفی کے لیے یا عام مخصوص منہ البعض یا عالمین سے عالمین زمانہ کقولہ تعالٰی وانی فضلتکم ع
العالمین اور سب کچھ سہی پھر عام قطعی تو نہیں، خدا کا پروردگارِ جمیع عالم ہونا یقینی کہاں؟ مگر الحمد للہ مس
نہ ان ملعون ناپاک وساوس کو رب العالمین میں سنیں نہ ان خبیث گندے وساوس کو خاتم
النبیین میں الا لعنۃ اللہ علی الظالمین ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ
لعنہم اللہ فی الدنیا والاٰخرۃ واعد لہم عذابا مھینا۔

یہ طائفہ خارجیہ جن سے سوال ہے اگر معلوم ہو کہ حضور پرنور خاتم الانبیاء والمرسلین

لی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم اجمعین کے خاتم ہونے کو صرف بعض انبیاء سے مخصوص کرتا ہے حضور اقدس
لی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے روزِ بعثت سے جب یا اب یا کبھی کسی زمانے میں کوئی نبوت اگرچہ
ی اگرچہ غیر تشریعی اگرچہ کسی اور طبقۂ زمین یا کنجِ آسمان میں اگرچہ کسی اور نوعِ غیر انسانی میں واقع ملتا یا
نصف اعتقادِ عدمِ وقوع محض بطورِ احتمالِ شرعی و امکانِ وقوعی جانتا یا یہ بھی سہی مگر جائز و
ل ماننے والوں کو مسلمان کہتا یا طوائفِ ملعونہ مذکورہ خواہ ان کے کبراء یا نظرا کی تکفیر سے باز رہتا
ہے تو ان سب صورتوں میں یہ طائفہ طائفہ خود بھی قطعاً یقیناً اجماعاً ضرورۃً مثل طوائفِ مذکورہ
دیانیہ و قاسمیہ و امیریہ و نذیریہ و امثالہم لعنہم اللہ تعالٰی کافر و مرتد ملعونِ ابد ہے قاتلہم
للہ انی یؤفکون کہ ضروریاتِ دین کا جس طرح انکار کفر ہے یونہی ان میں شک و شبہہ
احتمالِ خلاف ماننا بھی کفر ہے، یونہی ان کے منکر یا ان میں شاک کو مسلمان کہنا یا اسے کافر
ماننا بھی کفر ہے۔ بحر الکلام امام نسفی وغیرہ میں ہے من قال بعد نبینا نبی یکفر
ـب انکر النص وکذلک لو شک فیہ۔ درمختار و بزازیہ و مجمع الانہر وغیرہا کتبِ
ثیرہ میں ہے من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر[1]۔
ان لعنتی اقوال نجس ترا از اقوال کے رد میں اواخرِ صدیٔ گزشتہ میں بکثرت رسائل و
سائل علمائے عرب و عجم طبع ہو چکے اور وہ ناپاک فتنے غارِ مذلت میں گر کر قعرِ جہنم کو پہنچے
الحمد للہ رب العلمین۔ اس طائفۂ جدیدہ کو اگر طوائفِ طریدہ کی حمایت
وجھے گی تو اللہ واحد قہار کا لشکرِ جرار اسے بھی اس کی سزا سے کردار پہنچانے کو تیار ہے قال
تعالٰی اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ
بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝[2]
اور اگر اس طائفۂ جدیدہ کی نسبت وہ تجویز و احتمالِ نبوت یا عدمِ تکفیرِ منکرانِ ختمِ نبوت

---

[1] درمختار : مطبع مجتبائی دہلی ج ۲ ص ۳۵۶ [2] مرسلات ۱۶ تا ۱۹

معلوم نہ بھی ہو، نہ اس کا خلاف ثابت ہو تو اس کا آیۂ کریمہ میں افادۂ استغراق سے انکار اور ارادہ
بعض پر اصرار، کیا اسے حکمِ کفر سے بچا لے گا کہ وہ صراحۃً آیۂ کریمہ کا اُس تفسیر قطعی یقینی اجماعی ایمانی
کا منکر و مبطل ہے جو خود حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی اور جس پر تمام امتِ مرحومہ نے اجماع کیا اور
بنقلِ متواتر ضروریاتِ دین سے ہو کر ہم تک آئی، مثلاً کوئی شخص کہے کہ شراب کی حرمت قرآنِ عظیم سے ثابت نہیں
ائمہ دین فرماتے ہیں وہ کافر ہو گیا اگرچہ اُس کے کلام میں حرمتِ خمر کا انکار نہ تھا، نہ تحریم کا ثبوت قرآنِ عظیم پر موقوف
اُن کی تحریم میں احادیثِ متواترہ بھی موجود اور کچھ نہ ہو تو خود اس کی حرمت ضروریاتِ دین سے ہے
اور ضروریاتِ دین خصوصِ نصوص کے محتاج نہیں رہتے۔ امامِ اجل ابو زکریا نووی کتاب الروضہ پھر امام ابنِ حجر مکی "اعلام
بقواطع الاسلام" میں فرماتے ہیں: اذا جحد مجمعا علیہ یعلم من دین الاسلام ضرورة سواء کان فیہ نص اولا
فان جحدہ یکون کفرا۔ اھ ملتقطا (ترجمہ" جب کوئی اجماعی مسئلہ کا انکار کرے، ضرورت کے علمِ دین کی بنا پر
خواہ اُس میں نص ہو یا نہ ہو، تو اُس کا یہ انکار کفر ہو گا۔" (مرتّب)

بعینہٖ یہی حالت یہاں بھی ہے کہ اگرچہ بعثتِ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے
ہمیشہ کے لئے دروازۂ نبوت بند ہو جانا اور اس وقت سے ہمیشہ تک کبھی کسی وقت کسی
جگہ کسی صنف میں کسی طرح کی نبوت نہ ہو سکنا کچھ اس آیۂ کریمہ ہی پر موقوف نہیں بلکہ اس کے
ثبوت میں قاہر و باہر، متوافر و متظافر، متکاثر و متواتر حدیثیں موجود اور کچھ نہ ہو تو بحمد اللہ
تعالےٰ مسئلہ خود ضروریاتِ دین سے ہے مگر آیت کے معنے متواتر مجمع علیہ قطعی ضروری کا انکار
اس پر کفر ثابت کرے گا، اگرچہ اس کے کلام میں صراحۃً نقلِ مسئلہ کا انکار نہیں۔ منح الروض الازہر
شرح فقہ اکبر سیدنا امامِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں ہے:۔

لو قال حرمة الخمر لا تثبت بالقرآن کفر ای
لانہ عارض نص القرآن وانکر تفسیر الفرقان [1]

"اگر کوئی کہے کہ حرمتِ شراب قرآن سے ثابت نہیں، کافر ہو جائیگا کیونکہ اس نے نصِ قرآن سے معارضہ کیا اور تفسیرِ قرآن کا انکار" (مرتب)

---

[1] ملا علی قاری: منح الروض الازہر شرح فقہ اکبر مطبع مجتبائی دہلی ص ۲۳۴

فتاوٰے تتمہ میں ہے من انکر حرمة الخمر فی القراٰن کفر[1]

امام مکی نے ہمارے علماء سے کلماتِ کفر بالاتفاق میں نقل کیا او قال لم تثبت حرمة الخمر فی القراٰن پھر خود فرمایا کفر زاعم انہ لانص فی القراٰن علی تحریم الخمر ظاہر لانہ مستلزم لتکذیب القراٰن الناص فی غیر ما اٰیة علی تحریم الخمر فان قلت غایة ما فیہ انہ کذب وھو لا یقتضی الکفر قلت ممنوع لانہ کذب یستلزم انکار النص المجمع علیہ المعلوم من القراٰن بالضرورة تو اگرچہ یہ طائفہ آیہ کریمہ میں استغراق کے انکار سے ختمِ تامِ نبوت پر دلائلِ قطعیہ سے مسلمانوں کا ہاتھ خالی نہیں کر سکتا، اپنا ہاتھ ایمان سے خالی کر گیا، ہاں اگر اربابِ طائفہ صراحۃً ایمان لائیں کہ حضورِ اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں خواہ ان کے بعد کبھی کسی جگہ کسی طرح کی کوئی نبوت کسی کو نہیں مل سکتی، حضور کے خاتم النبیین و آخر الانبیاء والمرسلین ہونے میں اصلاً کوئی تخصیص تاویل تقیید تحویل نہیں اور ان تمام مطالب کو نصوصِ قطعیہ و اجماعِ یقینی و ضروریاتِ دین سے ثابت یقیناً مانیں اور ان تمام طوائفِ ملعونہ مذکورہ اور ان کے اکابر کو صاف صاف کافر مرتد کہیں صرف بزعمِ خود اپنی نحوی و منطقی جہالتوں بطالتوں کج فہمیوں کے باعث آیہ کریمہ میں لامِ عہد لیں اور استغراقِ نا مستقیم سمجھیں تو اگرچہ بوجہ انکار تفسیرِ متواتر اجماعی قطعی، اسلوبِ فقہی اس پر اب بھی لزومِ کفر مانے مگر از انجا کہ اس نے اعتقادِ صحیح کی تصریح اور کبرائے منکرین کی تکفیرِ صریح کر دی، اس کی تکفیر سے زبان روکنا ہی مسلکِ تحقیق و احتیاط ہوگا۔

امامِ مکی بعد عبارتِ مذکورہ فرماتے ہیں:۔

ومن ثم یتجہ انہ لو قال الخمر حرام ولیس

---

[1] فتاوٰے تتمہ بحوالہ منح الروض الازہر

فی القرآن نص علی تحریمہ ثم یکفر لانہ لان

محض کذب و ھو لا یکفر بہ اھ

اقول و باللہ التوفیق، اس تقدیرِ اخیر پر بھی اس قدر میں شک نہیں کہ یہ طائفہ[1]

حائفہ یار و معینِ مرتدین و کافرین و بازیچہ[2] کنندۂ کلام رب العالمین و مکذّب[3] تفسیر حضور سید المرسلین

و مخالفِ[4] اجماعِ جمیع مسلمین و سخت[5] بدعقل و گمراہ و بددین ہے۔

اوّل تو ظاہر ہی ہے کہ نفیِ استغراق و تجویزِ عہد میں یہ ان کفار کا ہمزبان ہوا

بلکہ ان خبیثوں نے تو بطورِ احتمال ہی کہا تھا" جائز ہے کہ عہد کے لئے ہو" اور اس نے

بزعمِ خود عہد کے لئے ہونا واجب مانا اور استغراق کو باطل و مردود جانا۔

دوم اس لئے کہ قرآن عظیم میں حضراتِ انبیائے کرام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام

کا ذکرِ پاک بہت وجوہِ مختلفہ سے وارد (۱) فرداً فرداً خواہ بتصریحِ اسماء، یہ صرف چھبیس[26]

کے لئے ہے: آدم[1]، ادریس[2]، نوح[3]، ہود[4]، صالح[5]، ابراہیم[6]، اسحٰق[7]، اسماعیل[8]، لوط[9]، یعقوب[10]،

یوسف[11]، ایوب[12]، شعیب[13]، موسٰی[14]، ہارون[15]، الیسع[16]، الیاس[17]، ذوالکفل[18]، داؤد[19]، سلیمان[20]،

عزیر[21]، یونس[22]، زکریا[23]، یحیٰی[24]، عیسٰی[25]، محمد[26] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم و بارک وسلم یا بر سبیل

بہام مثل قال لھم نبیھم (اشمویل[1]) و اذ قال لفتٰہ (یوشع[2]) فوجد

عبدا من عبادنا (خضر[3]) علیہم الصلوٰۃ و السلام۔

(۲) بر سبیلِ عموم و استغراق اور یہی اوفر و اکثر ہے قولہ تعالیٰ قولوا امنا

باللہ و ما انزل علینا الٰی قولہ تعالیٰ و ما اوتی النبیون من ربھم

لا نفرق بین احد منھم[1] و قال تعالیٰ ولکن البر من امن باللہ والیوم

الاخر والملٰئکۃ و الکتب و النبیین[2] و قال تعالیٰ تلک الرسل فضلنا

بعضھم علی بعض[3] و قال تعالیٰ کل امن باللہ و ملٰئکتہ و کتبہ و رسلہ

و قال تعالیٰ لا نفرق بین احد من رسلہ[4] و قال تعالیٰ و ما اوتی موسٰی و

عیسٰی و النبیون من ربہم لا نفرق بین احد منہم[۸] وقال تعالٰی اولٰئک

مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین[۹] وقال تعالٰی

والذین اٰمنوا باللہ ورسلہ ولم یفرقوا بین احد منہم اولٰئک سوف

یؤتیہم اجورہم[۱۰] وقال تعالٰی فاٰمنوا باللہ ورسلہ[۱۱] وقال تعالٰی لئن

اقمتم الصلوٰۃ واٰتیتم الزکوٰۃ واٰمنتم برسلی وعزرتموھم[۱۲] وقال تعالٰی

یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم[۱۳] وقال تعالٰی وما نرسل المرسلین

الا مبشرین ومنذرین[۱۴] وقال تعالٰی فلنسئلن الذین ارسل الیہم ولنسئلن

المرسلین[۱۵] وقال تعالٰی عن المؤمنین لقد جاءت رسل ربنا بالحق[۱۶]

وقال تعالٰی عن الکافرین قد جاءت رسل ربنا بالحق فھل لنا من

شفعاء[۱۷] وقال تعالٰی ثم ننجی رسلنا والذین اٰمنوا[۱۸] وقال تعالٰی واتخذوا

اٰیٰتی ورسلی ھزوا[۱۹] وقال تعالٰی اولٰئک الذین انعم اللہ علیہم

من النبیین[۲۰] وقال تعالٰی انی لا یخاف لدی المرسلون[۲۱] وقال تعالٰی واذ

اخذنا من النبیین میثاقہم ومنک ومن نوح[۲۲] وقال تعالٰی ھٰذا ما وعد

الرحمٰن وصدق المرسلون[۲۳] وقال تعالٰی ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا

المرسلین[۲۴] وقال تعالٰی وسلٰم علی المرسلین[۲۵] وقال تعالٰی وجایٔ بالنبیین

والشہداء[۲۶] وقال تعالٰی انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا[۲۷] وقال تعالٰی

الذین اٰمنوا باللہ ورسلہ اولٰئک ھم الصدیقون[۲۸] وقال تعالٰی اعدت

للذین اٰمنوا باللہ ورسلہ[۲۹] وقال تعالٰی لقد ارسلنا رسلنا بالبینٰت[۳۰]

وقال تعالٰی کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی[۳۱] وقال تعالٰی واذا الرسل اقتت

لای یوم اجلت[۳۲]، الٰی غیر ذٰلک من اٰیٰت کثیرہ۔

(۳) ملحوظ بوصفِ تقبیب نبی انبیائے سابقین علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ممثل

قولہ تعالیٰ و ما ارسلنا من قبلك الا رجالا نوحی الیہم من اھل القری
و قال تعالیٰ و ما ارسلنا من قبلك من المرسلین الا انہم لیاکلون الطعام [33]
و قال تعالیٰ سنۃ اللہ فی الذین خلوا من قبل و کان امر اللہ قدرا مقدورا
الذین یبلغون رسلٰت اللہ [34] و قال تعالیٰ و لقد اوحی الیك و الی الذین من
قبلك [35] و قال تعالیٰ ما یقال لك الا ما قد قیل للرسل من قبلك [36] و قال
تعالیٰ کذلك یوحی الیك و الی الذین من قبلك اللہ العزیز الحکیم [37]۔

(۴) **بر سبیل معنے جنسی شامل فرد و جمع بے لحاظ خاص خصوص و شمول** مثل قولہ تعالیٰ
من کان عدوا للہ و ملٰئکتہ و رسلہ [38] وقولہ تعالیٰ ان الذین یکفرون
بایٰت اللہ و یقتلون النبیین بغیر حق و یقتلون الذین یامرون
بالقسط من الناس فبشرھم بعذاب الیم [39] و قال تعالیٰ و لا یامرکم
ان تتخذوا الملٰئکۃ و النبیین اربابا [40] وقولہ تعالیٰ و من یکفر باللہ
و ملٰئکتہ و کتبہ و رسلہ و الیوم الاٰخر فقد ضل ضلٰلا بعیدا [41] و
قولہ تعالیٰ ان الذین یکفرون باللہ و رسلہ و یریدون ان یفرقوا
بین اللہ و رسلہ الی قولہ تعالیٰ ھم الکٰفرون حقا [42] وغیرھا۔

(۵) **خاص خاص جماعت خواہ اس کا خصوص کسی وصف یا اضافت یا اور وجوہ بیان
سے نفس کلام میں مذکور اور اس سے مستفاد ہو** مثل قولہ تعالیٰ و لقد اٰتینا موسی
الکتٰب و قفینا من بعدہ بالرسل [43] وقال تعالیٰ فی بنی اسرائیل و لقد
جاءتہم رسلنا بالبینٰت [44] وقال تعالیٰ فی التورٰیۃ یحکم بہا النبیون الذین
اسلموا للذین ھادوا [45] و قال تعالیٰ بعد ما ذکر نوحا ثم ھولاء اخر ثم
ارسلنا رسلنا تترا ثم ارسلنا موسٰی [46] و قال تعالیٰ اوحینا الیك کما اوحینا
الی نوح و النبیین من بعدہ [47] فالمراد "من بعدہ" ھود و موسیٰ علیہم

الصلوٰۃ والسلام وقال تعالٰی فقص سندرسنکم صٰعقۃ مثل صٰعقۃ
عاد وثمود اذ جاءتہم الرسل من بین ایدیھم ومن خلفھم[48]
وقال تعالٰی بعد ذکر نوح وابراھیم ثم قفینا علٰی اٰثارھم
برسلنا[49]، یا بوجہ عہدِ حضوری مثل قولہ تعالٰی قال یٰقوم اتبعوا المرسلین[50]،
یا ذکری مثل قولہ تعالٰی فی قوم نوح و ھود و صالح و لوط و شعیب
بعد ماذکرھم علیہم الصلوٰۃ والسلام تلک القرٰی نقص علیک
من انبائھا ولقد جاءتھم رسلھم بالبینٰت[51]، یا علمی مثل قولہ تعالٰی
واضرب لھم مثلاً اصحٰب القریۃ اذ جاءھا المرسلون[52] وقال
تعالٰی سنکتب ما قالوا وقتلھم الانبیاء بغیر حق[53] و غیر ذلک۔

اب اوّلاً اگر آیۂ کریمہ ولٰکن رسول اللہ و خاتم النبیین[54] میں لام
عہدِ خارجی کے لئے ہو جیسا کہ یہ طائفۂ خارجیہ گمان کرتا ہے اور وہ یہاں نہیں مگر ذکری اور
ذکر کو دیکھ کر کہ اتنے وجوہِ مختلفہ پر ہے اور ان میں صرف ایک وہ ہے جو بداہۃً کلامِ کریم
میں مراد ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتی یعنی وجہِ سوم کہ جب انبیاء موصوف بوصفِ قبلیت و
مقید بقیدِ سبقت ہے لئے گئے یعنی وہ انبیاء جو حضورِ اقدس صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے
پہلے ہیں تو اب حضور کو ان کا خاتم، ان کا آخر، ان سے زمانے میں متاخر کہنا محض لغو و
فضول و کلامِ مہمل و معطّل و مغسول ہو گا جس کا حاصل حملِ اوّلی بدیہی مثل زید زید سے زائد
نہ ہو گا کہ جب ان کو حضور سے اگلا کہہ دیا، حضور کا ان سے پچھلا ہونا آپ ہی معلوم ہوا، اسے
بالخصوص مقصود بالافادہ رکھنا، قرآنِ عظیم تو قرآنِ عظیم اصلاً کسی عاقل انسان کے کلام کے لائق
نہیں، نہ کہ وہ بھی مقامِ مدح میں کہ ؎

چشمانِ تو زیرِ ابروانند دندانِ تو جملہ در دہانند

سے بھی بدتر حالت میں ہے کہ شعر نے کسی افادہ کی عبث تکرار نہ کی اور بات جو کہی وہ بھی

واقعی تعریف کی تھی۔

احسن تقویم سے بعض اوضاع کا بیان ہے اسے مقامِ مدح میں یوں مہمل جانا گیا ہے کہ ایک عام مشترک بات کا ذکر کیا ہے بخلاف اس معنٰی کے کہ اس میں صراحۃً عبث موجود اور معنی مدح بھی مفقود اور پھر عموم واشتراک بھی نقدِ وقت کہ ہر شے اپنے اگلے سے پچھلی ہوتی ہے، غرض یہ وجہ تو یوں مندفع ہو جائے گی کہ اصلا محلِ افادہ وصالح ارادہ نہیں اور اس طائفۂ خارجیہ کے طور پر وجہِ دوم کو بھی نا محتمل مان لیجئے پھر بھی اوّل و چہارم و پنجم سب محتمل رہیں اور پنجم میں خود وجوہِ کثیرہ ہیں، کہیں من بعد موسٰی، کہیں من بعد نوح، کہیں انبیائے بنی اسرائیل، کہیں من بعد ھود وموسٰی، کہیں صرف انبیائے عاد و ثمود، کہیں انبیائے قوم نوح وعاد وثمود، کہیں من بعد ابراھیم قوم لوط و مدین وغیر ذلک۔

بہر حال ذکر وجوہِ کثیرہ مختلفہ پر آیا ہے اور یہاں کوئی قرینۂ مبیّنہ نہیں کہ ان میں ایک وجہ کی تعیین کرے تو معلوم نہیں ہو سکتا کہ کون سے مذکور کی طرف اشارہ ہوا، پھر عہد کہاں رہا، سرے سے عہد کا مبنی ہی کہ تعین ہے منہدم ہو گیا کہ اختلاف وتنوع مطلقاً منافیٔ تعین نہ کہ اتنا کثیر پھر عہدیّت کیونکر ممکن۔

ثانیاً جب کہ اتنی وجوہ کثیرہ محتمل اور قرآنِ عظیم نے کوئی وجہ بیان نہ فرمائی، حدیث کا بیان صحیح تو وہی عموم واستغراق ہے کہ لا نبی بعدی، کما سیأتی۔ اس تقدیر پر جب اشارہ ذکراً استغراق کی طرف ٹھہرا، عہد واستغراق کا حاصل ایک ہو گیا اور وہی حاطۂ تامّہ کہ معتقدِ اہلِ اسلام تھا ظاہر ہوا مگر یہ اس طائفے کو منظور نہیں، لاجرم آیت کہ بر تقدیرِ عہدیّت مجمل تھی بے بیان رہی اور وحی منقطع ہو کر متشابہات سے ہو گئی، اب رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہنا محض اقرارِ لفظ بے فہمِ معنٰے رہ گیا جس کی مراد کچھ معلوم نہیں، کوئی کافر خود زمانۂ اقدس حضور پُر نور صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم میں کتنے ہی انبیاء مانے حضور کے بعد

ہر قرن وطبقہ وشہر وقریہ میں ہزار ہزار اشخاص کو نبی جانے، خود اپنے آپ کو رسول اللہ کہے، اپنے استادوں کو مرسلینِ اولو العزم بتلائے، آیۂ کریمہ اس کا بال بیکا نہیں کرسکتی کہ آیت کے معنی ہی معلوم نہیں جس سے حجت قائم ہوسکے، کیا کوئی مسلمان ایسا خیال کرے گا، حاشا وکلّا۔

ثالثاً میں تکثر وتزاحم معانی پر کیوں بنا کروں، سوائے استغراق کوئی معنے لے لیجئے سب پر یہی آش در کاسہ رہے گی کہ پچھلی جھوٹی کاذبہ ملعونہ نبوّتوں کا دَر آیت بند نہ کرسکے گی، معنیٰ اول یعنی افراد مخصوصہ معینہ مراد لیجئے تو نبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم انہی معدود انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خاتم ٹھہرے جن کا نام یا ذکرِ معیّن علٰی وجہ الابہام قرآنِ مجید میں آگیا ہے، جن کا شمار تیس چالیس نبی تک بھی نہ پہنچے گا، یونہی بر تقدیر معنے پنجم یعنی جماعاتِ خاصہ خاصّہ اسی جماعت کے خاتم ٹھہریں گے۔ باقی جماعات صادقہ سابقہ کے لئے بھی خاتمیت ثابت نہ ہوگی چہ جائے جماعات کاذبہ آئندہ اور معنے سوم میں صاف تخصیص انبیائے سابقین کی ہوجائے گی کہ جو نبی پہلے گزر چکے ان کے خاتم ہیں تو پچھلوں کی کیا بندش ہوئی بلکہ پیچھے اور آئے تو وہ ان کے بھی خاتم ہونگے۔ رہے معنی چہارم جنسی اس میں جمیع مراد لینا اس طائفہ کو منظور نہیں ورنہ وہی ختم الشیئ لنفسہٖ لازم آئے۔ لاجرم مطلقاً کسی ایک فرد کے اختتام سے بھی خاتمیت صادق مانے گا کہ صدق علی الجنس کے لئے ایک فرد پر صدق کافی ہے تو یہ سب معانی سے اَخس وارذل ہوا اور حاصل وہی ٹھہرا کہ آیت بہر نہج فقط ایک دو یا چند یا کل گذشتہ پیغمبروں کی نسبت صرف اتنا تاریخی واقعہ بتاتی ہے کہ ان کا زمانہ ان کے زمانے سے پہلے تھا اس سے زیادہ آئندہ نبوتوں کا وہ کچھ نہیں بگاڑ سکتی نہ ان سے اصلاً بحث کرتی ہے، طوائفِ ملعونہ مہدویہ وقادیانیہ وامیریہ ونانوتویہ وامثالہم لعنہم اللہ تعالٰی کا یہی تو مقصود تھا۔ وہ اس طائفہ خارجیہ نے جی کھول کر امنا بہٖ کرلیا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

اصل بات یہ ہے کہ معانی قطعیہ جو تمام مسلمین میں ضروریاتِ دین سے ہوں

جب ان پر نصوصِ قطعیہ پیش نہ کئے جائیں تو مسلمانوں کو احمق بنا لینا اور معتقداتِ اسلام کو مُحیلاتِ[1] عوام ٹھہرا دینا ایسے خبثاء کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے اور نصوص میں احادیث پر نہ عام لوگوں کی نظر نہ ان کے جمع طرق و ادراکِ تواتر پر دسترس، وہاں ایک جُنبش میں کام نکل جاتا ہے کہ یہ بابِ عقائد ہے۔ اس میں بخاری و مسلم[2] کی بھی صحیح آحاد حدیثیں مردود ہیں، ہاں ایسی جگہ ان ہی کے اندھوں کی کچھ کوردبتی ہے تو قرآن عظیم سے کہ بغرض تلبیسِ عوام برائے نام[3] اسلام کا ادعا ہو کر قرآن پر صراحۃً انکار کا ٹٹو خر در گل ہے لہذا وہاں تحریفِ معنوی کے چال چلتے اور کلام اللہ کو الٹنے بدلتے ہیں کہ جب آیت سے مسلمانوں کو ہاتھ خالی کر لیں پھر گویا وحیِ شیطانی کا راستہ کھل جائے گا واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔

سوم یعنی اس طائفہ کا مکذّبِ تفسیرِ حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہونا، وہ ہر ادنیٰ خادمِ حدیث پر روشن، یہاں اجمالی دو حرف ذکر کریں، صحیح مسلم شریف و مسند امام احمد و سنن ابوداؤد و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ وغیرہا میں ثوبان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

انہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی[4]

"بیشک میری امتِ دعوت میں یا میری امت کے زمانے میں تیس کذاب ہوں گے کہ ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا اور میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

---

[1] دیکھو تحذیر الناس ص۳ [2] دیکھو براہین قاطعہ گنگوہی ص۷ [3] دیکھو تحذیر الناس ص۳

[4] امام احمد بن حنبل : مسند امام احمد مطبوعہ بیروت ج ۵ ص ۲۷۸

ابو عیسےٰ ترمذی : ترمذی شریف مجتبائی دہلی ج ۲ ص ۴۵

امام احمد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور ضیائے مقدسی صحیح مختارہ میں حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فی امتی کذابون دجالون سبعة و عشرون منهم اربع نسوة و انی خاتم النبیین لا نبی بعدی [1]

"میری امتِ دعوت میں ستائیس دجّال کذاب ہوں گے ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ بے شک میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں"

صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ترمذی و تفسیر ابن ابی حاتم و تفسیر ابن مردویہ میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مثلی و مثل الانبیاء کمثل رجل ابتنی دارا فاکملها واحسنها الا موضع لبنة فکل من دخلها فنظر الیها قال ما احسنها الا موضع اللبنة فانا موضع اللبنة فختم بی الانبیاء [2]

"میری اور نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکان پورا کامل اور خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی تو جو اس گھر میں جاکر دیکھتا کہتا یہ مکان کس قدر خوب ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ کہ وہ خالی ہے تو اس اینٹ کی جگہ میں ہوا مجھ سے انبیاء ختم کردیے گئے"

صحیح مسلم و مسندِ احمد میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ

---

[1] امام احمد بن حنبل : مسند امام احمد مطبوعہ بیروت ج ۵ ص ۳۹۶
علامہ طبرانی معجم طبرانی ج ۳ ص ۱۸۸

[2] امام بخاری : بخاری شریف مکتبہ رشیدیہ، دہلی ج ۱ ص ۵۰۱

علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

مثلی ومثل النبیین کمثل رجل بنی دارا فاتمہا الا لبنۃ واحدۃ فجئت انا و اتممت تلک اللبنۃ [1]

" میری اور انبیاء کی مثال اس شخص کی مانند ہے جس نے سارا مکان پورا بنایا سوا ایک اینٹ کے، تو میں تشریف فرما ہوا اور وہ اینٹ میں نے پوری کی "

مسندِ احمد و صحیح ترمذی میں بافادۂ تصحیح ابی بن کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

مثلی فی النبیین کمثل رجل بنی دار افاحسنہا واکملہا واجملہا و ترک فیہا موضع لبنۃ لم یضعہا فجعل الناس یطوفون بالبنیان و یعجبون منہ و یقولون لو تم موضع ھذہ اللبنۃ فانا فی النبیین موضع تلک اللبنۃ [2]

" پیغمبروں میں میری مثال ایسی ہے کہ کسی نے ایک مکان خوبصورت و کامل و خوشنما بنایا اور ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی. وہ نہ رکھی، لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی و خوشنمائی سے تعجب کرتے اور تمنا کرتے کسی طرح اس اینٹ کی جگہ پوری ہو جاتی، تو انبیاء میں اس اینٹ کی جگہ میں ہوں "

صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن نسائی و تفسیر ابن مردویہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے یہی مثل بیان کر کے ارشاد فرمایا فانا اللبنۃ

---

[1] مسلم بن حجاج : مسلم شریف ج ۲ ص ۲۴۸

[2] امام ترمذی، ابو عیسٰے : ترمذی شریف ج ۲ ص ۱۰۹

امام احمد بن حنبل : مسند امام احمد حنبل ج ۵ ص ۱۳۷

وانا خاتم النبیین" تو میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں" صلے اللہ تعالےٰ علیہ وعلیہم اجمعین وبارک وسلم۔

چہارم کا بیان اوپر گزرا، پنجم سے اس طائفہ کی گمراہی بھی واضح ہو چکی کہ تفسیر رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا رد کرنے والا اجماعِ قطعی امتِ مرحومہ کا خلاف کرنے والا۔ سوا گمراہ و بددین کے کون ہوگا نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا[1]

رہی بدعقلی وہ اس کے ان شبہات واہیات، خرافات، مزخرفات کی ایک ایک ادا سے ٹپک رہی ہے جو اُس نے اثبات ادعائے باطل عہدِ خارجی کے لئے پیش کئے۔ اہلِ علم کے سامنے ایسے مہملات کیا قابلِ التفات مگر حفظِ عوام وازالۂ اوہام کے لئے چند حرف مجمل کا ذکر مناسب، واللہ الهادی وولی الرشادی۔

شبہۂ اولیٰ میں اس طائفہ نے جو عبارت توضیح کی طرف محض غلط نسبت کی حالانکہ توضیح میں اس عبارت کا نشان نہیں بلکہ وہ اس کے حاشیۂ تلویح کی ہے۔

اقول اوّلاً اگر یہ مدعیانِ عقل اسی اپنی ہی نقل کی ہوئی عبارت کو سمجھتے اور قرآنِ عظیم میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وجوہِ ذکر کو دیکھتے تو یقین کرتے کہ آیۂ کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین میں لام عہدِ خارجی کے لئے ہونا محال ہے کہ بوجہ تنوّع وجوہِ ذکر وعدمِ اولویّت وترجیح جس کا بیان مشرّحاً گذرا، کمالِ تمیز خدا بسرے سے کسی جزِ معیّن کا امتیاز ہی نہ رہا تو یہی عبارت شاہد ہے کہ یہاں عہدِ خارجی ناممکن، کاش مکر کے لئے بھی کچھ عقل ہوتی تو اس کی جگہ توضیح ہی کی گول عبارت العهد هو الاصل ثم الاستغراق ثم تعريف الطبيعة[2] نقل کی ہوتی کہ خود نفسِ عبارت تو ان کی جہالت و سفاہت پر شہادت نہ دیتی

---

[1] النساء : ۱۱۵

[2] علامہ سعد الدین تفتازانی : توضیح وتلویح مکتبہ مجتبائی، دھلی ص ۱۳۳

اگرچہ اس سے دو ہی سطر پہلے اسی توضیح میں متن تنقیح کی عبارت و لا بعض الافراد لعدم الاولویۃ اس کی ضفر اتحنی کو بس ہوتی مگر یہ کیونکر کھلتا کہ طائفہ حائفہ کو دوست و دشمن میں تمیز نہیں صریح مضر کو نافع سمجھتا ہے لہذا نام تو لیا توضیح کا اور براہِ بد قسمتی عبارت نقل کردی تلویح کی جس میں صاف صریح ان عقلاء کی تسفیہ اور ان کے وہم کاسد کی تقبیح تھی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ثانیاً توضیح کا مطلب سمجھنا تو بڑی بات، خود اپنا ہی لکھا نہ سمجھا کہ جب عہدِ خارجی سے معنٰے درست ہو تو استغراق وغیرہ معتبر نہ ہوگا۔ ہم اوپر واضح کر آئے کہ عہدِ خارجی مزعوم طائفہ خارجیہ سے معنے درست نہیں ہو سکتے، آیۂ کریمہ قطعاً آئندہ نبوتوں کا دروازہ بند فرماتی ہے، رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے یہی معنے اس کے بیان فرمائے، تمام امت نے سلفاً و خلفاً اس کے یہی معنے سمجھے اور اس عہدِ خارجی پر آیت کو اس سے کچھ مس نہیں رہتا تو واجب ہے کہ استغراق مراد ہو، اسی تلویح میں اسی عبارتِ منقولہ طائفہ کے متصل ہے ثم الاستغراق الی ان قال فالاستغراق ھو المفھوم من الاطلاق حیث لاعھد فی الخارج خصوصا فی الجمع الی قولہ ھذا ما علیہ المحققون لہ

ثالثاً بہت اچھا اگر فرض کریں کہ لام عہدِ خارجی کے لئے ہے تو اس سے بھی قطعاً یقیناً استغراق ہی ثابت ہوگا کہ وجوہِ خمسہ سے اوّل و سوم و پنجم کا بطلان تو دلائلِ قاہرہ سے اوپر ثابت ہو لیا اور واضح ہو چکا کہ خود جن سے کلامِ الٰہی کا اوّلاً و اصالۃً خطاب تھا یعنی حضور پُر نور سیّد یوم النشور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم، انہوں نے ہرگز اس آیت سے بعض افرادِ معیّنہ یا کسی جماعت خاصہ کو نہ سمجھا، اب نہ رہیں مگر وجہِ دوم و چہارم یعنی وہ جو قرآنِ عظیم میں بر وجہ اکثر و اوفر ذکر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بر وجہِ عموم و استغراقِ تام ہے اسی وجہِ معہود کی طرف "خاتم النبیین" مشیر ہے تو اس عہد کا حاصل بحمد اللہ تعالےٰ وہی استغراقِ کامل جو مسلمانوں کا عقیدۂ ایمانیہ ہے یا ذکر جنس کی طرف

لہ علامہ سعد الدین تفتازانی : توضیح تلویح مکتبہ مجتبائی دہلی ص ۱۳۶

اشارہ ہے اور ختم کا حاصل نفیِ معیت و بعدیت ہے جیسے اولیت بمعنے نفیِ معیت و قبلیت، تعریفات علامہ سید شریف قدس سرہ الشریف میں ہے الاول فرد لایکون غیرہ من جنسہ سابقا علیہ ولا مقارنا لہ۔ حدیث میں ہے انت الاول فلیس قبلک شیئ وانت الاخر فلیس بعدک شیئ[1] رواہ مسلم فی صحیحہ والترمذی واحمد وابن ابی شیبۃ وغیرہم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وللبیھقی فی الاسماء والصفات عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالٰی عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انہ کان یدعو بھؤلاء الکلمات اللھم انت الاول فلا شیئ قبلک وانت الاخر فلا شیئ بعدک[2] لاجرم تو خاتم النبیین کا حاصل ہمارے حضور پُرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ اور بعد جنس نبی کی نفی ہوئی اور جنس کی نفی عرفاً ولغۃً وشرعاً جملہ افراد ہی سے ہوتی ہے ولہٰذا لائے نفیِ جنس صیغِ عموم سے ہے جیسے لارجل فی الدار ولہٰذا لا الٰہ الا اللہ ہر غیرِ خدا سے نفیِ الوہیت کرتا ہے، یوں بھی استغراق ہی ثابت ہوا، وللہ الحمد۔

(نامکمل دستیاب ہوا)

---

[1] مسلم بن حجاج : مسلم شریف مطبع صح المطابع کراچی ج۲ ص ۳۴۸

[2] امام بیہقی : اسماء وصفات مطبوعہ بیروت ص ۱۰

ہماری کتب

مزارات پر عورتوں کی حاضری

از، مولانا احمد رضا فاضل بریلوی ۔ قیمت 6/75

معانقہ عید

از، مولانا احمد رضا فاضل بریلوی قیمت، 7/50

میلاد النبیؐ

از مولانا احمد رضا فاضل بریلوی قیمت ۔ 3/0

ادارہ تصنیفات امام احمد رضا کراچی

ہماری مطبوعات

فضائلِ قرآن

از، مولانا افتخار احمد قادری

قیمت :۔ -/24

فضائلِ دُعا

از .مولانا نقی علی خان (والد ماجد اعلیحضرت)

قیمت :۔ -/12

معراج النبی

از مولانا ظفرالدین بہاری

قیمت :۔ 4/50

ادارہ تصنیفات امام احمد رضا کراچی

زیر طبع کتب

فتاویٰ مصطفویہ

جلد دوم

سوانح اعلیٰحضرت

از مولانا بدر الدین قادری رضوی

ادارہ تصنیفات امام احمد رضا کراچی

زیر طبع کتب

فتاویٰ مصطفویہ

جلد دوم

[illegible]

سوانح اعلیٰ حضرت

از مولانا بدر الدین قادری رضوی

ادارۂ تصنیفاتِ امام احمد رضا کراچی